۷۸۶

شیعانِ اہلبیتؑ

فضائل، صفات، فرائض

علامہ سید رضی جعفر نقوی

گفتارِ مقدم

"شیعہ"

کے معنی پیرو کار ہیں — جیسا کہ اربابِ لغت نے تصریح کے ساتھ لکھا ہے کہ:

شِیْعَۃُ الرَّجُلِ: آدمی کے پیرو کار۔

الشِّیْعَہ ...... : واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مونث — سب کیلئے یکساں ہے۔

(المنجد صفحہ ۵۵۲)

۲)

اور صاحبِ فرہنگِ آصفیہ کی عبارت ہے۔

"شیعہ" (بر وزن زینہ) معاون، مددگار، پیرو

(بحوالہ مہذب اللغات)

۳)

قرآن مجید میں خالق دو جہان نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں تصریح فرمائی ہے کہ وہ حضرت نوحؑ کے شیعہ تھے۔

ارشادِ قدرت ہے:

وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِہٖ لَاِبْرَاھِیْمَ۔

(اور یقیناً ابراہیمؑ اُن (نوحؑ) کے پیروکاروں میں سے تھے۔

(سورۂ صافات آیت ۸۳)

جس کے ذیل میں اربابِ تفسیر نے وضاحت کی ہے کہ:

"اس کے قبل کی آیات میں، حضرت نوحؑ کی بھرپور تاریخ کے کئی گوشوں کو بیان کرنے کے بعد...

یہ بیان کیا جارہا ہے کہ :

ابراھیمؑ : نوحؑ کے پیروکاروں میں سے تھے۔

کیسی عمدہ تعبیر ہے کہ :

ابراھیمؑ : نوحؑ کے شیعوں میں سے تھے، حالانکہ اُن دونوں کے زمانوں میں بہت فاصلہ تھا۔

(بعض مفسّرین کے قول کے مطابق 2600 سال)

کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جس رشتہ و تعلق کی بنیاد، عقیدہ و نظریہ پر ہو، اس میں زمانہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

(تفسیر نمونہ جلد ۱۹، صفحہ ۹۳، ۹۴)

❁

البتہ بعد میں یہ لفظ حضرت علی علیہ السلام کے پیروکاروں کیلئے مخصوص ہو کر رہ گیا، جیسا کہ لغت کی مشہور ین کتاب "المنجد" کے مؤلف نے بھی تصریح کی ہے کہ :

شِیْعَۃ — یعنی : حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے طرفدار۔

(المنجد صفحہ ۵۲۲)

❁

اور صاحبِ "مصباح اللغات" نے لکھا ہے کہ :

شِیْعَۃُ الرَّجُلِ :- پیرو ، مددگار ...

واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث۔ سب کے لئے مستعمل ہے۔

اس لفظ کا غلبہ استعمال اُن لوگوں کیلئے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے طرفدار ہیں۔

(مصباح اللغات :۔ صفحہ ۴۵۶)

❁

پاکستان کی ایک اور مشہور لغت کی کتاب "فیروز اللغات" میں اس لفظ کی تشریح مندرجہ ذیل الفاظ میں کی گئی ہے۔

شیعہ :۔ مسلمانوں کا وہ فرقہ۔ جو حضرت علیؑ کو پیغمبرِ اسلام کے بعد خلافت کا حقدار مانتا ہے۔

(۲) :۔ امامیہ مذہب کا پیرو۔

(فیروز اللغات :۔ صفحہ ۸۵۵)

لکھنؤ سے شائع ہونے والی لغت کی ایک مفصّل کتاب کی عبارت یہ ہے :

"قولِ فیصل"۔ "شیعہ" اُس کو کہتے ہیں، جو حضرت علی علیہ السلام کو بعدِ رسولؐ خلیفۂ بلا فصل جانتا ہو...

اور بارہ۱۲ اماموں کی امامت کا دل سے قائل ہو۔

شیعۂ علیؑ :۔ علیؑ کو بلافصل خلیفۂ رسولؐ ماننے والا۔

(البتہ) صحیح معنوں میں شیعۂ علیؑ وہ ہے، جو حضرت علی علیہ السلام کی سیرت پر چلے...

(مہذب اللغات جلد ،صفحہ ۲۵۲)

یہاں تک تو اہلِ لغت کی تشریحات کا تذکرہ تھا۔

البتہ قرآن مجید کے سینتیسویں۳۷ سورہ (الصّافات) میں جہاں حضرت ابراہیمؑ کو خالقِ کائنات نے لفظ "شیعہ" سے یاد کیا ہے، وہاں ایک خاص بات کی طرف بھی، صاحبانِ فکر و دانش کی توجہ مبذول کرانا مناسب نظر آتا ہے۔

اور وہ یہ کہ :

اس سورہ کی آیت نمبر ۸۳ میں حضرت ابراہیمؑ کے شیعہ ہونے کا تذکرہ ہے۔ اور آیت نمبر ۸۴ میں اُن کے تشیع کی اساس ان کے قلبِ سلیم کو قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ ارشادِ قدرت ہے :

"وَاِنَّ مِنۡ شِيۡعَتِهٖ لَاِبۡرٰهِيۡمَ ۘ‏ اِذۡ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلۡبٍ سَلِيۡمٍ

(اور یقیناً، ابراہیمؑ اُن کے شیعہ تھے، جبکہ وہ قلبِ سلیم کے ساتھ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آئے۔)

(سورۂ صافات، آیت ۸۳، ۸۴)

✿

ملحوظ رہے کہ مفسرین نے قلبِ سلیم کی متعدد تفسیریں بیان کی ہیں:...

(۱) :- وہ دل جو شرک سے پاک ہو۔

(۲) :- وہ دل جو گناہوں، کینہ اور نفاق سے پاک ہو۔

(۳) :- وہ دل جو عشقِ دنیا سے خالی ہو (اس میں دنیا کی کوئی لالچ نہ ہو)

(۴) :- وہ دل جس میں خدا کے سوا کچھ نہ ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ:

"سلیم" سلامت کے مادہ سے ہے، اور جب مطلق طور سے سلامت کہا جائے تو اس سے مُراد:

ہر قسم کی اخلاقی و اعتقادی بیماری سے سلامتی مراد ہوگی۔

✿

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

اَلْقَلْبُ السَّلِیْمُ الَّذِیْ یَلْقٰی رَبَّہٗ، وَلَیْسَ فِیْہِ اَحَدٌ سِوَاہُ۔

"قلبِ سلیم" ایک ایسا دل ہے، جو خدا سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ اس میں خدا کے سوا اور کوئی نہ ہو)

(تفسیرِ صافی، بحوالہ کافی)

ایک اور روایت میں آپ ہی سے منقول ہے کہ:

صَاحِبُ النِّیَّۃِ الصَّادِقَۃِ، صَاحِبُ الْقَلْبِ السَّلِیْمِ، لِاَنَّ سَلَامَۃَ الْقَلْبِ مِنْ ھَوَاجِسِ الْمَذْکُوْرَاتِ

تُخْلِصُ النِّیَّۃَ لِلّٰہِ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا۔

اور قلبِ سلیم کی اہمیت کے بارے میں یہی کافی ہے کہ:

روزِ قیامت اسے نجات کی سند عطا کی گئی ہے۔

ارشادِ قدرت ہے:

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ، إِلَّا مَنْ أَتَى اللهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ۔

(اس دن مال اور فرزندان انسان کو کوئی فائدہ فائدہ نہ دیں گے۔ البتہ جو قلبِ سلیم کے ساتھ بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو) [1]۔

(سورۂ شعراء آیت ۸۸، ۸۹)

یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ:

سورۂ مبارکہ "الصافات" میں خداوندِ عالم نے اپنے عظیم المرتبت پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شیعہ کہا ہے (جیساکہ اس کا ذکر گذرا)

اور سورہ مبارکہ "القصص" میں اپنے ایک اور عظیم المرتبت پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیروکار کو شیعہ قرار دیا ہے۔

جیساکہ ارشادِ قدرت ہے:

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ، فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ، فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ...

اور حضرت موسیٰ ایک ایسے وقت شہر میں آئے، جبکہ شہر کے لوگ غفلت کی حالت میں تھے۔ وہاں انہوں نے دو شخصوں کو لڑتے ہوئے پایا (جن میں) ایک تو ان کا شیعہ تھا اور دوسرا ان کا دشمن۔ تو جوان کے شیعوں میں سے تھا اس نے ان کے دشمن کے خلاف مدد طلب کی، تو (حضرت) موسیٰ نے اس (دشمن) کو ایک گھونسہ مارا جس سے اس کی موت واقع ہوگئی۔

(سورہ مبارکہ "قصص" آیت ۱۵)

اس آیت میں اس شخص کو جو مذہب و عقیدے میں نبیِ خدا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پیروکار تھا۔

---

[1] استفادہ از تفسیر نمونہ جلد ۱۵، صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹۔ جلد ۱۹، صفحہ ۹۴، ۹۵

قرآن مجید میں حضرت موسیٰؑ کا شیعہ قرار دیا گیا ہے۔

اور پوری آیت پر غور کرنے سے مندرجہ ذیل نکات، بالکل واضح ہو کر اور نکھر کر سامنے آتے ہیں:

(۱):۔ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں بھی لفظ شیعہ پیروکار کے معنی میں ہی استعمال ہوا ہے

(۲):۔ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن کو تو خداوند عالم نے لفظ دشمن ہی سے یاد کیا ہے، لیکن اُن سے محبت رکھنے والے ان کا عقیدہ رکھنے والے کو شیعہ کہہ کر یاد کیا ہے۔

(۳):۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جس وقت شہر میں داخل ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ آپ کا ایک دشمن آپ کے ایک شیعہ سے جنگ کر رہا ہے۔

(۴):۔ جب اس شیعہ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نگاہ پڑی، تو اُس نے ان کو مدد کے لئے پکارا۔

(۵):۔ حضرت موسیٰؑ اپنے شیعہ کی مدد کیلئے آگے بڑھے، اور اس دشمن کو ایک ایسا گھونسہ مارا کہ اس کی موت واقع ہو گئی۔

❋

صاحب تفسیر منہج الصادقین لکھتے ہیں:

ابو بصیر کی روایت کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

لِيَهْنِئْكُمُ الِاسْمُ۔

(یہ نام تم لوگوں کو مبارک ہو)

راوی نے پوچھا کہ: کون سا نام۔؟

امام علیہ السلام نے فرمایا:

اَلشِّيْعَةُ — اَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ:

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِىْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِىْ مِنْ عَدُوِّهٖ۔

کیا تم نے خداوند عالم کا یہ فرمان نہیں سنا کہ:

جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شیعہ تھا، اس نے اُن کے دشمن کے خلاف مدد

کے لئے پکارا)   (تفسیر کبیر منہج الصادقین جلد ۷ صفحہ ۸۰۹)

❋

کسی شیعہ کے لئے یہ کتنی بڑی سعادت کی بات ہے کہ امامؑ وقت، حجتِ خدا، جانشین رسولؐ۔ اسے مبارک باد پیش کریں۔

اور مذکورہ بالا روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تمام شیعوں کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ :

"شیعیان حیدر کرارؑ کو خوش ہونا چاہیئے کہ پروردگار عالم نے نبیؐ کے چاہنے والوں کو لفظ "شیعہ" سے یاد فرمایا۔

اور اس طرح یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ :

یہ ایسا پاکیزہ نام ہے جس پر حجتِ خدا نے تہنیت اور مبارک باد پیش کی ہے۔

❋

مذکورہ بالا روایت ہماری مشہور تفاسیر جیسے "مجمع البیان" اور "اطیب البیان" وغیرہ میں بھی موجود ہے صاحب اطیب البیان عبدالحسین طیب نے قرآن مجید کی آیت "ھٰذا من شیعتہ" کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :

... یعنی بر مسلک وطریقہ موسیٰ باد۔

(کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مسلک وعقیدہ اور اُن ہی کے راستے پر گامزن تھا)

(ملاحظہ فرمایئے :

تفسیر اطیب البیان جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۴)

❋

تفسیر صافی میں بھی یہ روایت، ایک اضافہ کے ساتھ موجود ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ :

فِی الْمَجْمَعِ وَالْقُمِّیْ عَنِ الْبَاقِرِ عَلَیْہِ السَّلَامُ

لِيَهْنِئْكُمُ الْاِسْمُ۔

قِيْلَ : وَمَا هُوَ ؟

قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) : اَلشِّيْعَةُ۔

قِيْلَ : اِنَّ النَّاسَ يُعَيِّرُوْنَنَا بِذٰلِكَ

قَالَ : اَمَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللّٰهِ۔

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرَاهِيْمَ۔

وَقَوْلَهٗ (تعٰ) :

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ۔

(مجمع البیان اور تفسیر قمی میں حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام سے منقول ہے (کہ آپ نے فرمایا):

"تم لوگوں کو "نام" مبارک ہو۔

دریافت کیا گیا کہ : کون سا نام۔ ؟

فرمایا : "شیعہ"

کسی نے عرض کیا کہ : لوگ تو اس نام کے ذریعہ سے ہمیں عیب لگاتے ہیں (اور گویا ہمارے لئے اسے باعث عار قرار دیتے ہیں)؟

امام علیہ السلام نے فرمایا :

"کیا تم لوگوں نے نہیں سنا کہ قرآن مجید میں خداوند عالم نے ارشاد فرمایا ہے کہ :

"بے شک ' ابراہیمؑ اُن کے شیعہ تھے"

اور (حضرت موسیٰؑ کے تذکرہ میں) فرمایا کہ :

"جو اُن کا شیعہ تھا ' اس نے دشمن کے مقابلے میں اُن سے مدد طلب کی"

(تفسیر صافی : استاد فیض کاشانی، جلد ۲، ص ۲۰۲)

اور عہدِ حاضر کی سب سے مقبول تفسیر "المیزان" میں علامہ طباطبائی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے:

اَلشِّیْعَۃُ هُمُ الْقَوْمُ الْمُتَابِعُوْنَ۔

(شیعہ وہ لوگ ہیں جو پیروکار ہوں)

(تفسیر المیزان جلد ۱۷، صفحہ: ۱۴۷)

❀

اور شیخ ابوالفتوح رازی نے، سورہ مبارکہ 'صافات' کی آیت نمبر ۸۳ کے ذیل میں لفظ شیعہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے:

..."از جملہ اتباع و پیروان او در دین"

(دین میں اُن کا اتباع، اور پیروی کرنے والوں میں سے)..

(حوالہ کیلئے ملاحظہ فرمایئے:

تفسیر ابوالفتوح رازی جلد ۹ صفحہ ۳۱۵)

❀

سورہ مبارکہ "القصص"، اور سورہ مبارکہ "الصافات" کی آیات کے ذیل میں عالمِ اسلام کی جن مشہور تفسیروں کا گذشتہ صفحات میں حوالہ دیا گیا، ان سب سے یہ واضح ہے کہ:

شیعہ، یعنی پیروکار۔

اور لفظ شیعہ نگاہِ معصومین میں اس قدر معتبر ہے کہ حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام، اور حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام کے حوالے سے جو احادیث نقل کی گئیں، اُن میں شیعوں کو اس نام پر مبارک باد پیش کی گئی ہے۔

اور ظاہر ہے کہ معصومؑ کی تہنیت اور مبارک باد کے بعد، اس نام کے تقدس میں کون شبہ کر سکتا ہے۔

❀

اس جگہ اُس روایت کو بھی پیشِ نظر رکھنا چاہیئے جس میں حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

امیرالمومنین حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:

"یَا عَلِیُّ اَنْتَ وَشِیْعَتُكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ۔

(اے علیؑ۔ تم اور تمہارے شیعہ ہی فائز المرام ہوں گے)

قیامت میں جب حضور اکرمؐ کا کلمہ پڑھنے والے تمام لوگ جمع ہوں گے، تو حساب کتاب کی منزل میں صرف وہ لوگ کامیاب قرار دیئے جائیں گے جو حضرت علی علیہ السلام کے پیروکار ہوں گے۔

❋

عالمِ اسلام کے نہایت بلند مرتبہ عالمِ دین، جن کی سچائی وراست گفتاری کی وجہ سے اپنے اور غیر، سب ہی انھیں صدوق کے نام سے یاد کرتے تھے۔ جس کے معنی ہیں: بہت زیادہ سچے۔

موصوف کی ایک عظیم الشان تالیف، انگریزی ترجمے کے ساتھ منظرِ عام پر آئی ہے۔ جو تین کتابوں کا مجموعہ ہے:

" المواعظ۔

" صفات الشیعہ۔

" فضائل الشیعہ۔

(یعنی۔۔۔

نصیحتیں، شیعوں کی خصوصیات، شیعوں کی فضیلتیں)

❋

امریکہ کے مشہور شہر "ڈیٹرائٹ" میں جو صاحبانِ ایمان مستقل طور پر آباد ہیں ان میں ڈاکٹر عبّاس جعفری صاحب کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔

انتہائی خلیق۔

سرتاپا اخلاص۔

عبادت گذار۔

صاحبِ فکر و نظر۔

خدمت کے جذبہ سے سرشار۔

اہلِ علم کے قدر داں۔

اور نامِ اہلبیتؑ پر فدا رہنے والی شخصیت ہیں۔

❁

شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی مذکورہ بالا کتاب کے ترجمے کی، ڈاکٹر صاحب موصوف نے فرمائش کی۔

پروردگارِ عالم کے فضل و کرم سے یہ ترجمہ مکمل ہوا، اور اب اسے

شیعیانِ اہلبیتؑ

(فضائل، صفات، فرائض)

کے نام سے پیش کیا جارہا ہے، جس میں سب سے پہلے اُن احادیث کا تذکرہ ہے جو حضورِ اکرمؐ اور ائمہ طاہرینؑ نے شیعوں کی فضیلت کے بارے میں بیان کی ہیں۔

اُس کے بعد ان صفات کا تذکرہ ہے جو حضرات اہلبیت طاہرین علیہم السلام اپنے ماننے والوں میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

اور آخر میں وہ نصیحتیں ہیں، جو ہمیں ہمارے دینی و مذہبی فرائض کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔

مومنین کرام سے خصوصی التماس ہے کہ ایک بار سورۃ فاتحہ اور تین بار سورۃ توحید کی تلاوت کرکے انکا

ثواب فرخ شبیر، محسن بن شبیر، سید عبدالقادر، آمنہ قادر، میر غلام عابد، زہرہ بیگم، رقیہ بانو حسین علی ساجن لال، فدا حسین میٹھا، فاطمہ بانو، ناصر علی خان، اختر بیگم، حسن ظہیر، شمیم الحسن اُمِ لیلیٰ بی بی، وحید الحسن، ہمایوں علی بیگ، بشیر النسا بیگم، ساجدہ مرزا، سید نور الحسن جعفری

جناب سرفراز حسنی کے مرحوم لواحقین

اور ڈاکٹر عباس جعفری کے مرحوم لواحقین کے لئے بخش دیجئے اور

دُعا فرمایئے کہ

پروردگارِ عالم چہاردہ معصومینؑ کے صدقے میں مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور انکو جوارِ آئمہ معصومینؑ میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی تمام لغزشوں اور کوتاہیوں کو درگزر فرمائیے۔

حضرت علیؑ کی منزلت

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَغَضِبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ثُمَّ قَالَ:

مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَذْكُرُونَ مَنْ مَنْزِلَتُهُ مِنَ اللّٰهِ كَمَنْزِلَتِي، أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَافَأَهُ الْجَنَّةَ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا لَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يَشْرَبَ مِنَ الْكَوْثَرِ، وَيَأْكُلَ مِنْ طُوبَى وَيَرَى مَكَانَهُ فِي الْجَنَّةِ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا قُبِلَ صَلَاتُهُ وَصِيَامُهُ وَقِيَامُهُ وَاسْتَجَابَ لَهُ دُعَاءَهُ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا إِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُهَا مِنْ أَيِّ بَابٍ شَاءَ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ وَحَاسَبَهُ حِسَابَ الْأَنْبِيَاءِ

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا هَوَّنَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ، وَجَعَلَ قَبْرَهُ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ عِرْقٍ فِي بَدَنِهِ حَوْرَاءَ، وَشُفِّعَ فِي ثَمَانِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ فِي بَدَنِهِ حَوْرَاءُ وَمَدِينَةٌ فِي الْجَنَّةِ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكَ الْمَوْتِ كَمَا يُبْعَثُ إِلَى الْأَنْبِيَاءِ، وَدَفَعَ اللّٰهُ عَنْهُ هَوْلَ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ، وَنَوَّرَ قَلْبَهُ وَبَيَّضَ وَجْهَهُ، وَكَانَ مَعَ حَمْزَةَ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَثْبَتَ اللّٰهُ فِي قَلْبِهِ الْحِكْمَةَ، وَأَجْرَى عَلَى لِسَانِهِ الصَّوَابَ، وَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَبْوَابَ الرَّحْمَةِ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا سُمِّيَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَسِيرَ اللّٰهِ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً نَادَاهُ مَلَكٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ: يَا عَبْدَ اللهِ اِسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ، فَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ الذُّنُوبَ كُلَّهَا۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً وُضِعَ عَلَىٰ رَأْسِهِ تَاجُ الْمُلْكِ، وَأُلْبِسَ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً جَازَ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَجَوَازٌ عَلَى الصِّرَاطِ وَأَمَانٌ مِنَ الْعَذَابِ وَلَمْ يُنْشَرْ لَهُ دِيْوَانٌ وَلَمْ يُنْصَبْ لَهُ مِيْزَانٌ وَقِيْلَ لَهُ: اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً صَافَحَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَزَارَتْهُ الْأَنْبِيَاءُ وَقَضَى اللهُ لَهُ كُلَّ حَاجَةٍ۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ آلَ مُحَمَّدٍ أَمِنَ مِنَ الْحِسَابِ وَالْمِيْزَانِ وَالصِّرَاطِ۔

أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَىٰ حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ فَأَنَا كَفِيْلُهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ

أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَىٰ بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ لَمْ يَشُمَّ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

قَالَ أَبُو رَجَاءٍ: كَانَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ يَفْتَخِرُ بِهٰذَا وَيَقُوْلُ هُوَ الْأَصْلُ۔

نافع کی روایت ہے جناب ابنِ عمر سے منقول ہے کہ :

ہم لوگوں نے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں سوال کیا —— تو حضورِ اکرمؐ نے ناراضگی کے ساتھ فرمایا :

"لوگوں کو کیا ہوگیا ہے، خدا کے نزدیک جس کی منزلت، میری منزلت کے مانند ہو، اس کے بارے میں باتیں کرتے ہیں ؟

یاد رکھو —— جس نے علیؑ سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اس سے خدا راضی ہوا، اور جس سے خدا راضی ہوا، اُسے صلہ میں جنّت عطا کرے گا۔

یاد رکھو —— جو شخص علیؑ سے محبت رکھے، وہ دنیا چھوڑنے سے قبل ہی جامِ کوثر پیے گا، طوبیٰ (سے پھل) کھائے گا، اور جنّت میں اپنی جگہ دیکھ لے گا۔

○۔ جو علیؑ سے محبت رکھے، اس کی نماز اور صیام و قیام مقبول ہیں، اس کی دعا مستجاب ہے۔

○۔ جو علیؑ سے محبت رکھے، اس کیلئے فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں، اور جنت کے آٹھوں دروازے اُسکے لئے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے، بے حساب داخل ہو جائے۔

○۔ جو علیؑ سے محبت رکھے گا، خداوندِ عالم اس کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دے گا اور انبیاء کے مانند اُس کا حساب لے گا۔

○۔ جو علیؑ سے محبت رکھے گا، اس پر سکراتِ موت آسان ہوں گے اور اُس کی قبر جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہو گی۔

○۔ جو علیؑ سے محبت رکھے گا، خداوند عالم اس کے بدن کی ہر رگ کے مطابق حُور عطا کرے گا، وہ اپنے اہلِ خاندان میں سے اسّی (۸۰) اشخاص کی سفارش کریگا، خدا اُسکے جسم کے ہر بال کے مانند حُوریں دے گا اور جنت میں شہر عطا کرے گا۔

○۔ جو علیؑ سے محبت رکھے گا، اس کے پاس خداوندِ عالم ملک الموت کو اُس شان سے بھیجے گا، جس شان سے وہ انبیاؑ کے پاس آتے تھے۔ خداوندِ عالم اس (دوستدارِ علیؑ سے) منکر نکیر کے خوف کو دُور کر دے گا، اُسکی قبر کو منوّر اور اس کے چہرے کو روشن کرے گا۔ اور وہ جناب حمزہ کے ساتھ ہو گا۔

○۔ جو علیؑ سے محبت رکھے، خداوندِ عالم اُسے آتشِ جہنّم سے نجات عطا کرے گا۔

○۔ جو علیؑ سے محبت رکھے، خداوندِ عالم اُسکے دل میں حکمت کو راسخ کرے گا، اس کی زبان پر صحیح بات کو جاری کرے گا۔ اور اس کیلئے رحمت کے دروازے کھول دے گا۔

○۔ جو علیؑ سے محبت کرے، اُسے آسمانوں اور زمین میں اللہ (کی محبت) کا قیدی کے نام سے یاد کیا جائیگا۔

جو علیؑ سے محبت رکھے، عرش کے نیچے سے ایک فرشتہ اُسے آواز دے گا:

"اے خدا کے بندے، از سرِ نو عمل کر۔ خدا نے تیرے سب گناہ معاف کر دیئے۔

○۔ جو علیؑ سے محبت رکھے (قیامت میں) اُس کے سر پر شاہانہ تاج رکھا جائے گا، اور اسے کرامت کا حُلّہ پہنایا جائے گا۔

○۔ جو علیؑ سے محبت رکھے گا، وہ پُلِ صراط سے کوندتی ہوئی بجلی کی طرح گذر جائے گا۔

جو علیؑ سے محبت رکھے گا، فرشتے اس سے مصافحہ کرینگے، انبیاء اس سے ملاقات کرینگے، اور اللہ اس کی ہر حاجت پوری کرے گا۔

یاد رکھو۔ جو آلِ محمدؐ سے محبت رکھے گا، وہ حساب، میزان، اور صراط کے موقع پر امن وامان میں ہوگا۔ جو آلِ محمدؐ کی محبت پر مرے گا، میں اس کے جنت (میں جانے) کی ضمانت لیتا ہوں، انبیاءؑ کے ساتھ۔ اور خبردار۔ جو آلِ محمدؐ کی دشمنی پر مرے گا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا۔

ابو جبار کہتے ہیں کہ:

"حماد بن زید حضورِ اکرمؐ کے اس (فرمان) پر فخر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ: یہی تو آرزو ہے۔

محبت آلِ محمدؐ کی فضیلت

عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ:

حُبِّي وَحُبُّ أَهْلِ بَيْتِي نَافِعٌ فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ أَهْوَالُهُنَّ عَظِيمَةٌ: عِنْدَ الْوَفَاةِ، وَفِي الْقَبْرِ، وَعِنْدَ النُّشُورِ، وَعِنْدَ الْكِتَابِ، وَعِنْدَ الْحِسَابِ، وَعِنْدَ الْمِيزَانِ، وَعِنْدَ الصِّرَاطِ۔

جنابِ جابرؒ کی روایت: امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ: حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میری اور میرے اہلبیتؑ کی محبت ایسے سات مقامات پر نفع پہونچانے والی ہے جن کی ہولناکیاں بہت سخت ہوں گی:

(۱): موت کے وقت (۲): قبر میں۔ (۳): محشر میں۔ (۴): نامۂ اعمال (پیش کئے جانے کے وقت (۵) حساب کتاب کے وقت (۶) میزان کے موقع پر اور (۷) (پُل) صراط (سے گذرنے) کے موقع پر۔

حضورِ اکرمؐ نے یہ بھی فرمایا:
"جو شخص میرے اہلبیتؑ سے جتنی زیادہ محبت رکھے گا، وہ پُل صراط پر اتنا ہی زیادہ ثابت قدم رہے گا۔

محبتِ علیؑ کا مرکز مومن کا دل ہے

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِي، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا ثَبَتَ حُبُّكَ فِي قَلْبِ امْرِئٍ مُؤْمِنٍ فَزَلَّتْ بِهِ قَدَمُهُ عَلَى الصِّرَاطِ، إِلَّا ثَبَتَتْ لَهُ قَدَمٌ حَتَّى أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِحُبِّكَ الْجَنَّةَ۔

ابو حمزہ ثمالی کی روایت ہے: امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ: حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

"جس مومن کے دل میں تمہاری محبت راسخ ہو گئی اگر اس کا ایک پیر پلِ صراط پر ڈگمگا یا بھی تو پروردگارِ عالم تمہاری محبت کی بنا پر اس مومن کے دوسرے قدم کو پُل صراط پر مضبوطی سے جما رہنے دیگا، یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

شیعوں کیلئے امان ہے

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ وَآلِهِ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَوْتِهِ كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ الْأَمْنَ وَالْإِيمَانَ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ أَوْ غَرَبَتْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَوْتِهِ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَحُوسِبَ بِمَا عَمِلَ۔

زید بن ثابت کی روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"جو شخص علیؑ سے اُن کی زندگی میں، اور دنیا سے اُن کے گذرنے کے بعد محبت کرے گا، تو خداوند عالم اس کے لئے امن و امان لکھ دے گا جب تک

آفتاب طلوع وغروب ہو رہا ہے ۔۔۔۔ اور جو شخص اُن سے ان کی زندگی میں، یا اس کے بعد عداوت رکھے گا، اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی، اور اُس کے اس طرز عمل پر اس کا مواخذہ کیا جائے گا۔

لوگوں سے محبتِ اہلبیتؑ کا سوال ہوگا

لاتزول قدما عبدٍ يوم القيامة حتى يُسأل عن أربعة أشياء: عن شبابه فيما أبلاه، وعن عمره فيما أفناه، وعن ماله من أين اكتسبه وفيما أنفقه، وعن حبّنا أهل البيتؑ۔

قیامت کے دن کوئی بندہ اپنی جگہ سے قدم بھی نہیں ہٹا سکتا، جب تک اُس سے چار باتوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے:

(۱):۔ اپنی جوانی کو کن باتوں میں گنوایا۔؟

(۲):۔ اپنی زندگی کو کن کاموں میں ختم کیا؟

(۳):۔ مال کن ذرائع سے حاصل کیا، اور کہاں خرچ کیا۔؟

(۴):۔ ہم اہلبیتؑ کی محبت (دل میں رکھتا تھا یا نہیں) !!؟

فرشتوں سے بڑھ کر

عن أبي سعيد الخدري، قال: كنا جلوساً مع رسول الله صلى الله عليه وآله إذ أقبل إليه رجل فقال:

يا رسول الله، أخبرني عن قول الله عزّوجلّ لإبليس، (أستكبرت أم كنت من العالين) فمن هم يا رسول الله الذين هم أعلى من الملائكة؟ قال رسول الله صلى الله عليه وآله: أنا وعلي وفاطمة والحسن والحسين، كنا في سرادق العرش نسبّح الله وتسبّح الملائكة بتسبيحنا قبل أن يخلق الله عزّوجلّ آدم بألفي عام. فلما خلق الله عزّوجلّ آدم، أمر الملائكة أن يسجدوا له، ولم يأمرنا بالسجود فسجدت الملائكة كلهم إلا إبليس فإنه أبى ولم يسجد. فقال الله

تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ) عَنَى مِنْ هٰؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ الْمَكْتُوْبَةِ اَسْمَاؤُهُمْ فِي سُرَادِقِ الْعَرْشِ۔

فَنَحْنُ بَابُ اللّٰهِ الَّذِيْ يُؤْتَى مِنْهُ بِنَا يَهْتَدِي الْمُهْتَدُوْنَ فَمَنْ أَحَبَّنَا أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَأَسْكَنَهُ جَنَّتَهُ وَمَنْ أَبْغَضَنَا أَبْغَضَهُ اللّٰهُ وَأَسْكَنَهُ نَارَهُ وَلَا يُحِبُّنَا إِلَّا مَنْ طَابَ مَوْلِدُهُ۔

ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا:

"اے خدا کے رسولؐ، قرآن کی وہ آیت جس میں خداوندِ عالم نے ابلیس کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ: "استکبرت ام کنت من العالمین (تو نے تکبّر کیا، یا عالین میں سے ہو گیا)؟ — اے خدا کے رسولؐ، وہ لوگ کون ہیں، جن کا مرتبہ فرشتوں سے بھی بلند ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ: میںؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ — ہم لوگ عرش کے حجابات میں تھے۔ حضرت آدمؑ کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے، ہم خدا کی تسبیح کرتے تھے تو ہماری تسبیح (سن کر) فرشتوں نے خالق کی تسبیح (شروع کی)

پھر جب خداوندِ عالم نے حضرت آدم کو پیدا کیا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ انھیں سجدہ کریں تو ہمیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔

سارے فرشتوں نے سجدہ کیا، مگر ابلیسؔ نے سجدہ نہیں کیا، اس نے انکار کیا اور تکبّر سے کام لیا۔ تو خداوندِ عالم نے اس سے فرمایا کہ:

"تو نے تکبّر کیا ہے، یا تو عالین میں سے ہے۔

(عالین یعنی بلند مرتبہ حضرات)

اس سے وہی پانچ نام مراد ہیں، جو عرش کے حجابات پر لکھے ہوئے تھے۔

"ہم لوگ ہی اللہ کا وہ دروازہ ہیں جن سے وہ انھیں عطا کرتا ہے، ہمارے ہی ذریعہ ہدایت چاہنے والوں کو ہدایت ملتی ہے، تو جو ہم سے محبت کرے، خدا اس سے محبت کرے گا اور اس کو جنّت میں داخل

کرے گا۔ اور جو ہم سے دشمنی رکھے گا، خداوند عالم اُسے اپنا دشمن قرار دے گا، اور اسے واصلِ جہنم کرے گا۔
(اور یاد رکھو) ہم سے صرف وہی محبت کرے گا جو پاکیزہ طریقے سے دنیا میں آیا ہوگا۔

ائمہ کرام کے نزدیک شیعوں کا مرتبہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْرَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ بِأُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ قَالَ: فَدَنَا مِنْهُمْ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: إِنِّي وَاللّٰهِ لَأُحِبُّ رِيحَكُمْ وَأَرْوَاحَكُمْ فَأَعِينُونَا عَلَى ذٰلِكَ بِوَرَعٍ وَالْاِجْتِهَادِ وَاعْلَمُوا أَنَّ وِلَايَتَنَا لَا تُنَالُ إِلَّا بِالْوَرَعِ وَالْاِجْتِهَادِ

مَنِ ائْتَمَّ مِنْكُمْ بِقَوْمٍ فَلْيَعْمَلْ بِعَمَلِهِمْ، أَنْتُمْ شِيعَةُ اللّٰهِ، وَأَنْتُمْ أَنْصَارُ اللّٰهِ، وَأَنْتُمُ السَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ، وَالسَّابِقُونَ الْآخِرُونَ، السَّابِقُونَ فِي الدُّنْيَا إِلَى مَحَبَّتِنَا، وَالسَّابِقُونَ فِي الْآخِرَةِ إِلَى الْجَنَّةِ۔

ضَمِنْتُ لَكُمُ الْجَنَّةَ بِضَمَانِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَضَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَأَنْتُمُ الطَّيِّبُونَ وَنِسَاؤُكُمُ الطَّيِّبَاتُ، كُلُّ مُؤْمِنَةٍ حَوْرَاءُ، وَكُلُّ مُؤْمِنٍ صِدِّيقٌ۔

كَمْ مِنْ مَرَّةٍ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِقَنْبَرَ: أَبْشِرُوا، وَبَشِّرُوا الْقَدَمَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَهُوَ سَاخِطٌ عَلَى أُمَّتِهِ إِلَّا الشِّيعَةَ

أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ عُرْوَةً، وَعُرْوَةُ الدِّينِ الشِّيعَةُ۔

أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَرَفًا، وَشَرَفُ الدِّينِ الشِّيعَةُ۔

أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَيِّدًا وَسَيِّدُ الْمَجَالِسِ مَجَالِسُ الشِّيعَةِ۔

أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ إِمَامًا، وَإِمَامُ الْأَرْضِ أَرْضٌ تَسْكُنُهَا الشِّيعَةُ۔

أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَهْوَةً، وَإِنَّ شَهْوَةَ الدُّنْيَا سُكْنَى شِيعَتِنَا فِيهَا۔

وَاللّٰهِ لَوْلَا مَا فِي الْأَرْضِ مِنْكُمْ مَا اسْتَكْمَلَ أَهْلُ خِلَافِكُمْ طَيِّبَاتٍ مَا لَهُمْ وَمَا لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ

مِن نَصِيبٍ، كُلُّ نَاصِبٍ وَ إِن تَعَبَّدَ وَاجْتَهَدَ مَنسُوبٌ إِلَى هٰذِهِ الْآيَةِ: (عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ ه تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً) وَمَنْ دَعَا لَكُمْ مُخَالِفًا فَإِجَابَةُ دُعَائِهِ لَكُمْ۔

وَمَنْ طَلَبَ مِنكُمْ إِلَى اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ اِسْمُهُ حَاجَةً، فَلَهُ مِائَةٌ وَمَنْ سَأَلَ مِنكُمْ مَسْأَلَةً فَلَهُ مِائَةٌ۔ وَمَنْ دَعَا دَعْوَةً فَلَهُ مِائَةٌ، وَمَنْ عَمِلَ حَسَنَةً فَلَا يُحْصَىٰ تَضَاعُفًا، وَمَنْ أَسَاءَ سَيِّئَةً فَمُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حُجَّةٌ عَلَىٰ تَبِعَتِهَا۔ وَاللهِ إِنَّ صَائِمَكُمْ لَيَرْتَعُ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ تَدْعُو لَهُ الْمَلَائِكَةُ بِالْفَوْزِ حَتَّىٰ يُفْطِرَ، وَإِنَّ حَاجَّكُمْ وَمُعْتَمِرَكُمْ لَخَاصَّةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّكُمْ جَمِيعًا لَأَهْلُ دَعْوَةِ اللهِ وَأَهْلُ وِلَايَتِهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا حُزْنٌ، كُلُّكُمْ فِي الْجَنَّةِ فَتَنَافَسُوا فِي الصَّالِحَاتِ، وَاللهِ مَا أَحَدٌ أَقْرَبُ مِنْ عَرْشِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ شِيعَتِنَا، مَا أَحْسَنَ صُنْعَ اللهِ إِلَيْهِمْ۔

لَوْلَا أَن تَفْشَلُوا وَيُشْمِتَ بِكُمْ عَدُوُّكُمْ، وَيُعَظِّمَ النَّاسُ ذٰلِكَ لَسَلَّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ قُبُلًا۔ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَخْرُجُ أَهْلُ وِلَايَتِنَا مِنْ قُبُورِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُشْرِقَةً وُجُوهُهُمْ قَرَّتْ أَعْيُنُهُمْ قَدْ أُعْطُوا الْأَمَانَ۔ يَخَافُ النَّاسُ وَهُمْ لَا يَخَافُونَ وَيَحْزَنُ النَّاسُ وَهُمْ لَا يَحْزَنُونَ۔

قَالَ: وَقَدْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ (مِثْلَهُ) إِلَّا أَنَّ حَدِيثَهُ لَمْ يَكُنْ بِهٰذَا الطُّولِ وَفِي هٰذَا زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي ذٰلِكَ وَالْمَعَانِي مُتَقَارِبَةٌ۔

محمد بن حمران نے اپنے والد سے روایت کی ہے، کہتے ہیں کہ:

ایک روز میں، اور میرے والد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضری دینے کے لئے مسجد نبیؐ پہنچے تو دیکھا کہ آپؑ حضور اکرمؐ کی قبر مبارک اور منبر کے بیچ میں اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں سے درمیان بیٹھے ہوئے ہیں۔

میرے والد آپؑ کے قریب گئے اور ان سب لوگوں کو سلام کیا۔

امام علیہ السلام نے جواب سلام کے بعد فرمایا۔

خدا کی قسم مجھے تم لوگوں کی خوشبو اور ارواح پسند ہیں، البتہ تم لوگ پرہیزگاری اور سعی پیہم کے ذریعہ

سے اس میں ہماری مدد کرو) اور یاد رکھو کہ ہماری محبّت و ولایت کو پرہیزگاری اور سعیِ پیہم کے بغیر نہیں پایا جا سکتا)

تم میں سے جو لوگ جس امام کی پیروی کرتے ہوں اُن ہی کے مطابق عمل کریں۔

(یاد رکھو) ۔ تم لوگ اللہ کے ناصر اور شیعہ ہو۔

تم لوگ اوّلین میں بھی سابق ہو، آخرین میں بھی سابق ہو۔

(اوّلین میں اس طرح سے کہ) دنیا میں تم لوگوں نے ہماری محبّت میں سبقت کی۔ اور (آخرون میں اسطرح سے کہ) آخرت میں، جنّت کی طرف تم ہی لوگ سبقت کرنے والے ہو۔

خداوندِ عالم کی ضمانت اور پیغمبر اکرمؐ کی ضمانت کے مطابق، میں تم لوگوں کے لئے پیش پروردگار جنّت کی ضمانت لیتا ہوں۔

تم لوگ (بھی) پاکیزہ ہو، اور تمہاری عورتیں (بھی) پاکیزہ ہیں۔

ہر مومنہ حور (کے مانند) اور ہر مومن صداقت شعار (لوگوں جیسا) ہے۔

۶

کتنی ہی بار حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے قنبر سے فرمایا:

"خوش رہو کہ تم ہم سے وابستہ ہو) اور لوگوں کو نوید سنا دو کہ حضرت رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دنیا سے تشریف لے گئے تو شیعوں کے علاوہ امّت کے دوسرے لوگوں سے ناراض تھے۔

یاد رکھو ہر چیز کی رسیمان ہوتی ہے اور دین کی رسیمان آلِ محمدؐ کے پیروکار ہیں۔

ہر چیز کا ایک شرف ہے، اور دین کا شرف پیروانِ آلِ محمدؐ ہیں۔

ہر شے کی ایک سیادت ہوتی ہے اور تمام نشستوں کی سردار آلِ محمدؐ کے پیروکاروں کی نشست ہے

ہر چیز کا ایک راہنما ہوتا ہے اور زمینوں کی راہنما وہ (خطّۂ ارض) ہے جہاں آلِ محمدؐ کے پیروکار رہتے ہیں۔

ہر چیز کی ایک اشتہا ہوتی ہے اور دنیا کو اس جگہ کی اشتہا ہے جہاں آلِ محمدؐ کے پیروکاروں کی رہائش ہو۔

خدا کی قسم — اگر تم لوگ نہ ہوتے تو دوسروں کو جو لذائذِ حیات میسّر ہیں اُن کی تکمیل نہ کی جاتی، ان لوگوں کے لئے آخرت میں تو کچھ ہے ہی نہیں۔

ناصبی شخص، چاہے کتنی ہی عبادت کرے اور (اس راہ میں) مشقّت اٹھائے اس کی نسبت مندرجہ ذیل آیت کی طرف رہے گی کہ:

عاملة ناصبة. تصلی نارا حامیه۔

(مشقّت کرنے والے، تھکے ماندے، دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہونگے)۔

(سورۃ الغاشیہ آیت ۳،۴)

... ...

تم میں سے جو شخص خداوندِ عالم سے ایک حاجت طلب کرے اُس کے لئے سَو ہے
جو ایک چیز مانگے اس کے لئے سَو ہے۔
جو (شخص خدا کی طرف) ایک دعوت دے، اس کے لئے سوگنا اجر ہے
اور جو عمل خیر بجالائے اس کو کتنے گنا (ثواب ملے گا) اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔
اور جس سے کوئی کوتاہی سرزد ہو جائے، حضرت رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی سفارش فرمائیں گے۔
تم میں سے جو روزہ دار ہو وہ ریاض الجنّۃ میں فیضیاب ہوتا ہے فرشتے اس کی کامیابی کے لئے افطار کرنے تک دعا کرتے رہتے ہیں۔

تم میں سے جو حج و عمرہ ادا کرے، وہ خداوندِ عالم کے نزدیک خاص (عزّت و شرف کا مالک ہے)۔
تم سب لوگ خداوندِ عالم کی دعوت کے اہل اور اسکی محبّت کے حقدار ہو۔
(قیامت میں) تمہارے لئے نہ خوف ہوگا نہ غم۔
تم سب جنّت میں ہوگے، البتّہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔
روزِ قیامت ہمارے بعد، عرشِ الٰہی سے سب سے زیادہ نزدیک، ہمارے شیعہ ہوں گے۔
خداوندِ عالم نے انھیں کس قدر فضیلت سے نوازا ہے۔

اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ سست ہو جاؤ گے، تمہارے دشمن شماتت کریں گے اور لوگ اس کو انہونی بات سمجھیں گے تو فرشتے تمہارے سامنے (آکر) تم لوگوں کو سلام کرتے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

"ہماری ولایت رکھنے والے قیامت کے دن اپنی قبروں سے اسطرح نکلیں گے کہ اُن کے چہرے درخشاں ہوں گے، اُن کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوگی (کیونکہ) انھیں امان نامہ دیا جاتے گا۔

لوگ خوفزدہ ہونگے، مگر یہ خوفزدہ نہ ہوں گے۔ لوگوں کو غم ہوگا مگر انھیں غم نہیں ہوگا۔

شیخ صدوقؒ فرماتے ہیں کہ:

"ابو بصیر نے بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس مضمون کی روایت کی ہے، لیکن وہ روایت اتنی طویل نہیں ہے، اس روایت میں کچھ باتیں زیادہ ہیں، لیکن مفہوم کے لحاظ سے دونوں نزدیک ہیں۔

صاحبانِ شرف و معادن

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَقَدْ ضَرَبَ كَتِفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِهِ وَقَالَ: يَا عَلِيُّ مَنْ أَحَبَّنَا فَهُوَ الْعَرَبِيُّ وَمَنْ أَبْغَضَنَا فَهُوَ الْعِلْجُ فَشِيعَتُنَا أَهْلُ الْبُيُوتَاتِ وَالْمَعَادِنِ وَالشَّرَفِ وَمَنْ كَانَ مَوْلِدُهُ صَحِيحًا وَمَا عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا نَحْنُ وَشِيعَتُنَا وَسَائِرُ النَّاسِ مِنْهَا بُرَاءُ، إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَهْدِمُونَ سَيِّئَاتِ شِيعَتِنَا كَمَا يَهْدِمُ الْقَوْمُ الْبُنْيَانَ۔

جناب ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں کہ: میں نے (خود) دیکھا کہ حضرت رسولِ خدا نے حضرت علیؑ کے شانوں

پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

"اے علیؑ جو ہم سے محبت کرتا ہے وہ اصیل ہے... اور جو ہم سے عداوت رکھتا ہے اُس کی صورتِ حال ناگفتہ بہ ہے۔

ہمارے شیعہ ——— صاحبانِ معادن و شرف ہیں۔

یہ وہ ہیں جن کی دنیا میں آمد صحیح طریقے سے ہوتی ہے۔

ملّتِ ابراہیمؑ یہ ہم، اور ہمارے شیعہ ہیں، باقی لوگ الگ ہیں۔

خداوندِ عالم اور فرشتے، ہمارے شیعوں کی کوتاہیوں کو اس طرح منہدم کر دیں گے، جس طرح عمارت منہدم کی جاتی ہے۔

○

جناب ابنِ عبّاس کہتے ہیں کہ حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا:

"علی بن ابیطالبؑ کی محبت برائیوں کو اسطرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ، سوکھی لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

نور کے منبروں پر

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ، عَنْ عَطِیَّةَ، عَنْ عَامِرِ الْجُهَنِیِّ، قَالَ:

دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الْمَسْجِدَ وَنَحْنُ جُلُوسٌ وَفِينَا أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي نَاحِيَةٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَعَلَ يَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا - ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ وَعَنْ يَسَارِ الْعَرْشِ لَرِجَالًا عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ، تَتَلَأْلَأُ وُجُوهُهُمْ نُورًا۔

قَالَ: فَقَامَ أَبُوبَكْرٍ، وَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا مِنْهُمْ؟ قَالَ لَهُ: اِجْلِسْ۔

ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ عُمَرُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهٗ: اِجْلِسْ۔

فَلَمَّا رَاٰى ابْنُ مَسْعُوْدٍ مَا قَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ قَامَ حَتّٰى اسْتَوٰى قَائِمًا عَلٰى قَدَمَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا، نَعْرِفُهُمْ بِصِفَتِهِمْ. قَالَ فَضَرَبَ عَلٰى مَنْكِبِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ: هٰذَا وَ شِيْعَتُهٗ هُمُ الْفَائِزُوْنَ۔

محمد بن زیاد نے عقبہ سے روایت کی ہے، انہوں نے عامر جہنی سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ :-

"ہم لوگ مسجد میں بیٹھے تھے، ہمارے ساتھ فلاں فلاں... صاحبان بھی تھے اور حضرت علیؑ ایک گوشے میں تشریف فرماتھے۔

حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو اسی گوشے میں حضرت علیؑ کے پاس جاکر بیٹھ گئے۔

داہنی اور بائیں طرف دیکھنے کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا:

عرش کے داہنی طرف، اور عرش کے بائیں طرف کچھ لوگ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ ان کے چہرے نورانیت کی بناء پر چمک رہے ہوں گے۔

ایک بزرگ کھڑے ہوئے، اور انہوں نے حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ: کیا میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں گا؟

حضورؐ نے فرمایا کہ آپ تشریف رکھیئے۔

اس کے بعد ایک اور بزرگ... کھڑے ہوئے اور ویسا ہی سوال کیا، تو آنحضرتؐ نے اُن سے بھی فرمایا کہ: آپ تشریف رکھیئے۔

حضورِ اکرمؐ نے اُن دونوں حضرات سے جو کچھ فرمایا تھا، جناب ابنِ مسعود نے جب اس کا مشاہدہ کیا تو اپنی جگہ سے اُٹھے، اور سیدھے کھڑے ہونے کے بعد حضورِ اکرمؐ سے درخواست کی:

"اے خدا کے رسول ۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اُن لوگوں کی توصیف فرمایئے

تاکہ ہم اُن کی صفات کے ذریعہ انھیں پہچانیں۔

کہتے ہیں کہ : (یہ سُن کر) حضرت رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کے شانوں پر ہاتھ مار کر فرمایا :

"یہ ــ اور اِن کی پیروی کرنے والے ہی فائز المرام (ہوں گے)

عذاب اور مغفرت

عَنْ حَبِيبِ السَّجِسْتَانِي، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:

لَأُعَذِّبَنَّ كُلَّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ إِمَامٍ جَائِرٍ ظَالِمٍ لَيْسَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَإِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِي أَعْمَالِهَا بَارَّةً تَقِيَّةً، وَلَأَعْفُوَنَّ عَنْ كُلِّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَإِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِي أَعْمَالِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً.

حبیب سجستانی کی روایت ہے: امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسولِ خدا نے فرمایا:

خداوندِ عالم کا ارشاد ہے کہ :

" اسلام (کا کلمہ پڑھنے والوں) میں سے وہ تمام لوگ، جنھوں نے اُن ظالم و جابر حکمرانوں کو اپنا پیشوا بنایا ہوگا، جن کا تقرر اللہ کی طرف سے نہیں تھا۔ وہ سزا پائیں گے، چاہے کارکردگی کے اعتبار سے اچھے رہے ہوں۔

اور اسلام (کا کلمہ پڑھنے والوں) میں سے وہ تمام لوگ، جنھوں نے امام برحقؑ کی ولایت کو قبول کیا ہوگا، انھیں معاف کر دوں گا، چاہے ان کے اعمال میں ... کوتاہیاں (رہی) ہوں۔

نہ خوف زدہ نہ غمزدہ

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: أَنْتُمْ أَهْلُ تَحِيَّةِ اللّٰهِ وَسَلَامِهِ

وَأَنْتُمْ أَهْلُ أَثَرَةِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ، وَأَهْلُ تَوْفِيقِ اللّٰهِ وَعِصْمَتِهِ وَأَهْلُ دَعْوَةِ اللّٰهِ وَطَاعَتِهِ۔ لَا حِسَابَ عَلَيْكُمْ وَلَا خَوْفٌ وَلَا حُزْنٌ۔

ابو حمزہ کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

"تم لوگ خداوند عالم کی طرف سے سلام و آداب کے اہل ہو۔

تم لوگ خداوند عالم کی خصوصی عنایات اور رحمت کے حقدار ہو، اسکی توفیق اور حفاظت کے سزاوار ہو۔

اللہ کی دعوت اور اطاعت کے اہل ہو۔

تم سے باز پرس نہیں، نہ خوف ہے نہ غم۔

شیعیانِ علیؑ نیکوکار ہیں

قَالَ أَبُو حَمْزَةَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: إِنِّي لَأَعْلَمُ قَوْماً قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمْ وَرَضِيَ عَنْهُمْ وَعَصَمَهُمْ وَرَحِمَهُمْ وَحَفِظَهُمْ مِنْ كُلِّ سُوءٍ وَأَيَّدَهُمْ وَهَدَاهُمْ إِلَى كُلِّ رُشْدٍ وَبَلَغَ بِهِمْ غَايَةَ الْمَكَانِ۔

قِيلَ: مَنْ هُمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: أُولٰئِكَ شِيعَتُنَا الْأَبْرَارُ شِيعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: " میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں، جن کی خداوندِ عالم نے مغفرت فرمائی ہے، اُن سے راضی ہے، اُن کی حفاظت فرمائی ہے، اُن پر رحم فرمایا ہے، ہر بُرائی سے اُنکو بچایا ہے، انکی تائید کی ہے، ہر اچھائی کی طرف انکی رہنمائی کی ہے اور انھیں آخری حد تک فائز کیا ہے۔

دریافت کیا گیا: — یا حضرت وہ کون لوگ ہیں؟

فرمایا: — وہ ہمارے نیکوکار شیعہ، حضرت علی علیہ السلام کے پیروکار ہیں۔

لوگوں پر گواہ

وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نَحْنُ الشُّهَدَاءُ عَلَى شِيعَتِنَا وَشِيعَتُنَا الشُّهَدَاءُ عَلَى النَّاسِ وَبِشَهَادَةِ شِيعَتِنَا يُجْزَوْنَ وَيُعَاقَبُونَ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے: "ہم لوگ شیعوں پر گواہ ہیں، ہمارے شیعہ (دوسرے) لوگوں پر گواہ ہیں، جنھیں اُن کی گواہی کی روشنی میں جزا و سزا دی جائے گی۔"

محبانِ علیؑ کی منزلت

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ:

يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهَبَكَ حُبَّ الْمَسَاكِينِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ فَرَضِيتَ بِهِمْ إِخْوَاناً وَرَضُوا بِكَ إِمَاماً.

فَطُوبَى لِمَنْ أَحَبَّكَ وَصَدَّقَ عَلَيْكَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَكَ وَكَذَّبَ عَلَيْكَ.

يَا عَلِيُّ، أَنْتَ الْعَالِمُ بِهَذِهِ الْأُمَّةِ، مَنْ أَحَبَّكَ فَازَ، وَمَنْ أَبْغَضَكَ هَلَكَ.

يَا عَلِيُّ أَنَا الْمَدِينَةُ وَأَنْتَ بَابُهَا، وَهَلْ تُؤْتَى الْمَدِينَةُ إِلَّا مِنْ بَابِهَا؟

يَا عَلِيُّ أَهْلُ مَوَدَّتِكَ كُلُّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ وَكُلُّ ذِي طِمْرٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَبَرَّ قَسَمَهُ.

يَا عَلِيُّ إِخْوَانُكَ كُلُّ طَاهِرٍ زَكِيٍّ مُجْتَهِدٍ يُحِبُّ فِيكَ وَيُبْغِضُ فِيكَ مُحْتَقَرٍ عِنْدَ الْخَلْقِ عَظِيمِ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ اللهِ

يَا عَلِيُّ مُحِبُّوكَ جِيرَانُ اللهِ فِي دَارِ الْفِرْدَوْسِ، لَا يَتَأَسَّفُونَ عَلَى مَا خَلَّفُوا مِنَ الدُّنْيَا.

يَا عَلِيُّ أَنَا وَلِيٌّ لِمَنْ وَالَيْتَ، وَأَنَا عَدُوٌّ لِمَنْ عَادَيْتَ.

يَا عَلِيُّ مَنْ أَحَبَّكَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَكَ فَقَدْ أَبْغَضَنِي.

يَا عَلِيُّ إِخْوَانُكَ الذُّبُلُ الشِّفَاهِ تُعْرَفُ الرَّهْبَانِيَّةُ فِي وُجُوهِهِمْ.

يَا عَلِيُّ إِخْوَانُكَ يَفْرَحُونَ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ: عِنْدَ خُرُوجِ أَنْفُسِهِمْ وَأَنَا شَاهِدُهُمْ وَأَنْتَ، وَعِنْدَ الْمُسَاءَلَةِ فِي قُبُورِهِمْ، وَعِنْدَ الْعَرْضِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا سُئِلَ سَائِرُ الْخَلْقِ عَنْ إِيمَانِهِمْ فَلَمْ يُجِيبُوا.

يَا عَلِيُّ حَرْبُكَ حَرْبِي، وَسِلْمُكَ سِلْمِي، وَحَرْبِي حَرْبُ اللهِ، وَسِلْمِي سِلْمُ اللهِ مَنْ سَالَمَكَ

نَقَدْ سَالَمَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ.

يَا عَلِيُّ لَبشّر اِخوانَكَ بِاَنَّ اللهَ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ إِذْ رَضِيكَ لَهُمْ قَائِداً وَرَضُوا بِكَ وَلِيّاً.

يَا عَلِيُّ أَنْتَ أمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ.

يَا عَلِيُّ شِيْعَتُكَ الْمُنْتَجَبُونَ، وَلَوْلاَ أَنْتَ وَشِيْعَتُكَ مَاقَامَ لِلّهِ دِيْنٌ، وَلَوْلاَ مَنْ فِي الْأَرْضِ مِنْكُمْ لَمَا أَنْزَلَتِ السَّمَاءُ قَطْرَهَا.

يَا عَلِيُّ لَكَ كَنْزٌ فِي الْجَنَّةِ، وَأَنْتَ ذُوقَرْنَيْهَا، وَشِيْعَتُكَ تُعْرَفُ بِحِزْبِ اللهِ.

يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَشِيْعَتُكَ الْقَائِمُونَ بِالْقِسْطِ، وَخِيَرَةُ اللهِ مِنْ خَلْقِهِ

يَا عَلِيُّ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَنْفُضُ التُّرَابَ مِنْ رَأْسِهِ وَأَنْتَ مَعِي ثُمَّ سَائِرُ الْخَلْقِ.

يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَشِيْعَتُكَ عَلَى الْحَوْضِ تَسْقُونَ مَنْ أَحْبَبْتُمْ، وَتَمْنَعُونَ مَنْ كَرِهْتُمْ، أَنْتُمُ الْآمِنُونَ يَوْمَ الْفَزَعِ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ.

يَفْزَعُ النَّاسُ وَلاَ تَفْزَعُونَ، وَيَحْزَنُ النَّاسُ وَلاَ تَحْزَنُونَ، فِيكُمْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ:

(إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ۝ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنْفُسُهُمْ خَالِدُونَ ۝ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ).

يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَشِيْعَتُكَ تُطْلَبُونَ فِي الْمَوْقِفِ وَأَنْتُمْ فِي الْجِنَانِ تَتَنَعَّمُونَ.

يَا عَلِيُّ إِنَّ الْمَلاَئِكَةَ وَالْخُزَّانَ يَشْتَاقُونَ إِلَيْكُمْ وَ إِنَّ حَمَلَةَ الْعَرْشِ وَالْمَلاَئِكَةَ الْمُقَرَّبِينَ لَيَخُصُّونَكُمْ بِالدُّعَاءِ وَيَسْأَلُونَ اللهَ بِمَحَبَّتِكُمْ وَلَيَفْرَحُونَ لِمَنْ قَدِمَ عَلَيْهِمْ مِنْكُمْ كَمَا يَفْرَحُ الْأَهْلُ بِالْغَائِبِ الْقَادِمِ بَعْدَ طُولِ الْغَيْبَةِ

يَا عَلِيُّ شِيْعَتُكَ الَّذِينَ يَخَافُونَ اللهَ فِي السِّرِّ وَيَنْصَحُونَهُ فِي الْعَلاَنِيَةِ.

يَا عَلِيُّ شِيْعَتُكَ الَّذِينَ يَتَنَافَسُونَ فِي الدَّرَجَاتِ لِأَنَّهُمْ يَلْقَوْنَ اللهَ وَمَا عَلَيْهِمْ مِنْ ذَنْبٍ.

يَا عَلِيُّ إِنَّ أَعْمَالَ شِيْعَتِكَ تُعْرَضُ عَلَيَّ كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَأَفْرَحُ بِصَالِحِ مَا يَبْلُغُنِي مِنْ أَعْمَالِهِمْ

وَاسْتَغْفِرْ لِسَيِّئَاتِهِمْ.

يَا عَلِيُّ ذِكْرُكَ فِي التَّوْرَاةِ وَذِكْرُ شِيعَتِكَ قَبْلَ أَنْ يُخْلَقُوا بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَذَالِكَ فِي الْإِنْجِيلِ. فَاسْأَلْ أَهْلَ الْإِنْجِيلِ وَأَهْلَ الْكِتَابِ يُخْبِرُوكَ عَنْ "إِلْيَا" مَعَ عِلْمِكَ بِالتَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَمَا أَعْطَاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ، وَإِنَّ أَهْلَ الْإِنْجِيلِ لَيَتَعَاظَمُونَ "إِلْيَا" وَمَا يَعْرِفُونَ شِيعَتَهُ، وَإِنَّمَا يَعْرِفُونَهُمْ بِمَا يَجِدُونَهُ فِي كُتُبِهِمْ.

يَا عَلِيُّ إِنَّ أَصْحَابَكَ ذِكْرُهُمْ فِي السَّمَاءِ أَعْظَمُ مِنْ ذِكْرِ أَهْلِ الْأَرْضِ لَهُمْ بِالْخَيْرِ فَلْيَفْرَحُوا بِذَلِكَ، وَلْيَزْدَادُوا اجْتِهَاداً.

يَا عَلِيُّ أَرْوَاحُ شِيعَتِكَ تَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ فِي رُقَادِهِمْ، فَتَنْظُرُ الْمَلَائِكَةُ إِلَيْهَا كَمَا يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَى الْهِلَالِ شَوْقاً إِلَيْهِمْ، وَلِمَا يَرَوْنَ مَنْزِلَتَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

يَا عَلِيُّ قُلْ لِأَصْحَابِكَ الْعَارِفِينَ بِكَ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الْأَعْمَالِ الَّتِي يُقَارِفُهَا عَدُوُّهُمْ، فَمَا مِنْ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ إِلَّا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَغْشَاهُمْ، فَلْيَجْتَنِبُوا الدَّنَسَ.

يَا عَلِيُّ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى مَنْ قَلَاهُمْ وَبَرِئَ مِنْكَ وَمِنْهُمْ، وَاسْتَبْدَلَ بِكَ وَبِهِمْ وَمَالَ إِلَى عَدُوِّكَ وَتَرَكَكَ وَشِيعَتَكَ، وَاخْتَارَ الضَّلَالَ، وَنَصَبَ الْحَرْبَ لَكَ وَلِشِيعَتِكَ وَأَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، وَأَبْغَضَ مَنْ وَالَاكَ وَنَصَرَكَ وَاخْتَارَكَ وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ وَمَالَهُ فِينَا.

يَا عَلِيُّ اقْرَأْهُمْ مِنِّي السَّلَامَ مَنْ لَمْ أَرَ وَلَمْ يَرَنِي وَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ إِخْوَانِي الَّذِينَ أَشْتَاقُ إِلَيْهِمْ فَلْيُلْقُوا عِلْمِي إِلَى مَنْ يَبْلُغُ الْقُرُونَ مِنْ بَعْدِي وَلْيَتَمَسَّكُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْتَصِمُوا بِهِ، وَلْيَجْتَهِدُوا فِي الْعَمَلِ. فَإِنَّا لَا نُخْرِجُهُمْ مِنْ هُدًى إِلَى ضَلَالَةٍ. وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَنْهُمْ رَاضٍ، وَأَنَّهُ يُبَاهِي بِهِمْ مَلَائِكَتَهُ، وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ بِرَحْمَتِهِ، وَيَأْمُرُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لَهُمْ. يَا عَلِيُّ لَا تَرْغَبْ عَنْ نُصْرَةِ قَوْمٍ يَبْلُغُهُمْ أَوْ يَسْمَعُونَ أَنِّي أُحِبُّكَ فَأَحَبُّوكَ لِحُبِّي إِيَّاكَ وَدَانُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِذَالِكَ، وَأَعْطَوْكَ صَفْوَ الْمَوَدَّةِ مِنْ قُلُوبِهِمْ، وَاخْتَارُوكَ عَلَى الْآبَاءِ وَالْإِخْوَةِ وَالْأَوْلَادِ، وَسَلَكُوا طَرِيقَكَ وَقَدْ حُمِلُوا عَلَى الْمَكَارِهِ فِينَا فَأَبَوْا إِلَّا نَصْرَنَا، وَبَذَلُوا الْمُهَجَ فِينَا مَعَ الْأَذَى

وَسُوْءِ الْقَوْلِ، وَمَا يُقَاسُوْنَهُ مِنْ مَضَاضَةِ ذٰلِكَ۔ فَكُنْ بِهِمْ رَحِيْمًا، وَاقْنَعْ بِهِمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَهُمْ بِعِلْمِهِ لَنَا مِنْ بَيْنِ الْخَلْقِ، وَخَلَقَهُمْ مِنْ طِيْنَتِنَا، وَاسْتَوْدَعَهُمْ سِرَّنَا، وَاَلْزَمَ قُلُوْبَهُمْ مَعْرِفَةَ حَقِّنَا، وَشَرَحَ صُدُوْرَهُمْ، وَجَعَلَهُمْ مُتَمَسِّكِيْنَ بِحَبْلِنَا۔

لَا يُؤْثِرُوْنَ عَلَيْنَا مَنْ خَالَفَنَا مَعَ مَا يَزُوْلُ مِنَ الدُّنْيَا عَنْهُمْ، وَمَيْلِ الشَّيْطَانِ بِالْمَكَارِهِ عَلَيْهِمْ أَيَّدَهُمُ اللّٰهُ وَسَلَكَ بِهِمْ طَرِيْقَ الْهُدٰى فَاعْتَصَمُوْا بِهِ، وَالنَّاسُ فِيْ غَمْرَةِ الضَّلَالَةِ مُتَحَيِّرُوْنَ فِي الْاَهْوَاءِ، عَمُوْا عَنِ الْحُجَّةِ وَمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، فَهُمْ يُمْسُوْنَ وَيُصْبِحُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ وَشِيْعَتُكَ عَلٰى مِنْهَاجِ الْحَقِّ وَالْاِسْتِقَامَةِ، لَا يَسْتَأْنِسُوْنَ اِلٰى مَنْ خَالَفَهُمْ، لَيْسَتِ الدُّنْيَا مِنْهُمْ وَلَيْسُوْا مِنْهَا۔

أُولٰئِكَ مَصَابِيْحُ الدُّجٰى، أُولٰئِكَ مَصَابِيْحُ الدُّجٰى، أُولٰئِكَ مَصَابِيْحُ الدُّجٰى۔

ابُوبصیر کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا:

- اے علیؑ۔ خداوند عالم نے روئے زمین پر رہنے والے مسکینوں اور کمزوروں کی محبت تمہارے (دل) میں ڈالی ہے، تم راضی ہو اُن کی اُخوّت پر، اور وہ تمہاری امامت سے خوش ہیں۔
  خوش بحال۔ جو تم سے محبت کرے، تمہاری تصدیق کرے، اور افسوس ہے اُن لوگوں پر جو تم سے عداوت رکھیں اور تمہاری تکذیب کریں۔
- اے علیؑ۔ تم اِس پوری امت کے عالم ہو، جو تم سے محبت کرے وہ کامیاب رہے گا، اور جو تم سے عداوت رکھے، ہلاکت (ابدی) سے دوچار ہوگا۔
- اے علیؑ۔ میں شہر علم ہوں اور تم اس کا دروازہ ہو، اور کیا شہر میں دروازے کے بغیر آیا جاتا ہے؟
- اے علیؑ۔ تم سے محبت کرنے والے سب کے سب خدا کی بارگاہ میں یکسوئی کے ساتھ حاضر ہونے والے (راز کی) حفاظت کرنے والے اور سادہ لباس پہنتے ہیں، اگر اللہ کو قسم دیں، تو وہ ان کی قسم پوری کرے گا۔
- اے علیؑ۔ تمہارے بھائی سب کے سب پاک و پاکیزہ اور سعی بلیغ کرنے والے ہیں، تمہاری (محبت) میں (دوسروں سے) محبت کرتے ہیں اور تمہاری خاطر (ہی دوسروں سے) دشمنی کرتے ہیں،

لوگ اُنھیں معمولی سمجھتے ہیں لیکن اللہ کے نزدیک اُن کا مرتبہ عظیم ہے۔

- اے علیؑ۔ تم سے محبت کرنے والے جنت الفردوس میں جوار (رحمت) پروردگار میں ہوں گے اور دنیا میں جو کچھ چھوڑ کر آئے ہیں اُس پر انھیں کوئی افسوس نہ ہوگا۔
- اے علیؑ۔ جس سے تم محبت کرو میں اُس کا دوست ہوں' اور جس کے تم دشمن ہو' میں اُس کا دشمن ہوں
- اے علیؑ۔ جس نے تم سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی' اور جس نے تم سے عداوت کی 'اس نے مجھ سے عداوت کی۔
- اے علیؑ۔ تمہارے بھائیوں کے لب (کثرتِ عبادت سے) خشک رہتے ہیں' اور دنیا سے بے توجہی ان کے چہروں سے آشکار ہے۔
- اے علیؑ۔ تمہارے بھائیوں کو تین مقامات پر خوشی ہوگی:

(۱): جاں کنی کے وقت، جب میں اور تم اُن کا مشاہدہ کر رہے ہوں گے۔

(۲): قبر میں بازپرس کے موقع پر۔

(۳): خدا کی بارگاہ میں پیشی اور (پل) صراط (سے گذرنے) کے وقت۔

جب کہ دوسرے لوگوں سے اُن کے ایمان کے بارے میں سوال کیا جائے گا تو وہ کوئی جواب نہ دے سکیں گے۔

- اے علیؑ۔ تمہاری جنگ میری جنگ ہے، تمہاری صلح میری صلح ہے' میری جنگ (درحقیقت) اللہ کی جنگ ہے، اور میری صلح اللہ کی صلح ہے' تم سے جو صلح کرے' اس نے خدا سے صلح کی۔
- اے علیؑ۔ اپنے بھائیوں کو خوشخبری سُنا دو کہ اللہ اُن سے خوش ہے، کیونکہ تم اُن کے قائد ہونے پر راضی ہو' اور وہ تمہاری ولایت سے خوش ہیں۔
- اے علیؑ۔ تم امیر المومنین، اور روشن پیشانی والوں کے رہنما ہو۔
- اے علیؑ۔ تمہارے شیعہ منتخب لوگ ہیں۔

اگر تم اور تمہارے شیعہ نہ ہوتے تو دینِ خدا استوار نہ ہوتا' اور زمین میں اگر ایسی (شخصیت)

نہ ہوتی، جو تم سے ہے، تو آسمان سے بارش کے قطرے نہ گرتے۔

- اے علیؑ۔ تمہارے لئے جنّت میں خزانہ ہے، تم وہ ہو جس کی پیشانی پر دو نشان ہیں، اور تمہارا شیعہ "الٰہی گروہ" کی حیثیت سے پہچانا جاتا ہے۔
- اے علیؑ۔ تم اور تمہارے شیعہ عدل کو قائم کرنے والے اور مخلوقات میں اللہ کے پسندیدہ ہیں۔
- اے علیؑ۔ (روزِ محشر قبر سے اٹھتے وقت) سب سے پہلے میں اپنے سر سے مٹّی جھاڑوں گا پھر تم، اُس کے بعد سب لوگ۔
- اے علیؑ۔ تم اور تمہارے شیعہ حوضِ کوثر پر، جسے چاہو گے، سیراب کرو گے، اور جسے ناپسند کرتے اُسے محروم رکھو گے۔

تم لوگ، قیامت کے دن کی سخت ہولناکی سے محفوظ، عرشِ الٰہی کے سایہ میں ہو گے۔

لوگ ڈر رہے ہونگے، مگر تمہیں (کوئی) ڈر نہ ہوگا۔

لوگ غمزدہ ہوں گے مگر تم غمزدہ نہیں ہو گے۔

تم ہی لوگوں کے بارے میں آیت نازل ہوئی ہے کہ:

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ۔ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَالِدُونَ ۔ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۔ (انبیاء ۱۰۱ - ۱۰۳)

"بیشک وہ لوگ جن کے لئے نیکی، ہماری طرف سے سبقت لے جا چکی ہے، وہ جہنّم سے دور ہونگے وہ دوزخ کی آہٹ تک نہ سنیں گے، اور اپنی پسندیدہ جگہ ہمیشہ رہیں گے گھبراہٹ والا بڑا (قیامت کا دن) بھی ان کو خوف زدہ نہ کرے گا، اور فرشتے اُن سے ملاقات کر کے (کہیں) گے کہ یہی تمہارا وہ دن ہے جس کے بارے میں تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔" (ملاحظہ فرمائیں سورہ انبیاء آیت ۱۰۱تا۱۰۳)

- اے علیؑ۔ موقف (عدلِ الٰہی) میں تمہیں اور تمہارے شیعوں کو دریافت کیا جائے گا اور تم لوگ جنّت کی نعمتوں سے سرفراز ہو گے۔

◀ اے علیؑ ۔ فرشتے اور خازنِ بہشت تم لوگوں کا اشتیاق رکھتے ہیں، حاملینِ عرشِ الہٰی اور مقرب بارگاہ فرشتے تمہارے لئے خاص طور سے دُعا کرتے ہیں، خداوندِ عالم سے تمہاری محبت کی درخواست کرتے ہیں، اور جب تم میں سے کوئی اُن کے پاس پہونچتا ہے تو اسی طرح خوش ہوتے ہیں جیسے کوئی شخص اپنے گھر والوں سے عرصہ تک غائب رہنے کے بعد اُن کے درمیان پہونچے تو وہ لوگ خوش ہوتے ہیں۔

◀ اے علیؑ ۔ تمہارے شیعہ وہ ہیں جو مخفی طور سے اللہ سے ڈرتے ہیں اور ظاہر بظاہر اُس سے اخلاص رکھتے ہیں۔

◀ اے علیؑ ۔ تمھارے شیعہ وہ ہیں جو (خداوندِ عالم کی بارگاہ میں جو بلند) درجات ہیں، اُن کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ جب وہ اُس کے پاس پہونچیں گے تو اُن کے ذمّہ کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

◀ اے علیؑ ۔ تمہارے شیعوں کے اعمال میرے پاس ہر جمعہ کے دن پیش کئے جاتے ہیں، تو اُنکے اعمال میں سے جو اچھی باتیں مجھ تک پہونچتی ہیں، اُن پر میں خوش ہوتا ہوں، اور اُن کی کوتاہیوں کے سلسلے میں (خدا سے) مغفرت طلب کرتا ہوں۔

◀ اے علیؑ ۔ تمہارا ذکر توریت میں ہے، اور تمہارے شیعوں کا ذکر اُن کی پیدائش سے پہلے سے، ہر بھلائی کے ساتھ (موجود) ہے۔ اور اسی طرح انجیل میں بھی۔

انجیل والوں، اور اہلِ کتاب سے دریافت کرو، وہ تمہیں "ایلیا" کے بارے میں بتائیں گے، جبکہ تمہارے پاس توریت، انجیل اور جو علمِ کتاب خداوندِ عالم نے تمہیں عطا کیا ہے، سب موجود ہے۔

انجیل والے "ایلیا" کی بہت تعظیم کرتے ہیں، وہ لوگ شیعوں کو (ویسے) نہیں پہچانتے، البتہ اُن کی کتابوں میں جو باتیں موجود ہیں اُن کے ذریعہ سے پہچانتے ہیں۔

٭

- اے علیؑ۔ تمہارے ساتھیوں کا ذکر اہلِ زمین کے درمیان جس قدر خیر کے ساتھ ہے، اس سے بہت زیادہ آسمان میں ہے، لہٰذا ان لوگوں کو اس بات پر خوش ہونا چاہیئے اور مزید کوشش کرنی چاہیئے۔
- اے علیؑ۔ تمہارے شیعہ سو رہے ہوتے ہیں، اور اُن کی ارواح آسمانوں کی طرف بلند ہو رہی ہوتی ہیں، فرشتے ان کی طرف دیکھتے ہیں، جس طرح سے لوگ شوق سے چاند کی طرف دیکھتے ہیں، کیونکہ خدا کے نزدیک (تمہارے شیعوں کا) جو مرتبہ ہے، فرشتے اسے دیکھتے ہیں۔
- اے علیؑ۔ تمہارے وہ ساتھی جو تمہاری معرفت رکھتے ہیں ان سے کہو کہ اُن کاموں سے اجتناب کریں، جو اُن کے دشمن کرتے ہیں، پھر کوئی دن و رات ایسی نہ ہوگی کہ رحمتِ الٰہی اُن کے شاملِ حال نہ ہو، لہٰذا اُن لوگوں کو برائیوں سے اپنا دامن بچانا چاہیئے۔

٭

- اے علیؑ۔ خداوندِ عالم اس شخص سے زیادہ ناراض ہوتا ہے جو تمہارے شیعوں سے عداوت رکھے، تم سے عداوت رکھے، تم سے دُوری، اور تمہارے چاہنے والوں سے برات اختیار کرے، تمہارے اور ان کے بدلے کسی اور سے وابستہ ہو، تمہارے دشمن کی طرف مائل ہو، تمہیں اور تمہارے شیعوں کو چھوڑ دے، گمراہی کی راہ اختیار کرے، تمہارے خلاف اور تمہارے شیعوں کے خلاف برسرِ پیکار ہو، اور ہم اہلبیتؑ سے دشمنی کرے۔ جو لوگ تم سے محبت کرتے ہیں، اور تمہارے مددگار ہیں، جنھوں نے تمہارے دامن سے وابستگی اختیار کر رکھی ہے اور جو اپنے جان و مال کو ہماری خاطر قربان کرتے ہیں، اُن سے عداوت رکھے۔
- اے علیؑ۔ (اپنے ان شیعوں) کو میرا سلام کہنا، جنھیں نہ میں نے دیکھا، نہ انہوں نے مجھے دیکھا، میں جانتا ہوں کہ وہ میرے بھائی ہیں، جن کا مجھے اشتیاق ہے۔

اُن لوگوں کو چاہیئے کہ اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہیں، اس سے وابستہ رہیں، اور عمل کیلئے سعیِ پیہم سے کام لیں، کیونکہ ہم انھیں ہدایت کی بجائے کسی غلط راستے کی طرف

نہیں لے جائیں گے ۔

ان لوگوں کو یہ بھی بتا دو کہ :

"خدا اُن سے خوش ہے" ملائکہ اُن پر فخر و مباہات کرتے ہیں۔

وہ اُن پر ہر جمعہ کو رحمت کی (خاص) نظر ڈالتا ہے اور فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ ان کے لئے استغفار کریں۔

◀ اے علیؑ۔ ایسے لوگوں کی مدد و نصرت سے گریز نہ کرنا جن لوگوں تک یہ بات پہونچی' یا انہوں نے سنا کہ میں تم سے محبّت کرتا ہوں' تو میری محبّت کے سبب تم سے بھی محبّت کرنے لگے' اور اسی سبب سے وہ لوگ دینِ خدا (سے وابستہ) اپنے دل کی خالص محبّت تمہارے لئے رکھی' اپنے آباؤ اجداد اور بھائیوں اور اولاد پر تمہیں ترجیح دی' وہ تمہارے راستے پر چلے' ہماری خاطر اپنی جان کی بازی لگادی (جس کے سبب) انھیں (لوگوں کی طرف سے) ایذا رسانی' بدکلامی اور تلخیاں (برداشت کرنی پڑیں)

تم اُن لوگوں پر مہربان رہنا اور ان کی طرف سے مطمئن رہنا کیونکہ خداوندِ عالم نے' اپنے علم کے مطابق تمام مخلوقات کے درمیان میں سے' ان لوگوں کو ہمارے لئے منتخب کیا' ہماری (فاضل) طینت سے انھیں پیدا کیا' ہمارے رازوں کا انھیں امانت دار بنایا' اُن کے قلوب کو ہمارے حق کی معرفت کا پابند بنایا' اُن کے سینوں کو کشادہ کیا' اور انھیں ہماری رسی سے متمسّک رہنے والوں (وابستگی اختیار کرنے والوں) میں سے قرار دیا۔

وہ لوگ ہمارے مخالفین کو ہم پر ترجیح نہیں دینگے' چاہے اسکی وجہ سے اُن کی دنیا اُن کے ہاتھ سے نکل جائے' اور شیطان ان کی طرف مشکلات کا رخ موڑ دے۔

خدا نے ان لوگوں کی تائید کی' اور انھیں ہدایت کے راستے پر گامزن کردیا' تو وہ مضبوطی کے ساتھ اسی سے وابستہ رہے۔ جبکہ دوسرے لوگ ضلالت کے مہلکوں میں (گرفتار) اور (نفس کی) خواہشات (کے ہاتھوں) حیران و سرگرداں ہوئے' حجّتِ (خدا)' اور جو کچھ ـــــ

اللہ کی طرف سے آیا تھا ان لوگوں نے ان کی طرف سے (اپنی آنکھیں بند کرلیں) اندھے بن گئے تو وہ لوگ اللہ کی ناراضگی میں ہی صبح و شام کریں گے۔

اور تمہارے شیعہ، حق کی منہاج اور استقامت (کی راہ) پر ہوں گے۔

وہ مخالفین سے انس رکھنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ نہ یہ اُن لوگوں سے ہیں، اور نہ وہ لوگ ان سے تعلق رکھتے ہیں۔

یہی (تمہارے شیعہ) وہ ہیں، جو ہدایت کے چراغ، راہِ حق کے سراج، اور رہنمائی کرنے والی مشعل ھیں۔

شیعوں کے جوان اور انکے بزرگ

سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيُّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو بَصِيرٍ وَقَدْ أَحْفَزَهُ النَّفَسُ، فَلَمَّا أَنْ أَخَذَ مَجْلِسَهُ قَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا هَذَا النَّفَسُ الْعَالِي؟ قَالَ: جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ كَبُرَ سِنِّي، وَدَقَّ عَظْمِي وَاقْتَرَبَ أَجَلِي مَعَ أَنَّنِي لَا أَدْرِي عَلَى مَا أَرِدُ عَلَيْهِ فِي آخِرَتِي؟

فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَ إِنَّكَ لَتَقُولُ هَذَا؟

قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَكَيْفَ لَا أَقُولُ؟ قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُكْرِمُ الشَّبَابَ مِنْكُمْ وَيَسْتَحْيِي مِنَ الْكُهُولِ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَكَيْفَ يُكْرِمُ الشَّبَابَ وَيَسْتَحْيِي مِنَ الْكُهُولِ؟ قَالَ: اللَّهُ يُكْرِمُ الشَّبَابَ مِنْكُمْ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ وَيَسْتَحْيِي مِنَ الْكُهُولِ أَنْ يُحَاسِبَهُمْ. قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا لَنَا خَاصٌّ أَمْ لِأَهْلِ التَّوْحِيدِ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ إِلَّا لَكُمْ خَاصَّةً دُونَ الْعَامَّةِ. قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَإِنَّا قَدْ رُمِينَا بِشَيْءٍ انْكَسَرَتْ لَهُ ظُهُورُنَا وَمَاتَتْ لَهُ أَفْئِدَتُنَا وَاسْتَحَلَّتْ بِهِ الْوُلَاةُ دِمَاءَنَا فِي حَدِيثٍ رَوَاهُ لَهُمْ

فُقَهَاؤُهُمْ. قَالَ: فَقَالَ أَبُوعَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلرَّافِضَةُ؟

قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: لَا وَاللهِ مَاهُمْ سَمَّوْكُمْ بِهِ بَلْ إِنَّ اللهَ سَمَّاكُمْ بِهِ أَمَا عَلِمْتَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَنَّ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رَفَضُوا فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ لَمَّا اسْتَبَانَ لَهُمْ ضَلَالُهُمْ. فَلَحِقُوا بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا اسْتَبَانَ لَهُمْ هُدَاهُ فَسُمُّوا فِي عَسْكَرِ مُوسَى الرَّافِضَةَ لِأَنَّهُمْ رَفَضُوا فِرْعَوْنَ وَكَانُوا أَشَدَّ أَهْلِ ذَلِكَ الْعَسْكَرِ عِبَادَةً وَأَشَدَّهُمْ حُبًّا لِمُوسَى وَهَارُونَ وَذُرِّيَّتِهِمَا فَأَوْحَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَى مُوسَى أَنْ أَثْبِتْ لَهُمْ هَذَا الْاِسْمَ فِي التَّوْرَاةِ فَإِنِّي قَدْ سَمَّيْتُهُمْ بِهِ وَنَحَلْتُهُمْ إِيَّاهُ فَأَثْبَتَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَذَا الْاِسْمَ لَهُمْ ثُمَّ ادَّخَرَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لَكُمْ هَذَا الْاِسْمَ حَتَّى نَحَلَكُمُوهُ. يَا أَبَا مُحَمَّدٍ رَفَضُوا الْخَيْرَ، وَرَفَضْتُمُ الشَّرَّ بِالْخَيْرِ.

تَفَرَّقَ النَّاسُ كُلَّ فِرْقَةٍ تَشَعَّبُوا كُلَّ شُعْبَةٍ، فَانْشَعَبْتُمْ مَعَ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَذَهَبْتُمْ حَيْثُ ذَهَبَ اللهُ وَاخْتَرْتُمْ مَنِ اخْتَارَ اللهُ وَأَرَدْتُمْ مَنْ أَرَادَ اللهُ فَأَبْشِرُوا ثُمَّ أَبْشِرُوا فَأَنْتُمْ ـ وَاللهِ ـ الْمَرْحُومُونَ، الْمُتَقَبَّلُ مِنْ مُحْسِنِكُمْ الْمُتَجَاوَزُ عَنْ مُسِيئِكُمْ، مَنْ لَمْ يَأْتِ اللهَ عَزَّوَجَلَّ بِمَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يَتَقَبَّلْ مِنْهُ حَسَنَةً وَلَمْ يَتَجَاوَزْ عَنْهُ سَيِّئَةً. يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَلَائِكَةً تُسْقِطُ الذُّنُوبَ عَنْ ظُهُورِ شِيعَتِنَا كَمَا تُسْقِطُ الرِّيحُ الْوَرَقَ عَنِ الشَّجَرِ فِي أَوَانِ سُقُوطِهِ.

وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: (وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا) فَاسْتِغْفَارُهُمْ ـ وَاللهِ ـ لَكُمْ دُونَ هَذَا الْخَلْقِ. يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ سَرَرْتُكَ؟

قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي.

قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَقَدْ ذَكَرَكُمُ اللهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ: (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا.) إِنَّكُمْ وَفَيْتُمْ بِمَا أَخَذَ اللهُ عَلَيْهِ مِيثَاقَكُمْ مِنْ وِلَايَتِنَا، وَإِنَّكُمْ لَمْ تُبَدِّلُوا بِنَا غَيْرَنَا، وَلَوْ لَمْ تَفْعَلُوا لَعَيَّرَكُمُ اللهُ كَمَا عَيَّرَهُمْ حَيْثُ يَقُولُ جَلَّ ذِكْرُهُ.

(وما وجدنا لأكثرهم من عهد وإن وجدنا أكثرهم لفاسقين) يا أبا محمد فهل سررتك؟

قال: قلت: جعلت فداك زدني.

فقال: يا أبا محمد ولقد ذكركم الله في كتابه فقال: (إخوانا على سرر متقابلين) والله ما أراد بهذا غيركم، يا أبا محمد فهل سررتك؟ قال: قلت: جعلت فداك زدني.

قال: فقال يا أبا محمد: (الأخلاء يومئذ بعضهم لبعض عدو إلا المتقين) والله ما أراد بهذا غيركم، يا أبا محمد فهل سررتك؟ قال: قلت: جعلت فداك زدني.

فقال: يا أبا محمد لقد ذكرنا الله عز وجل وشيعتنا وعدونا في آية من كتابه فقال عز وجل: (هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون إنما يتذكر أولوا الألباب) فنحن الذين يعلمون، وعدونا الذين لا يعلمون، وشيعتنا هم أولوا الألباب، يا أبا محمد فهل سررتك؟ قال: قلت: جعلت فداك زدني.

قال: يا أبا محمد ما استثنى الله أحداً من أوصياء الأنبياء ولا أتباعهم ما خلا أمير المؤمنين عليه السلام وشيعته فقال في كتابه وقوله الحق: (يوم لا يغني مولى عن مولى شيئاً ولا هم ينصرون ۝ إلا من رحم) يعني بذلك علياً وشيعته، يا أبا محمد فهل سررتك؟ قال: قلت: جعلت فداك زدني.

قال: لقد ذكركم الله في كتابه إذ يقول: (يا عبادي الذين أسرفوا على أنفسهم لا تقنطوا من رحمة الله إن الله يغفر الذنوب جميعاً إنه هو الغفور الرحيم) والله ما أراد بهذا غيركم. يا أبا محمد فهل سررتك؟ قال: قلت: جعلت فداك زدني.

قال: يا أبا محمد لقد ذكركم الله في كتابه فقال: (إن عبادي ليس لك عليهم سلطان) والله ما أراد بهذا إلا الأئمة عليهم السلام وشيعتهم، يا أبا محمد فهل سررتك؟

قال: جعلت فداك زدني.

قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَقَدْ ذَكَرَكُمُ اللهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ:

(فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقاً) وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي هَذَا الآيَةِ مِنَ النَّبِيِّينَ، وَنَحْنُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ، وَأَنْتُمُ الصَّالِحُونَ، فَسَمُّوا بِالصَّلاحِ كَمَا سَمَّاكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، فَهَلْ سَرَرْتُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي.

قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَقَدْ ذَكَرَكُمُ اللهُ إِذْ حَكَى عَنْ عَدُوِّكُمْ وَهُوَ فِي النَّارِ إِذْ يَقُولُ: (وَقَالُوا مَا لَنَا لا نَرَى رِجَالاً كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الأَشْرَارِ ۝ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيّاً أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الأَبْصَارُ) وَاللهِ مَا عَنَى اللهُ وَلا أَرَادَ بِهَذَا غَيْرَكُمْ.

إِذْ صِرْتُمْ عِنْدَ أَهْلِ هَذَا الْعَالَمِ شِرَارَ النَّاسِ فَأَنْتُمْ - وَاللهِ - فِي الْجَنَّةِ تُحْبَرُونَ، وَأَنْتُمْ فِي النَّارِ تُطْلَبُونَ. يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، فَهَلْ سَرَرْتُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي. قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا مِنْ آيَةٍ نَزَلَتْ تَقُودُ إِلَى الْجَنَّةِ وَتَذْكُرُ أَهْلَهَا بِخَيْرٍ إِلاَّ وَهِيَ فِينَا وَفِي شِيعَتِنَا، وَمَا مِنْ آيَةٍ نَزَلَتْ تَذْكُرُ أَهْلَهَا بِسُوءٍ وَتَسُوقُ إِلَى النَّارِ إِلاَّ وَهِيَ فِي عَدُوِّنَا وَمَنْ خَالَفَنَا، فَهَلْ سَرَرْتُكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ؟

قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي.

فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَيْسَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِلاَّ نَحْنُ وَشِيعَتُنَا وَسَائِرُ النَّاسِ مِنْ ذَلِكَ بُرَاءُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ سَرَرْتُكَ؟

سلیمان دیلمی کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا کہ آپ کے جلیل القدر صحابی جناب ابوبصیر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

اس وقت اُن کی سانس پھول رہی تھی۔

جب اپنی نشست پر وہ بیٹھ گئے تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے اُن سے پوچھا:

"اے ابومحمد۔ یہ اتنی زور سے سانس کیوں لے رہے ہو؟۔ (ابوبصیر کی کنیت ابو محمد تھی)۔

کہنے لگے :- "فرزندِ رسولؐ، میرا بن زیادہ ہوچکا ہے، ہڈیاں کمزور ہوچکی ہیں اور موت نزدیک ہے، جبکہ مجھے نہیں معلوم کہ آخرت میں میرے لئے کیا ہے؟

امامؑ نے فرمایا :- "اے ابو محمد۔ تم ایسی بات کہہ رہے ہو۔؟

انہوں نے کہا :- "آقا۔ کیسے نہ کہوں؟

امامؑ نے فرمایا :- "اے ابو محمد۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ خداوندِ عالم تمہارے جوانوں کا احترام کرتا ہے، اور تمہارے بزرگوں سے شرماتا ہے!

انہوں نے پوچھا :- "آقا کس طرح جوانوں کا احترام کرتا ہے اور بزرگوں سے شرماتا ہے؟

فرمایا کہ : جوانوں کا احترام یہ ہے کہ انھیں عذاب سے دوچار نہیں کرے گا، اور تمہارے بزرگوں سے حساب لیتے ہوئے شرماتا ہے!

پوچھا :- "یہ صرف ہمارے لئے ہے یا تمام صاحبانِ توحید کیلئے۔؟

فرمایا :- "یہ (شرف) تمہارے لئے مخصوص ہے!

(۲)

ابو بصیر نے عرض کیا :- "مولاؑ۔ یہ لوگ تو ہم پر ایک ایسا الزام لگاتے ہیں جس نے ہماری کمر توڑ رکھی ہے۔ ہمارے دلوں پر مُردنی چھا جاتی ہے، اور اس کے ذریعہ سے حکمرانوں کو ہمارا خون بہانے کا راستہ مل گیا ہے، جیسا کہ اُن کے علماء نے انھیں سمجھایا ہے۔

امامؑ نے فرمایا "کیا تم لفظ "رافضی" کے بارے میں کہہ رہے ہو۔؟"

عرض کی :- جی ہاں۔

امامؑ نے فرمایا :- (اے ابو بصیر۔ اس لفظ سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ) یہ تو .. خداوندِ عالم کی طرف سے تمہیں ملا ہے۔

"اے ابو محمد۔ بنی اسرائیل کے ستر (۷۰) آدمی تھے، جن پر جب فرعون اور اس کے لوگوں کی گمراہی واضح ہوگئی، تو اُن لوگوں نے، اُن کا ساتھ چھوڑ دیا، اور ان سے الگ ہوکر حضرت موسیٰؑ کے ساتھ شامل ہوگئے

کیونکہ اُن پر حضرت موسیٰ کا (صاحب) ہدایت ہونا واضح ہوچکا تھا۔ تو چونکہ وہ لوگ فرعونؑ کا انکار کرکے آئے تھے، اس لئے موسیٰ کے لشکر میں ان کو رافضی کہا گیا۔ (رافضی یعنی انکار کرنے والے) یہ لوگ اس پورے لشکر میں سب سے زیادہ سخت عبادت گذار تھے اور حضرت موسیٰؑ و ہارون اور اُن کی اولاد سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے تو خداوندِ عالم نے حضرت موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ "توریت" میں اُن لوگوں کا یہی نام رکھ دو کیونکہ ہم نے ان کیلئے اسی نام کو اختیار کیا ہے، چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے لکھ لیا۔

پھر یہ نام خداوندِ عالم کے پاس محفوظ رہا۔ اور اب تم لوگوں کو ملا ہے۔

اے ابو محمد۔ (تمہارے مخالفین نے رسول اکرمؐ کی طرف سے دکھائی گئی) راہِ صواب کا انکار کیا ہے، اور تم لوگوں نے بُرائی کو ترک کرکے اچھائی کی راہ اختیار کی ہے۔

وہ لوگ تو مختلف فرقوں میں تقسیم ہوگئے، مختلف گروہوں میں بٹ گئے۔ لیکن تم لوگ اپنے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے البتہ رہے جو خدا سے وابستہ ہیں تم لوگوں نے ان لوگوں (کی راہ) اختیار کی جو خدا کی راہ ہے۔

تم لوگوں کو بشارت ہو۔ بشارت ہو!

تم وہ لوگ ہو جن پر (خدا کی خاص) رحمت ہے۔ تمہارے نیکوکاروں کے عمل مقبول ہوں گے، اور کوتاہی کرنے والوں سے درگذر کیا جائے گا۔

جس (محبّتِ اہلبیتؑ) پر تم لوگ گامزن ہو، اس کے بغیر، قیامت میں جو شخص بھی خداوندِ عالم کی بارگاہ میں حاضر ہوگا، اس کی نیکی قابلِ قبول نہ ہوگی، نہ بُرائی قابلِ درگذر۔

اے ابو محمد۔ کیا میری اس بات سے تمہیں مسرت ہوئی۔؟

کہنے لگے:۔ "میری جان آپ پر قربان۔ کچھ اور فرمایئے۔

ارشاد ہوا:۔ اے ابو محمد خداوندِ عالم کے کچھ فرشتے (ایسے ہیں)، جو شیعوں کے کاندھوں پر سے گناہوں کا بوجھ ہٹا رہے ہیں جس طرح (خزاں کے) زمانہ میں، ہوا درخت کے پتّوں کو گراتی ہے۔

ارشادِ قدرت ہے: "وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ.."

(اور فرشتے اپنے پروردگار کی تسبیح اسکی حمد کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں۔) (شوریٰ۔ ۵)

اور فرشتے تم ہی لوگوں کے لئے استغفار کرتے ہیں کسی اور کیلئے نہیں!

اے ابو محمدؑ — اس بات سے تمہارا دل خوش ہوا۔؟

کہنے لگے — (بیشک) — مولا کچھ اور اضافہ فرمائیے۔

امامؑ نے فرمایا: — " اے ابو محمدؑ — خداوند عالم نے قرآن مجید میں تم لوگوں کا تذکرہ کیا ہے —

ارشادِ قدرت ہے:

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۔ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا۔ (صاحبانِ ایمان میں ایسے (بھی لوگ ہیں) جنھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اُسے سچ کر دکھایا، بعض نے اپنی مدت پوری کرلی اور کچھ ابھی انتظار کر رہے ہیں اور ان لوگوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی (احزاب: ۲۳)

تم لوگ ہی وہ ہو جنھوں نے ہماری ولایت کے عہد و پیمان کے ساتھ وفا کی، اور تم نے ہمارے بدلے کسی اور کو (اپنا پیشوا) نہیں بنایا۔

اگر تم لوگوں (نے عہد و پیمان کے ساتھ وفا) نہ کی ہوتی تو خداوند عالم تم پر بھی الزام لگاتا، جس طرح اس نے دوسرے لوگوں پر الزام عائد کرتے ہوئے فرمایا:

وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ وَاِنْ وَّجَدْنَا اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ۔ (اور اُن میں اکثر لوگوں میں ہم نے ایفائے عہد نہیں دیکھی، اور ہم نے ان میں سے زیادہ لوگوں کو نافرمان ہی پایا) (اعراف ۱۰۲)

اے ابو محمدؑ — کیا میرے بیان سے تمھیں فرحت ملی۔؟

کہنے لگے — (بیشک) — آقا — مزید ارشاد فرمائیے!

فرمایا: — " اے ابو محمدؑ — خداوند عالم نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں تم لوگوں کو یاد کیا ہے۔

ارشادِ قدرت ہے:

"اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ" (وہ لوگ بھائیوں (کی طرح سے) ایک دوسرے کے سامنے، تخت پر بیٹھے ہوں گے)۔ (سورۃ الحجر آیت ۴۷)

تمہارے علاوہ، کوئی اور مقصود نہیں ہے۔

"اے ابو محمدؐ۔ کیا تمہیں خوشی ہوئی۔؟

عرض کی (بیشک) — مولاؑ اضافہ فرمائیے۔

فرمایا:۔ "اے ابو محمدؐ۔ (ارشادِ قدرت ہے) :

"اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ

(دوستوں میں سے بھی کچھ اُس دن دشمن ہونگے، سوائے پرہیزگاروں کے (سورۂ زخرف : ۶۷)

(آیت میں پرہیزگاروں کا جو ذکر ہے) وہ تم ہی لوگ تو ہو۔

"اے ابو محمدؐ۔ تمہیں مسرت حاصل ہوئی۔؟

عرض کی۔ (بیشک) — آقاؑ۔ مزید مرحمت فرمایئے۔

فرمایا:۔ "اے ابو محمدؐ۔ خداوندِ عالم نے اپنی کتاب کی ایک آیت میں ہمارا، ہمارے شیعوں کا اور ہمارے مخالفین کا ایک ہی جگہ ذکر کیا ہے۔ ارشادِ قدرت ہے :

... هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔

(کیا وہ لوگ جو صاحبانِ علم ہیں اور وہ، جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں، بیشک صاحبانِ عقل ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ (زمر : ۹)

"صاحبانِ علم"، ہم لوگ ہیں، جو "علم نہیں رکھتے" وہ ہمارے مخالفین ہیں، اور ہمارے شیعہ صاحبانِ عقل ہیں۔

"اے ابو محمدؐ۔ کیا میں نے تمہیں مسرت پہونچائی ؟

عرض کی۔ (بیشک) — مولاؑ، کچھ اور عطا ہو۔

فرمایا:۔ "اے ابو محمدؐ۔ خداوندِ عالم نے (روزِ محشر کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک ایسی بات فرمائی ہے) جس سے .... صرف حضرت امیرالمومنینؑ اور ان کے شیعوں کا استثناء کیا ہے۔

ارشادِ قدرت ہے :

"یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی شَیْئًا وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ۔ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۔ (دخان : ۴۱، ۴۲)

"سوا اُن کے جن پر خدا رحم فرماتے ۔" اس فقرے سے حضرت علی علیہ السلام اور ان کے شیعہ مراد ہیں۔
"اے ابو محمد۔ تمہیں اس بات سے خوشی ہوئی؟
کہا۔ (بیشک) ۔ فرزند رسولؐ کچھ اور فرمایئے۔
فرمایا:۔ "خداوندِ عالم نے اپنی کتاب میں (ایک اور جگہ بھی) تم لوگوں کا ذکر کیا ہے۔
ارشادِ قدرت ہے:
"قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا، اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ (کہہ دیجئے کہ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی ذات کے ساتھ زیادتی کی ہے، خدا کی رحمت مایوس نہ ہونا بیشک خدا سارے گناہوں کو بخشنے والا، بہت بخشش والا بڑا مہربان ہے) (زمر: ۵۳)
یہ بھی تم ہی لوگوں کا تذکرہ ہے۔
ط....
"اے ابو محمد۔ قرآن مجید میں خداوندِ عالم نے ایک اور جگہ تم لوگوں کا ذکر فرمایا ہے:
ارشادِ قدرت ہے: (جس میں خدا نے شیطان سے فرمایا ہے)
"اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ۔
(میرے خاص بندوں پر تیری سلطنت نہیں ہوگی۔ (الحجر: ۴۲)
"اے ابو محمد۔ خداوندِ عالم نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں ایک اور مقام پر تم لوگوں کا ذکر کیا ہے۔
ارشادِ قدرت ہے:
"فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ۔ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا۔ (تو وہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا، جیسے انبیاء، صدیقین شہداء اور نیکوکار (بندے) اور یہ (بہت) اچھے رفیق ہیں) (سورۂ نساء: ۶۹)
نبیین ... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صدیقین و شہداء ... ہم لوگ (ائمہ طاہرینؑ)

اور صالحین تم لوگ ہو۔

لہٰذا جیسا کہ خداوندِ عالم نے تم لوگوں کو "صالح" کہا ہے (اپنے طرزِ عمل سے) خود کو اس نام کا (حقدار) ثابت کرو۔

.....۳ھ

(قرآن مجید میں جس جگہ تمہارے دشمنوں کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ وہ جہنم میں ہوں گے (اور کیا گفتگو کریں گے) وہاں بھی تمہارا ذکر ہے ——— ارشادِ قدرت ہے۔

"وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُم مِّنَ الْأَشْرَارِ ۝ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ"۔ (وہ لوگ کہیں گے: کیا بات ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہیں اشرار سمجھتے تھے کیا ہم نے انکا مذاق بنا رکھا تھا یا ہماری نگاہیں ان سے ہٹ گئی ہیں؟) (ص: ۶۲، ۶۳)

یہاں بھی تم ہی لوگوں کا تذکرہ ہے (کہ وہ لوگ جہنم میں جا کر پوچھیں گے کہ جن لوگوں کو ہم خراب سمجھتے تھے وہ نظر نہیں آرہے ہیں)!؟

کیونکہ ان دنیا والوں نے تم لوگوں کو خراب ہی سمجھ رکھا ہے۔

لیکن تم لوگ جنّت میں آراستہ کئے جاؤ گے، جبکہ اہلِ جہنم تمہیں تلاش کر رہے ہوں گے (کہ جن لوگوں کو ہم بُرا سمجھتے تھے وہ کہاں ہیں؟)

.....۴ھ

"اے ابو محمد جو آیتیں بھی اس مضمون کی نازل ہوئی ہیں جو (لوگوں کو) جنّت کی طرف لے جارہی ہیں اور اہلِ جنّت کا ذکرِ خیر کر رہی ہیں، وہ ہمارے شیعوں ہی کے بارے میں تو ہیں!!

.....۵ھ

"اے ابو محمد —— "ملّتِ ابراہیمؑ" پر ہم اور ہمارے شیعہ گامزن ہیں۔ باقی لوگ اس سے الگ ہیں۔

...کیا تمہیں (یہ سب) باتیں (سُن کر) مسرّت ہوئی!!

۱، ۲، ۳، ۴، ۵ھ ان تمام مقامات پر امامؑ نے ابوبصیر سے پوچھا کہ کیا تمہیں خوشی ہوئی؟ اور انہوں نے مزید کچھ فرمانے کی گذارش کی تھی (کلام میں اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے فقروں کی تکرار کو حذف کر دیا گیا ہے۔

نُور سے تخلیق

اَلدِّھنی قَالَ: قُلتُ لِاَبی عَبدِ اللہِ عَلَیہِ السَّلَامُ: جُعِلتُ فِدَاکَ ھٰذَا الحَدِیثُ الَّذِی سَمِعتُہُ مِنکَ مَا تَفسِیرُہٗ؟ قَالَ: وَمَا ھُوَ؟

قُلتُ: "اِنَّ المُومِنَ یَنظُرُ بِنُورِ اللہِ" فَقَالَ: یَا مُعَاوِیَۃُ، اِنَّ اللہَ خَلَقَ المُومِنِینَ مِن نُورِہٖ وَصَبَغَھُم فِی رَحمَتِہٖ وَاَخَذَ مِیثَاقَھُم لَنَا بِالوَلَایَۃِ عَلٰی مَعرِفَتِہٖ یَومَ عَرَّفَھُم نَفسَہٗ فَالمُومِنُ اَخُو المُومِنِ لِاَبِیہِ وَاُمِّہٖ اَبُوہُ النُّورُ وَاُمُّہُ الرَّحمَۃُ اِنَّمَا یَنظُرُ بِذٰلِکَ النُّورِ الَّذِی خُلِقَ مِنہُ۔

.. راوی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ:

"ایک حدیث میں نے آپ کی زبانِ مبارک سے سنی ہے اس کی تشریح کیا ہے؟

امامؑ نے فرمایا:- "کون سی حدیث؟

میں نے عرض کیا: "وہ حدیث جس میں فرمایا ہے کہ "المومن ینظر بنور اللہ (مومن اللہ کے نُور سے دیکھتا ہے)"!

فرمایا کہ:- "خداوند عالم نے صاحبانِ ایمان کو (بنیادی طور سے) اپنے نور سے پیدا کیا، اپنی رحمت کا اُن پر رنگ چڑھایا، اور جس دن انہیں اپنی معرفت کرائی، تو اپنی معرفت کے ساتھ اُن سے ہماری ولایت کا عہد و پیمان بھی لیا۔

اس لئے ہر مومن، دوسرے مومن کا حقیقی بھائی ہے۔

نُور اُن کے لئے باپ (کے مانند) اور رحمت ماں (کی جگہ) ہے۔ لہٰذا وہ اُسی نُور سے دیکھتا ہے جس سے اُس کی تخلیق ہوئی۔

کثرتِ عبادت

عَن اَبِی بَصِیرٍ عَن اَبِی عَبدِ اللہِ عَلَیہِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ اَمِیرُ المُومِنِینَ عَلَیہِ السَّلَامُ

أَنَا الرَّاعِيْ رَاعِي الْأَنَامِ، أَفَتَرَى الرَّاعِيَ لَا يَعْرِفُ غَنَمَهُ؟ قَالَ: فَقَامَ إِلَيْهِ جُوَيْرِيَةُ وَقَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَمَنْ غَنَمُكَ؟ قَالَ: صُفْرُ الْوُجُوْهِ، ذُبُلُ الشِّفَاهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

ابوبصیر کی روایت ہے: امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

"میری (حیثیت) گلہ بانی کرنے والے کی ہے، میں بنی نوع انسان کی گلہ بانی کرنے والا ہوں۔

کیا تم لوگوں کا خیال ہے کہ گلہ بانی کرنے والا، اُن (جان داروں) کو نہیں پہچانتا، جن کی وہ گلہ بانی کر رہا ہے۔؟

یہ سُن کر جویریہ کھڑے ہوئے اور پوچھا:

"اے امیرالمومنین ـ وہ "جاندار" کون ہیں؟

فرمایا: ـ "وہ لوگ ہیں جن کے لب ذکرِ خدا سے خشک اور چہرے (کثرتِ عبادت سے) زرد ہوں۔

❋

ائمہؑ کی معرفت

عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيْرٍ الرَّقِّيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ، قَوْلُهُ تَعَالٰى: (وَإِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى) فَمَا هٰذَا الْهُدٰى بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالْإِيْمَانِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ

قَالَ: فَقَالَ: مَعْرِفَةُ الْأَئِمَّةِ ـ وَاللّٰهِ ـ إِمَامٌ بَعْدَ إِمَامٍ۔

داؤد بن کثیر رقی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: "اے میرے آقا ـ خداوندِ عالم کا ارشاد ہے:

"وَإِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ، وَآمَنَ، وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى۔

(میں بہت معاف کرنے والا ہوں اُن لوگوں کو جو توبہ کریں، ایمان لائیں، نیک اعمال انجام دیں پھر راہِ ہدایت پر گامزن رہیں)۔ (طہ:۔۸۲)

توبہ کرنے، ایمان لانے اور عمل صالح بجالانے کے بعد بھی۔ یہ کون سی ہدایت ہے، جس کا اس آیت میں تذکرہ ہے؟

فرمایا: ائمہ طاہرینؑ کی معرفت، ایک امامؑ کے بعد دوسرے امامؑ کو پہچاننا۔

❁

فرشتہ موت کی شفقت

عَنْ سُدَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ هَلْ يَكْرَهُ الْمُؤْمِنُ عَلَى قَبْضِ رُوحِهِ؟

قَالَ: لَا وَاللّٰهِ إِنَّهُ إِذَا أَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ جَزِعَ عِنْدَ ذَالِكَ، فَيَقُولُ لَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ: يَا وَلِيَّ اللّٰهِ لَا تَجْزَعْ فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِالْحَقِّ لَأَنَا أَبَرُّ بِكَ وَأَشْفَقُ عَلَيْكَ مِنَ الْوَالِدِ الرَّحِيمِ لِوَلَدِهِ حِينَ يَحْضُرُهُ، افْتَحْ عَيْنَيْكَ وَانْظُرْ۔

قَالَ: وَيُمَثَّلُ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔ فَيَقُولُ لَهُ: هُمْ رُفَقَاؤُكَ۔ قَالَ فَيَفْتَحُ عَيْنَيْهِ وَيَنْظُرُ، يُنَادِي رُوحَهُ مُنَادٍ مِنْ قِبَلِ الْعَرْشِ: (يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ إِلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ۔ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً۔ بِالْوَلَايَةِ۔ مَرْضِيَّةً۔ بِالثَّوَابِ۔ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي۔ يَعْنِي مُحَمَّدًا وَأَهْلَ بَيْتِهِ۔ وَادْخُلِي جَنَّتِي)۔ قَالَ: فَمَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ اسْتِلَالِ رُوحِهِ، وَاللُّحُوقِ بِالْمُنَادِي

سدیر کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا:

"اے مولاؑ۔ فرزند رسولؐ!

کیا مومن، جاں کنی (قبض روح) کو ناپسند کرتا ہے؟

فرمایا:۔ نہیں۔ (البتہ) جب فرشتۂ موت، اس کی روح قبض کرنے آتا ہے تو اُسے اس وقت گھبراہٹ ہوتی ہے۔

تو فرشتہ اُس سے کہتا ہے: اے پیارے (بندۂ) خدا— گھبرا نہیں— اُس ذات (کردگار) کی قسم جس نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبیِ برحق بنایا، شفیق باپ جتنا اپنے بیٹے پر مہربان ہوتا ہے، اس سے زیادہ میں تجھ پر مہربان ہوں۔

اپنی آنکھیں کھولو اور دیکھو:

(پھر اُسے حضورِ اکرمؐ اور ائمہ طاہرین علیہ السلام کی زیارت کرائی جاتی ہے اور ایک پکارنے والا جنت کی طرف اُسے پکارتا ہے .... پھر وہ انتہائی خوشی کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ (مفہوم ملخص)

❋

عصرِ محشر میں حاضری

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُؤْتٰى بِأَقْوَامٍ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ تَتَلَأْلَأُ وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، يَغْبِطُهُمُ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ۔ ثُمَّ سَكَتَ، ثُمَّ اَعَادَ الْكَلَامَ ثَلَاثًا۔

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ هُمُ الشُّهَدَاءُ؟ قَالَ: هُمُ الشُّهَدَاءُ، وَلَيْسَ هُمُ الشُّهَدَاءُ الَّذِيْنَ تَظُنُّوْنَ۔ قَالَ: هُمُ الْأَوْصِيَاءُ؟ قَالَ هُمُ الْأَوْصِيَاءُ وَلَيْسَ هُمُ الْأَوْصِيَاءُ الَّذِيْنَ تَظُنُّوْنَ

قَالَ: — مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ أَوْمِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ؟ قَالَ: هُمْ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ۔

قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: فَأَوْمَأَ بِيَدِهٖ إِلٰى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: هٰذَا وَشِيْعَتُهٗ، مَا يُبْغِضُهٗ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا سِفَاحِيٌّ، وَلَا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَّا يَهُوْدِيٌّ، وَلَا مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَعِيٌّ، وَلَا مِنْ سَائِرِ النَّاسِ إِلَّا شَقِيٌّ، يَا عُمَرُ! كَذَبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ يُحِبُّنِيْ وَ يُبْغِضُ عَلِيًّا۔

معاویہ بن عمار کی روایت ہے : امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :

جب قیامت کا دن ہوگا تو کچھ لوگوں کو، نور کے منبروں پر لایا جائے گا، اُن کے چہرے، چودھویں رات کے چاند کی طرح جگمگا رہے ہوں گے، جن پر اولین و آخرین (کے لوگ) رشک کریں گے۔

اتنا فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔

پھر تین بار ان جملوں کو دہرایا تو (ایک صحابی...) نے دریافت کیا :

(وہ شہداء ہوں گے ؟.... انبیاء ہوں گے ؟..... اوصیاء ہوں گے ؟..... ان لوگوں کا زمین سے تعلق ہوگا، یا آسمان سے) ؟؟

حضورِ اکرمؐ نے فرمایا : اُن کا تعلق زمین ہی سے ہوگا۔

پوچھا :۔ " بتایئے وہ کون لوگ ہوں گے ؟

یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ :

" یہ ـــ اور ان کے شیعہ ـــ"

" قریش میں سے صرف وہ لوگ جو بداصل ہونگے، مدینہ کے یہودی...، عرب کے ولدالحرام اور تمام لوگوں میں سے صرف بدقسمت لوگ ہی ان کے دشمن ہونگے۔

وہ شخص جھوٹا ہے جو میری محبت کا دعویٰ کرنے کے باوجود علیؑ سے عداوت رکھے (مفہوم ملخص)

قابلِ رشک منزلت

عَامِرُبْنُ السَّمطِ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَوْمٌ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ مِنْ نُورٍ عَلٰى وُجُوهِهِمْ نُورٌ يُعْرَفُونَ بِآثَارِ السُّجُودِ

يَتَخَطَّوْنَ صَفًّا بَعْدَ صَفٍّ حَتّٰى يَصِيرُوا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ

وَالْمَلَائِکَۃُ وَالشُّھَدَاءُ وَالصَّالِحُوْنَ۔ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ : مَنْ ھٰؤُلَاءِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یَغْبِطُھُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالْمَلَائِکَۃُ وَالشُّھَدَاءُ وَالصَّالِحُوْنَ ؟ قَالَ : اُولٰئِکَ شِیْعَتُنَا وَعَلِیٌّ اِمَامُھُمْ۔

عامر بن سمط کی روایت ہے : امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا ہے :
قیامت کے دن کچھ لوگ اس طرح آئیں گے کہ ان کا لباس نورانی، اُن کے چہروں پر تابندگی ہوگی،
وہ سجدے کے نشانات سے پہچانے جائیں گے ؛
وہ صفوں میں سے گذرتے ہوئے آگے بڑھتے جائیں گے یہاں تک کہ بارگاہِ معبود میں پیش ہوں گے۔
...سب لوگ ان پر رشک کریں گے۔
ایک صحابی نے پوچھا :
"اے خدا کے رسولؐ ۔۔ وہ کون لوگ ہوں گے جن پر سب رشک کریں گے ؟
آنحضرتؐ نے فرمایا :
"وہ ہمارے شیعہ ہوں گے علیؑ جن کے امام ہیں۔ (مفہوم ملخص)

قبر سے نکلنے کے وقت

عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ قَالَ :
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ لِعَلِیٍّ :
یَا عَلِیُّ لَقَدْ مُثِّلَتْ اِلَیَّ اُمَّتِیْ فِی الطِّیْنِ حَتّٰی رَاَیْتُ صَغِیْرَھُمْ وَکَبِیْرَھُمْ اَرْوَاحًا قَبْلَ اَنْ تُخْلَقَ اَجْسَادُھُمْ، وَاِنِّیْ مَرَرْتُ بِکَ وَبِشِیْعَتِکَ فَاسْتَغْفَرْتُ لَکُمْ۔ فَقَالَ عَلِیٌّ : یَا نَبِیَّ اللّٰہِ زِدْنِیْ فِیْھِمْ۔ قَالَ : نَعَمْ، یَا عَلِیُّ تَخْرُجُ اَنْتَ وَشِیْعَتُکَ مِنْ قُبُوْرِکُمْ وَوُجُوْھُکُمْ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ،

وَقَدْ فُرِجَتْ عَنكُمُ الشَّدَائِدُ، وَذَهَبَتْ عَنكُمُ الْأَحْزَانُ، تَسْتَظِلُّونَ تَحْتَ الْعَرْشِ، تَخَافُ النَّاسُ وَلَا تَخَافُونَ، وَتَحْزَنُ النَّاسُ وَلَا تَحْزَنُونَ، وَتُوضَعُ لَكُمْ مَائِدَةٌ وَالنَّاسُ فِي الْمُحَاسَبَةِ۔

معاویہ بن عمار کی روایت ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حضرت) علی علیہ السلام سے فرمایا۔

"اے علیؑ۔ میرے سامنے، میری اُمت کی... ان کے جسموں کی پیدائش سے قبل کی تمثیل پیش کی گئی، میں نے اُن میں بڑے چھوٹے سب کو دیکھا۔

میں تمہارے، اور تمہارے شیعوں کے پاس سے بھی گذرا، تو میں نے (تمہارے شیعوں) کے لئے مغفرت کی دعا کی۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: اے پیغمبرِ خدا اُن کے بارے میں کچھ اور ارشاد فرمایئے:

آنحضرتؐ نے فرمایا:

"اے علیؑ۔ تم اور تمہارے شیعہ جب اپنی قبر سے اٹھیں گے تو تمھارے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند (جگمگا رہے) ہوں گے۔

سختیوں کا دور ختم کیا جا چکا ہوگا۔ رنج و غم دور ہو چکا ہوگا۔ اور تم لوگ عرش کے نیچے سائے میں ہوگے۔

لوگ خوف کی حالت ہوں گے مگر تم لوگوں کو کوئی غم نہ ہوگا۔

تمہارے سامنے خوانِ نعمت رکھ دیا جائے گا جبکہ (باقی) لوگ ابھی حساب دے رہے ہونگے۔

محبت و بشارت

عَنْ مُحَمَّدٍ الْقِبْطِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: اَلنَّاسُ أَغْفَلُوا قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ فِي عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ كَمَا أَغْفَلُوا قَوْلَهُ يَوْمَ مَشْرُبَةِ

أُمِّ إِبْرَاهِيمَ أَتَى النَّاسُ يَعُودُونَهُ فَجَاءَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَدْنُوَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَآلِهِ فَلَمْ يَجِدْ مَكَانًا فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَنَّهُمْ لَا يُفْرِجُونَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَا مَعْشَرَ النَّاسِ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي تَسْتَخِفُّونَ بِهِمْ وَأَنَا حَيٌّ بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ؟ أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ غِبْتُ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَغِيبُ عَنْكُمْ إِنَّ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ وَالرِّضْوَانَ وَالْبُشْرَى وَالْحُبَّ وَالْمَحَبَّةَ لِمَنِ ائْتَمَّ بِعَلِيٍّ وَتَوَلَّاهُ وَسَلَّمَ لَهُ وَلِلْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ۔

حَقٌّ عَلَيَّ أَنْ أُدْخِلَهُمْ فِي شَفَاعَتِي لِأَنَّهُمْ أَتْبَاعِي. "فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي" مَثَلٌ مَا جَرَى فِيَّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ لِأَنِّي مِنْ إِبْرَاهِيمَ وَإِبْرَاهِيمُ مِنِّي وَدِينُهُ دِينِي وَسُنَّتِي سُنَّتُهُ وَفَضْلُهُ فَضْلِي وَأَنَا أَفْضَلُ مِنْهُ، وَفَضْلِي لَهُ فَضْلٌ تَصْدِيقُ قَوْلِ رَبِّي: (ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ)

(وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَدْ أَثْبَتَ رِجْلَهُ فِي مَشْرَبَةِ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ حِينَ عَادَهُ النَّاسُ۔)

محمد قبطی کی روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے:

حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں، غدیر خم کے دن، حضرت رسولِ خدا نے جو کچھ فرمایا تھا لوگوں نے اس سے غفلت برتی۔

جس طرح سے کہ مشربہ اُمّ ابراہیم میں حضورِ اکرمؐ نے جو کچھ فرمایا تھا، لوگوں نے اسے بھی فراموش کر دیا۔

(واقعہ یہ ہے کہ حضورِ اکرمؐ ایک زمانہ میں علالت کے دوران مشربہ اُمّ ابراہیم چلے گئے تھے) لوگ وہاں آپ کی عیادت کے لئے پہونچے۔

جب حضرت علی علیہ السلام وہاں تشریف لے گئے اور آپؑ نے حضورِ اکرمؐ کے قریب جانا چاہا۔۔۔ تو آنحضرتؐ نے دیکھا کہ (کچھ لوگ ایسے ہیں) جو علی علیہ السلام کو (آگے بڑھنے کے لئے) جگہ نہیں دے رہے ہیں تو آپؐ نے فرمایا:

" اے لوگو۔ ابھی میں زندہ ہوں۔ تمہارے درمیان موجود ہوں، اور تم لوگ میرے اہلبیتؑ کے

مرتبہ کے خلاف کر رہے ہو ۔؟

خدا کی قسم ۔ اگر میں تم لوگوں کے درمیان موجود نہ بھی رہوں، تو اللہ تو موجود ہے (وہ تمہاری سب باتیں دیکھ رہا ہے)۔

(یاد رکھو۔ قیامت میں ہر قسم کی) آسانی، راحت، خوشنودیٔ پروردگار، بشارت، محبت، شفقت، اُن لوگوں کے لئے ہوگی جو علیؑ اور اُن کے بعد اُن کے اوصیاء کی امامت کو تسلیم کریں، ان سے محبت کریں اُن کے آگے تسلیم خم کریں۔

مجھ پر فرض ہے کہ انھیں اپنی شفاعت میں داخل کروں، کیونکہ وہ لوگ، میرا اتباع کرنے والے ہیں۔

اور جو میرا اتباع کرے، وہ مجھ سے ہے۔

جیسا کہ میرا اور حضرت ابراہیمؑ کا معاملہ ہے۔

میں ابراہیمؑ سے ہوں، اور وہ میرے ہیں۔

میرا دین اُن کا دین میری سنّت، ان کی سنّت، ان کا شرف میرا شرف ہے۔

اگرچہ میں ان سے افضل ہوں۔

میرا اُن پر فضل، درحقیقت میرے پروردگار کے قول کی تصدیق ہے (جس نے فرمایا ہے کہ):

"ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ"۔

(آلِ عمران: ۳۴)

محبّتِ اہلبیتؑ حسنات میں سے ہے

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِي قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ أَلَا أُحَدِّثُكَ بِالْحَسَنَةِ الَّتِي مَنْ جَاءَ بِهَا أَمِنَ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَالسَّيِّئَةِ الَّتِي مَنْ جَاءَ بِهَا أَكَبَّهُ اللهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى۔ قَالَ: الْحَسَنَةُ

حُبُّنَا، وَالسَّيِّئَةُ بُغْضُنَا۔

'ابوعبداللہ جدلی' کا بیان ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

"اے ابوعبداللہ! کیا میں تم کو اس نیکی کے بارے میں نہ بتاؤں، جس نیکی کو لے کر جو شخص (میدان حشر میں) آئے گا، وہ قیامت کے دن کے خوف سے محفوظ رہے گا۔!

(اسی کے ساتھ) اُس بدی کے بارے میں بھی بتاؤں، جسے لے کر جو شخص بھی آئے گا، خداوند عالم اُسے منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا۔؟

میں نے عرض کیا: ضرور ارشاد فرمائیے۔

فرمایا: وہ نیکی، ہماری محبت ہے۔ اور وہ بدی (جس کی بناء پر خدا منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا) وہ ہماری عداوت ہے۔

ائمہ کرام کی شیعوں سے محبت

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ النَّحْوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ أَدَّبَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَلَى مَحَبَّتِهِ فَقَالَ: (وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ). ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ فَقَالَ: (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا). وَقَالَ: (مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ.)

وَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَوَّضَ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَائْتَمَنَهُ فَسَلَّمْتُمْ وَجَحَدَ النَّاسُ. فَوَاللهِ لَنُحِبُّكُمْ أَنْ تَقُولُوا إِذَا قُلْنَا، وَتَصْمُتُوا إِذَا صَمَتْنَا، وَنَحْنُ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللهِ وَاللهِ مَا جَعَلَ لِأَحَدٍ مِنْ خَيْرٍ فِي خِلَافِ أَمْرِنَا۔

ابواسحاق نحوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

خداوند عالم نے اپنے نبیؐ کو محبت کے ساتھ یہ بتایا کہ:

انك لعلى خلق عظيم (بیشک آپ خلق عظیم پر فائز ہیں) (۶۸:۴)

اور پھر (احکام کا) سرچشمہ اُن کی ذات کو قرار دیا، چنانچہ ارشاد فرمایا:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ جو کچھ پیغمبر تمہارے پاس لائیں اُسے لے لو، اور جس (بات) سے منع کریں اُس سے رُک جاؤ (سورہ مائدہ: آیت نمبر)

اور یہ بھی فرمایا کہ:

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ. (جو پیغمبر کی اطاعت کرتا ہے، اُس نے درحقیقت خدا کی اطاعت کی) (سورہ نسا آیت ۸۰)

اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (دنیا سے جاتے ہوئے دین کے تمام معاملات) حضرت علی علیہ السلام کے سپرد فرمائے: اور انھیں (اپنے منصب کا) امانت دار قرار دیا: تو تم لوگوں نے تو قبول کر لیا، اور دوسرے لوگوں نے انکار کیا۔

خدا کی قسم۔ مجھے تم لوگوں کی یہ بات بہت پسند آئے گی کہ:

اگر ہم کوئی بات کہیں، تو تم کہو، اگر ہم (کسی بات پر) خاموش رہیں تو تم بھی خاموش رہو۔

(یاد رکھو) ۔ ہم (اہلبیتؑ) تمہارے اور خدا کے درمیان (وسیلہ) ہیں۔

...اور خدا نے، اپنے امر کی مخالفت میں کسی کیلئے بھلائی نہیں رکھی ہے۔

گناہوں کی مغفرت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ ذُنُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مَغْفُورَةٌ لَهُمْ فَلْيَعْمَلِ الْمُؤْمِنُ لِمَا يَسْتَأْنِفُ أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ إِلَّا لِأَهْلِ الْإِيمَانِ۔

محمد بن مسلم کی روایت ہے: امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ: "صاحبانِ ایمان کے گناہ

معاف کر دیئے (جائیں گے) ان لوگوں کو چاہیئے کہ از سرِ نو عمل (خیر) بجالائیں اور (خداوندِ عالم کی طرف سے یہ بخشش) صرف صاحبانِ ایمان کے لئے ہے۔

دنیا اور آخرت

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَيُبْغِضُ، وَلَا يُعْطِي الْآخِرَةَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَسْأَلُ رَبَّهُ مَوْضِعَ سَوْطٍ مِنَ الدُّنْيَا فَلَا يُعْطِيهِ، وَيَسْأَلُهُ الْآخِرَةَ فَيُعْطِيهِ مَا شَاءَ وَيُعْطِي الْكَافِرَ مِنَ الدُّنْيَا قَبْلَ أَنْ يَسْأَلَهُ مَا شَاءَ وَيَسْأَلُهُ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِي الْآخِرَةِ فَلَا يُعْطِيهِ إِيَّاهُ.

اسی سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ:

"خداوندِ عالم دنیا تو اُن لوگوں کو بھی دیتا ہے جو اسے پسند ہیں، اور ان کو بھی جو اُسے ناپسند ہیں لیکن آخرت صرف اُن ہی لوگوں کو دے گا جن سے محبت کرتا ہے۔

بندۂ مومن (لبا اوقات) خداوندِ عالم سے، دنیا میں (ایک چھوٹی سی) جگہ مانگتا ہے اور خداوندِ عالم اسے نہیں دیتا، لیکن آخرت میں مانگے تو جو چاہے دے گا۔

جبکہ کافروں کو دنیا میں ان کے مانگے بغیر جتنا چاہے دیتا ہے، لیکن اگر وہ آخرت میں کوئی (چھوٹی سی) جگہ مانگیں، تو نہ دے۔

اھلِ جنت

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ:

أَنْتُمْ لِلْجَنَّةِ وَالْجَنَّةُ لَكُمْ أَسْمَاؤُكُمْ عِنْدَنَا الصَّالِحُونَ وَالْمُصْلِحُونَ، وَأَنْتُمْ أَهْلُ الرِّضَا

عَنِ اللّٰهِ بِرِضَاهُ عَنْكُمْ، وَالْمَلَائِكَةُ إِخْوَانُكُمْ فِي الْخَيْرِ إِذَا اجْتَهَدُوا۔

قَالَ أَبُوعَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: دِيَارُكُمْ لَكُمْ جَنَّةٌ، وَقُبُورُكُمْ لَكُمْ جَنَّةٌ، لِلْجَنَّةِ خُلِقْتُمْ وَإِلَى الْجَنَّةِ تَصِيرُونَ۔

ابوحمزہ کی روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"تم لوگ جنت کے لئے ہو اور جنت تمہارے لئے ہے ہمارے نزدیک تم لوگوں کا نام: صالح، (نیک) اور مصلح (اصلاح کرنے والے) رکھا گیا ہے۔

خداوند عالم کی خوشنودی کی وجہ سے تم لوگ اس کی بارگاہ میں اہل رضا ہو۔

فرشتے، بھلائی اور نیکی میں تمہارے بھائی ہیں بشرطیکہ سعی بہم۔

اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ بھی منقول ہے کہ:

"تمہارے گھر تمہارے لئے جنت، تمہاری قبریں تمہارے لئے بہشت (ہوں گی)

"تم لوگ گویا جنت ہی کیلئے پیدا ہوئے ہو اور جنت ہی کی طرف تمہیں جانا ہے۔

❊

عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: يَا مَالِكُ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَتُؤْتُوا الزَّكَاةَ، وَتَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ، وَتَدْخُلُوا الْجَنَّةَ؟ ثُمَّ قَالَ: يَا مَالِكُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ قَوْمٍ ائْتَمُّوا بِإِمَامٍ فِي دَارِ الدُّنْيَا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَلْعَنُهُمْ وَيَلْعَنُونَهُ، إِلَّا أَنْتُمْ وَمَنْ كَانَ بِمِثْلِ حَالِكُمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَالِكُ مَنْ مَاتَ مِنْكُمْ عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ شَهِيدٌ بِمَنْزِلَةِ الضَّارِبِ بِسَيْفِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

قَالَ: وَقَالَ مَالِكٌ: بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسٌ وَأَنَا أُحَدِّثُ نَفْسِي بِشَيْءٍ مِنْ فَضْلِهِمْ فَقَالَ لِي: أَنْتُمْ وَاللّٰهِ شِيعَتُنَا لَا تَظُنَّ أَنَّكَ مُفْرِطٌ فِي أَمْرِنَا۔

يَا مَالِكُ إِنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ اللّٰهِ أَحَدٌ فَكَمَا لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ اللّٰهِ فَكَذٰلِكَ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ الرَّسُولِ فَكَذٰلِكَ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَتِنَا وَكَذٰلِكَ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ الْمُؤْمِنِ۔

يَا مَالِكُ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَلْقَى أَخَاهُ فَيُصَافِحُهُ فَلَا يَزَالُ اللهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَالذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْ وُجُوهِهِمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا، وَ إِنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ مَنْ هُوَ هٰكَذَا

وَقَالَ إِنَّ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُولُ لَنْ تَطْعَمَ النَّارُ مَنْ يَصِفُ هٰذَا الْأَمْرَ.

مالک جہنی کہتے ہیں کہ امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے فرمایا "اے مالک! کیا تمہیں یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ "نماز پڑھو، روزے رکھو، کسی کے ساتھ زیادتی نہ کرو۔ اور جنّت میں پہونچ جاؤ!؟

"اے مالک ۔ جن لوگوں نے بھی دنیا میں اپنا پیشوا کچھ اور لوگوں کو بنا رکھا ہے، جب قیامت کا وہ دن آئے گا تو ایک دوسرے پر نفریں کرینگے۔

سوا تم لوگوں کے، اور جو تم جیسے (عقیدے) کے مالک ہوں۔

"اے مالک ۔ تم میں سے جو بھی اس (عقیدے کے) ساتھ موت سے ہمکنار ہوا، وہ گویا خدا کی راہ میں تلوار لے کر جہاد کرتے ہوئے شہید ہونے والا ہے۔

مالک کہتے ہیں کہ: "ایک روز میں امام علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا اُن کے بعض فضائل کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ امامؑ نے فرمایا:

"تم لوگ خدا کی قسم ہمارے شیعہ ہو، یہ خیال کرنا کہ ہمارے معاملے میں افراط سے کام لے رہے ہو۔

اے مالک ۔

"کوئی شخص خداوند عالم کی (حقیقی) توصیف کرنے پر قدرت نہیں رکھتا۔

"اور جس طرح خداوند عالم کی (حقیقی) توصیف نہیں کی جاسکتی، اسی طرح حضرت رسولؐ خدا کی عظمت کا بھی (پوری طرح) ادراک نہیں ہوسکتا۔

"اور جس طرح رسولِ خُدا کی عظمت کا (پوری طرح) ادراک نہیں ہوسکتا، اسی طرح ہمارے (فضائل بھی کامل انداز سے) بیان نہیں کئے جاسکتے۔

"اور تم لوگ بندۂ مومن کی قدر و منزلت کا اندازہ نہیں کرسکتے۔

"اے مالک ۔

"جب ایک مومن دوسرے برادرِ مومن سے ملاقات کے موقع پر مصافحہ کرتا ہے تو خداوندِ عالم کی نظرِ (رحمت) اُن کے شاملِ حال ہوتی ہے' اور اُن دونوں (برادرِ ایمانی) کے گناہ دُھلتے رہتے ہیں... یہاں تک کہ دونوں جدا ہوں۔

(جن کی یہ کیفیت ہو' اُن کی قدر و منزلت کس طرح بیان کر سکتے ہو)

میرے پدرِ بزرگوار فرمایا کرتے تھے:

"جس کی ایسی قدر و منزلت ہو— وہ آتشِ جہنم کا مزا نہیں چکھے گا۔

حلال غذا - حلال لباس

عَنْ مَنْصُوْرِ الصَّيْقَلِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ فُسْطَاطِهٖ بِمِنٰى، فَنَظَرَ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ: يَأْكُلُوْنَ الْحَرَامَ وَيَلْبَسُوْنَ الْحَرَامَ وَيَنْكِحُوْنَ الْحَرَامَ وَلٰكِنْ اَنْتُمْ تَاْكُلُوْنَ الْحَلَالَ، وَتَلْبَسُوْنَ الْحَلَالَ وَتَنْكِحُوْنَ الْحَلَالَ لَاوَاللّٰهِ مَا يَحُجُّ غَيْرُكُمْ وَلَا يُتَقَبَّلُ اِلَّا مِنْكُمْ۔

منصور صیقل کا بیان ہے کہ: میں (حج کے موقع پر) منیٰ میں حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام کے پاس اُن کے خیمے میں تھا۔ اثناء کچھ لوگوں پر آپ کی نگاہ پڑی' تو فرمایا:

"حرام کھاتے ہیں۔ حرام پہنتے ہیں' حرام طریقے سے (خواہشات پوری) کرتے ہیں....

(پھر اپنے پیروکاروں کی طرف خطاب کر کے فرمایا):

"لیکن تم لوگ— حلال (رزق) کھاتے ہو۔ مباح (لباس) پہنتے ہو' اور جائز (طریقے سے اپنی خواہشات پوری) کرتے ہو۔

اصل میں حج تو تم ہی لوگوں کا ہے' تمہارا ہی عمل قبول کیا جائے گا۔

محبّت کرنے والوں کے ساتھ

عَنْ مُوسیٰ النُّمَیْرِیِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي لَأُحِبُّكَ۔ فَقَالَ: إِنَّكَ لَتُحِبُّنِي؟ فَقَالَ: وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ۔

موسیٰ نمیری کی روایت ہے : امام جعفرِ صادقؑ سے منقول ہے کہ:

حضرت رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا:

"اے خدا کے رسولؐ میں آپ سے محبّت کرتا ہوں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا :۔ تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟

کہنے لگا :۔ خدا کی قسم ــ میں آپ سے محبّت کرتا ہوں۔

یہ سُن کر آپؐ نے فرمایا:۔ تم (آخرت میں) اُسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبّت کرتے ہو۔

ائمہ کرام کی شفاعت

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْعِيصِ، رَفَعَهُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَشْفَعُ فِي الْمُذْنِبِينَ مِنْ شِيعَتِنَا، فَأَمَّا الْمُحْسِنُونَ فَقَدْ نَجَّاهُمُ اللهُ۔

احمد بن عیص کی روایت ہے .... امام جعفرِ صادقؑ سے منقول ہے کہ:

"جب قیامت کا دن ہوگا تو ہم اپنے شیعوں میں سے اُن لوگوں کی، جو گنہ گار ہوں گے، شفاعت کریں گے۔

نیکو کاروں کو تو خداوندِ عالم (ویسے ہی) نجات عطا کر دے گا۔

تمت بالخیر

صفات الشیعہ

تالیف :- شیخ صدوق علیہ الرحمہ

ترجمہ

علامہ سید رضی جعفر نقوی

شیعہ پرہیزگار اور سعیِ پیہم کرنے والے ہوتے ہیں

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

شِيعَتُنَا أَهْلُ الْوَرَعِ وَالِاجْتِهَادِ، وَأَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْأَمَانَةِ، وَأَهْلُ الزُّهْدِ وَالْعِبَادَةِ، أَصْحَابُ إِحْدَى وَخَمْسِينَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، الْقَائِمُونَ بِاللَّيْلِ، الصَّائِمُونَ بِالنَّهَارِ، يُزَكُّونَ أَمْوَالَهُمْ، وَيَحُجُّونَ الْبَيْتَ، وَيَجْتَنِبُونَ كُلَّ مُحَرَّمٍ.

ابوبصیر کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

"ہمارے شیعہ پرہیزگار اور (راہِ خدا میں) پیہم سعی کرنے والے صاحبانِ وفا، امانت دار، زاہد، عبادت گزار، دن رات میں ۵۱ رکعت نماز پڑھنے والے، راتوں میں عبادت کرنے والے، دن میں روزہ رکھنے والے ہوتے ہیں، اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، حج بیت (اللہ کا فریضہ) انجام دیتے ہیں اور ہر حرام سے اپنا دامن بچاتے ہیں۔

شیعہ، ائمہؑ کے احکام کو تسلیم کرتے ہیں

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: شِيعَتُنَا الْمُسَلِّمُونَ لِأَمْرِنَا، الْآخِذُونَ بِقَوْلِنَا، الْمُخَالِفُونَ لِأَعْدَائِنَا، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَّا.

حسین بن خالد کہتے ہیں کہ حضرت امام علی رضاؑ نے فرمایا:

"ہمارے شیعہ، ہمارے حکم کو تسلیم کرنے والے، ہماری بات پر عمل کرنے والے، اور ہمارے دشمنوں کے مخالف ہوتے ہیں، جو ایسا نہ ہو، وہ ہمارا نہیں ہے۔

شیعہ اور تقیّہ

عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: لَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ، وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا وَرَعَ لَهُ.

ابان بن عثمان نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ:

"جو تقیہ کو نہیں (مانتا) وہ دین نہیں رکھتا، اور جس میں پرہیزگاری نہیں اُس کے پاس ایمان نہیں۔"

جھوٹے دعویدار

عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ مِنْ شِيعَتِنَا وَهُوَ مُتَمَسِّكٌ بِعُرْوَةِ غَيْرِنَا۔

مفضل بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

"وہ شخص غلط بیانی کر رہا ہے جو خود کو ہمارا شیعہ خیال کرتا ہے اور دوسروں کی روش پر گامزن ہے۔"

شیعہ... فاضل طینت سے پیدا ہوتے ہیں

عَنْ أَبِي نَجْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ عَادَى شِيعَتَنَا فَقَدْ عَادَانَا، وَمَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَانَا، لِأَنَّهُمْ مِنَّا، خُلِقُوا مِنْ طِينَتِنَا. مَنْ أَحَبَّهُمْ فَهُوَ مِنَّا وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَلَيْسَ مِنَّا. شِيعَتُنَا يَنْظُرُونَ بِنُورِ اللّٰهِ، وَيَتَقَلَّبُونَ فِي رَحْمَةِ اللّٰهِ، وَيَفُوزُونَ بِكَرَامَةِ اللّٰهِ. مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ شِيعَتِنَا يَمْرَضُ إِلَّا مَرِضْنَا لِمَرَضِهِ، وَلَا اغْتَمَّ إِلَّا اغْتَمَمْنَا لِغَمِّهِ، وَلَا يَفْرَحُ إِلَّا فَرِحْنَا لِفَرَحِهِ، وَلَا يَغِيبُ عَنَّا أَحَدٌ مِنْ شِيعَتِنَا أَيْنَ كَانَ فِي شَرْقِ الْأَرْضِ أَوْ غَرْبِهَا۔ وَمَنْ تَرَكَ مِنْ شِيعَتِنَا دَيْنًا فَهُوَ عَلَيْنَا، وَمَنْ تَرَكَ مِنْهُمْ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ ۔ شِيعَتُنَا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَيَحُجُّونَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ، وَيَصُومُونَ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَيُوَالُونَ أَهْلَ الْبَيْتِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَيَتَبَرَّؤُونَ مِنْ أَعْدَائِهِمْ۔ أُولٰئِكَ أَهْلُ الْإِيمَانِ وَالتُّقَى وَأَهْلُ الْوَرَعِ وَالتَّقْوٰى ۔ مَنْ رَدَّ عَلَيْهِمْ فَقَدْ رَدَّ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ طَعَنَ عَلَيْهِمْ فَقَدْ طَعَنَ عَلَى اللّٰهِ، لِأَنَّهُمْ عِبَادُ اللّٰهِ حَقًّا وَأَوْلِيَاؤُهُ صِدْقًا۔

وَاللّٰهِ إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَشْفَعُ فِي مِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ فَيُشَفِّعُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيهِمْ لِكَرَامَتِهِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

ابن ابی نجران کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ :

" جو ہمارے شیعوں سے عداوت رکھے اُس نے ہم سے عداوت رکھی اور جس نے ان سے محبت کی اس نے ہم سے محبت کی کیونکہ وہ ہمارے ہیں، ہماری ہی (فاضل) طینت سے پیدا ہوئے ہیں۔

جو ان سے محبت کرے وہ ہمارا ہے، اور جو ان سے دشمنی کرے وہ ہمارا نہیں ہے۔

شیعہ اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں، اللہ کی رحمت میں جنبش کرتے ہیں، اللہ کی کرامت سے فائز المرام ہوتے ہیں۔

اگر ہمارا کوئی شیعہ بیمار ہو تو (گویا) اس کی بیماری کی وجہ ہم بیمار ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ غمزدہ ہو تو ہم غمزدہ ہوتے ہیں۔ اگر وہ خوش ہو تو ہم خوش ہوتے ہیں، مشرق یا مغرب میں کہیں رہنے والا شیعہ ہم سے غائب نہیں ہے

اگر کوئی شیعہ مقروض مرے تو ہمارے ذمہ ہے، اگر کچھ مال چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو تو اس کے ورثہ کا ہے۔

ہمارے شیعہ وہ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، زکواۃ ادا کرتے ہیں، خانۂ کعبہ کا حج کرتے ہیں۔ ماہ رمضان میں روزے رکھتے ہیں، اہلبیت (کرام) علیہم السلام سے محبت رکھتے ہیں، اور اُن کے دشمنوں سے برارت کرتے ہیں۔

وہ صاحبانِ ایمان وتقویٰ، اور اہلِ ورع و پرہیزگار ہوتے ہیں۔

اُن کو رَد کرنے والا، اللہ پر رَد کرنے والا، اور اُن پر طعن وتشنیع کرنے والا، خدا پر طعنہ زن ہے، کیونکہ یہ خدا کے سچے بندے ہیں اور اسکے برحق دوست دار ہیں۔

خدا کی قسم اگر اُن میں سے کوئی ربیعہ ومضر جتنے لوگوں کی سفارش کرے تو خداوند عالم اُن کے احترام میں اس سفارش کو قبول کرے گا۔

❀❀

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے سلسلہ سے نقل کیا ہے کہ خداوند عالم کا فرمان ہے:

كَلِمَةُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حِصْنِیْ ، فَمَنْ قَالَهَا دَخَلَ حِصْنِیْ ، وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ۔

(کلمہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" ۔ میرا قلعہ ہے، جو کلمہ پڑھے، وہ میرے قلعے میں داخل ہو جاتا ہے' اور جو میرے قلعے میں داخل ہو جائے۔ وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو گیا۔

اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا کہ:

البتہ اس کی کچھ شرطیں ہیں ــــ وانامن شروطها (اور اس کی شرطوں میں سے ایک شرط میں خود ہوں) (نقل بالمعنی)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے والے کا ثواب

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ قَالَ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَاِخْلَاصُهُ بِهَا اَنْ یَحْجُزَهُ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"، عَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

محمد بن حمران کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

جو شخص خلوص سے "لَا اِلٰهَ الا اللّٰه"، کہے وہ جنّت میں جائے گا' اور اُس کے خلوص کی نشانی یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ (کا اقرار اور اُس پر ایمان) اُسے اُن باتوں سے روکے جن کو خداوند عالم نے حرام قرار دیا ہے۔

(یہی روایت جناب زید بن ارقم نے حضرت رسولِ خدا سے بعینہٖ نقل کی ہے)

شیعہ پرہیزگار ہوتے ہیں:

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقُوْلُ:

لما فتح رسول الله صلى الله عليه وآله مكة قام على الصفا فقال: يا بني هاشم، يا بني عبد المطلب، إني رسول الله إليكم، وإني شفيق عليكم، لا تقولوا: إن محمداً منا فوالله ما أوليائي منكم ولا من غيركم إلا المتقون. (ألا) فلا أعرفكم تأتوني يوم القيامة تحملون الدنيا على رقابكم، ويأتي الناس يحملون الآخرة، ألا وإني قد أعذرت فيما بيني وبينكم، وفيما بين الله عز وجل وبينكم، وإن لي عملي ولكم عملكم.

ابو عبیدہ حذاء، کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

فتح مکہ کے موقع پر حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہِ صفا پر کھڑے ہو کر فرمایا:

"اے بنی ہاشم! اے عبدالمطلب کی اولاد— میں تم سب لوگوں کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا (رسولؐ) ہوں، اور تم پر مہربان ہوں (لیکن اس کے باوجود یہ) نہ کہنے لگو کہ: محمدؐ تو ہمارے ہیں۔ خدا کی قسم تم میں سے اور دوسروں میں سے میرا دوست وہی ہے جو پرہیزگار ہو۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ تم لوگ روزِ قیامت اس طرح آؤ کہ اپنی گردنوں پر تم تو دنیا کا بوجھ اٹھائے ہوئے اور دوسرے لوگ آخرت (کا سامان) لے کر آ رہے ہوں۔

آگاہ رہو کہ میں نے اپنے اور تمہارے درمیان، اپنے اور خدا کے درمیان حجت تمام کر دی، میرے لئے میرا عمل، اور تمہارے لئے تمہارا عمل ہے)

اچھے اور برے لوگوں کی ہم نشینی

عن محمد بن قيس، عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر، عن أبيه عن جده عليهم السلام قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: مجالسة الأشرار تورث سوء الظن بالأخيار ومجالسة الأخيار تلحق الأشرار بالأخيار، ومجالسة الفجار للأبرار تلحق الفجار بالأبرار. فمن اشتبه عليكم أمره ولم تعرفوا دينه، فانظروا إلى خلطائه، فإن كانوا أهل دين الله فهو على دين الله، وإن كانوا على غير دين الله فلا حظ له من دين الله. إن رسول الله

كَانَ يَقُولُ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُوَاخِيَنَّ كَافِراً وَلَا يُخَالِطَنَّ فَاجِراً وَمَنْ آخَا كَافِراً، أَوْ خَالَطَ فَاجِراً، كَانَ كَافِراً فَاجِراً۔

محمّد بن قیس کی روایت ہے، امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:

"بُرے لوگوں کی ہم نشینی، نیک لوگوں سے بدگمانی پیدا کرتی ہے اور نیک لوگوں کے ساتھ ہم نشینی بُروں کو بھی اچھوں میں شامل کردیتی ہے، جبکہ بدکار لوگوں کی نیکوکار لوگوں کے ساتھ نشست و برخواست انھیں نیکوکاروں سے ملحق کردیتی ہے۔

توجس شخص کا معاملہ تمہارے لئے مشتبہ ہو اور اُس کا دین معلوم نہ ہو تو اس کے ملنے والوں کو دیکھو، اگر وہ دینِ خُدا کے پابند ہیں تو یہ بھی دینِ خدا پر ہے اور اگر وہ لوگ دینِ خدا پر نہیں ہیں تو اس کیلئے بھی (سمجھو کہ) دینِ خدا میں کوئی حصّہ نہیں ہے۔

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فرمایا کرتے تھے:

"جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ کسی کافر کو بھائی نہ بنائے نہ بدکار سے میل جول رکھے، کیونکہ جو شخص کافر کو بھائی بنائے اور بدکار سے میل جول رکھے وہ کافر و فاجر (ہوجائے) گا۔

دشمنانِ اہلبیتؑ کا احترام کرنے والا ہمارا نہیں ہوسکتا

عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ وَاصَلَ لَنَا قَاطِعاً أَوْ قَطَعَ لَنَا وَاصِلاً أَوْ مَدَحَ لَنَا عَائِباً أَوْ أَكْرَمَ لَنَا مُخَالِفاً فَلَيْسَ مِنَّا وَلَسْنَا مِنْهُ۔

ابنِ فضّال کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

"جو ہم سے قطع تعلق کرنے والوں سے میل جول رکھے یا ہم سے تعلق رکھنے والے سے قطع تعلق اختیار کرے ہماری تنقیص کرنے والوں کی تعریف کرے یا ہمارے مخالفین کا احترام کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔ نہ ہم اُس سے (تعلق رکھتے) ہیں۔

دشمنانِ خدا سے دوستی؟

عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ اَنَّهُ قَالَ:

مَنْ وَالَى أَعْدَاءَ اللّٰهِ فَقَدْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ وَ مَنْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ فَقَدْ عَادَى اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَحَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُدْخِلَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ۔

نیز فرمایا:۔ جو دشمنانِ خدا سے محبت کرتا ہے، وہ اولیائے خدا سے دشمنی کرتا ہے اور جو اولیائے خدا سے دشمنی کرتا ہے وہ خداوندِ عالم سے دشمنی کرتا ہے اور وہ اس بات کا حقدار ہے کہ خداوندِ عالم اُسے واصلِ جہنم کردے۔

پاک دامنی - اور خدا کیلئے عمل

عَنْ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِاِسْنَادٍ يَرْفَعُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: وَاللّٰهِ مَا شِيعَةُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِلَّا مَنْ عَفَّ بَطْنُهُ وَفَرْجُهُ، وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ، وَرَجَا ثَوَابَهُ، وَخَافَ عِقَابَهُ۔

امام جعفر صادقؑ کا فرمان ہے:

"خدا کی قسم۔ علی علیہ السلام کا شیعہ وہ ہے جو اپنے شکم کو حرام سے بچائے، پاک دامن ہو، خدا کی (خوشنودی) کے لئے عمل کرے، اُس سے ثواب کی امید رکھے، اور اس کی سزا سے ڈرتا رہے۔

شیعوں کے اخلاق

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ، قَالَ، كُنْتُ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ: كَيْفَ مَنْ خَلَّفْتَ مِنْ إِخْوَانِكَ فَأَحْسَنَ الثَّنَاءَ وَزَكَّى وَأَطْرَى۔

فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ عِيَادَةُ أَغْنِيَائِهِمْ لِفُقَرَائِهِمْ؟ قَالَ: قَلِيلَةٌ، قَالَ: كَيْفَ مُوَاصَلَةُ أَغْنِيَائِهِمْ لِفُقَرَائِهِمْ فِي ذَاتِ اَيْدِيهِمْ؟ فَقَالَ: اِنَّكَ تَذْكُرُ اَخْلاَقًا مَا هِيَ فِيمَنْ عِنْدَنَا۔

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَكَيْفَ يَزْعَمُ هٰؤُلَاءِ اَنَّهُمْ لَنَا شِيْعَـه؟

محمّد بن عجلان کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اس نے سلام کیا تو امام علیہ السلام نے پوچھا:

"تم اپنے برادران (ایمانی) کو اپنے پیچھے کیسا چھوڑ کر آئے ہو۔ تو اُس نے ان لوگوں کی بہت زیادہ تعریف و توصیف کی۔

امام نے فرمایا: "اُن میں جو مالدار ہیں وہ غریبوں کی مزاج پُرسی کے لئے (کتنا جاتے) ہیں؟

اُس نے کہا: "بہت کم۔

امام نے پوچھا: جو صاحبانِ ثروت ہیں وہ اپنے محتاج و تنگ دست لوگوں کی کس قدر مدد کرتے ہیں؟

یہ سُن کر اس نے کہا کہ: آپ تو ایسے اخلاقِ کریمانہ) کا ذکر فرما رہے ہیں جو ہم اپنے درمیان نہیں پاتے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: پھر وہ لوگ کیسے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہمارے شیعہ ہیں!!

محبّت کے دعوے دار

عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْخَزَّازِ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ: اِنَّ مِمَّنْ يَتَّخِذُ مَوَدَّتَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ لَمَنْ هُوَ اَشَدُّ فِتْنَةً عَلٰى شِيْعَتِنَا مِنَ الدَّجَّالِ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، بِمَاذَا؟ قَالَ: بِمُوَالَاةِ اَعْدَائِنَا وَمُعَادَاةِ اَوْلِيَائِنَا۔ اِنَّهُ اِذَا كَانَ كَذٰلِكَ اخْتَلَطَ الْحَقُّ بِالْبَاطِلِ وَاشْتَبَهَ الْاَمْرُ فَلَمْ يُعْرَفْ مُؤْمِنٌ مِنْ مُنَافِقٍ۔

احمد بن محمد خزار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

"ہم اہلبیتؑ سے محبّت کا دعویٰ کرنے والوں میں کچھ ایسے ہیں جن کا فتنہ ہمارے شیعوں کیلئے دجّال سے بھی سخت ہے۔

میں نے پوچھا: "اے فرزندِ رسولؐ وہ کیسے۔؟"

فرمایا کہ: یہ لوگ (وہ ہیں جو) ہمارے دشمنوں سے محبت اور ہمارے چاہنے والوں سے عداوت رکھتے ہیں، اور جب ایسا ہو تو حق و باطل باہم خلط ملط ہو جائیں گے، معاملہ مشتبہ ہو جائے گا اور مومن و منافق کی پہچان نہیں ہو سکے گی۔

دشمنِ خُدا کا دوست بھی دشمنِ خدا ہے

عَنِ العَلاءِ بنِ الفُضَیلِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَیهِ السَّلامُ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ کَافِراً فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ، وَمَنْ أَبْغَضَ کَافِراً فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهَ۔

ثُمَّ قَالَ عَلَیهِ السَّلامُ: صَدِیقُ عَدُوِّ اللّٰهِ عَدُوُّ اللّٰهِ۔

علاء بن فضیل کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

"جو کافر سے محبت کرے، اس نے خدا کو ناراض کیا، اور جو کافر سے بغض رکھے، اس نے خدا سے محبت کی۔

پھر فرمایا: دشمنِ خدا کا دوست (بھی تو) دشمنِ خدا ہے۔

مشکوک لوگوں کے ساتھ نشست

حَدَّثَنَا جَعفَرُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ مَسرُورٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ حَدَّثَنِی غَیرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصحَابِنَا عَنْ جَعفَرِ بنِ مُحَمَّدٍ عَلَیهِمَا السَّلامُ قَالَ: مَنْ جَالَسَ أَهلَ الرَّیبِ فَهُوَ مُرِیبٌ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

"جو شخص ایسے لوگوں کے ساتھ نشست رکھتا ہے جن کی (سرگرمیاں) مشکوک ہوں، وہ خود بھی مشکوک ہے۔

ناصبی: شیعوں سے عداوت رکھتے ہیں

عَنِ الْمُعَلّٰی بْنِ خُنَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقُوْلُ: لَیْسَ النَّاصِبُ مَنْ نَصَبَ لَنَا اَهْلَ الْبَیْتِ، لِاَنَّكَ لَا تَجِدُ اَحَدًا یَقُوْلُ: اَنَا اَبْغَضُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ، وَلٰكِنَّ النَّاصِبَ مَنْ نَصَبَ لَكُمْ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّكُمْ تَتَوَالَوْنَا وَتَتَبَرَّءُوْنَ مِنْ اَعْدَائِنَا۔

وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ: مَنْ اَشْبَعَ عَدُوًّا لَنَا فَقَدْ قَتَلَ وَلِیًّا لَنَا۔

معلیٰ بن خنیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

"ناصبی (صرف) وہ نہیں ہے جو ہم اہلبیت سے عداوت رکھے تم کسی مسلمان کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنو گے کہ میں محمدؐ و آلِ محمدؐ سے عداوت رکھتا ہوں' ناصبی وہ ہے جو تم لوگوں سے عداوت رکھتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تم لوگ ہم سے محبت رکھتے ہو اور ہمارے دشمنوں سے برات کرتے ہو۔

(فرمایا کہ): جو ہمارے دشمن کو شکم سیر کرے (گویا) اس نے ہمارے ایک چاہنے والے کی زندگی سلب کرلی۔"

شیعانِ علیؑ کی صفات

عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ:

اِنَّ شِیْعَةَ عَلِیٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ كَانُوْا خُمُصَ الْبُطُوْنِ ذُبُلَ الشِّفَاهِ وَاَهْلَ رَاْفَةٍ وَعِلْمٍ وَحِلْمٍ یُعْرَفُوْنَ بِالرَّهْبَانِیَّةِ۔ فَاَعِیْنُوْا عَلٰی مَا اَنْتُمْ عَلَیْهِ بِالْوَرَعِ وَاجْتِهَادٍ۔

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

"علی علیہ السلام کے شیعوں کے پیٹ پچکے ہوتے' اور ہونٹ خشک ہوتے تھے' وہ نرم دل' صاحب علم و حلم (ہوتے ہیں) دنیا کی طرف بے توجہی ان کی پہچان ہے' لہٰذا تم لوگ جس (عقیدے) پر ہو اُسے پرہیزگاری اور سعیٔ پیہم سے مدد پہونچاؤ۔"

عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَنَّهُ قَالَ:

يَا أَبَا الْمِقْدَامِ، إِنَّمَا شِيعَةُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ الشَّاحِبُونَ النَّاحِلُونَ الذَّابِلُونَ، ذَابِلَةٌ شِفَاهُهُمْ مِنَ الْقِيَامِ، خَمِيصَةٌ بُطُونُهُمْ، مُصْفَرَّةٌ أَلْوَانُهُمْ، مُتَغَيِّرَةٌ وُجُوهُهُمْ، إِذَا جَنَّهُمُ اللَّيْلُ اتَّخَذُوا الْأَرْضَ فِرَاشاً، وَاسْتَقْبَلُوهَا بِجِبَاهِهِمْ.

بَاكِيَةٌ عُيُونُهُمْ، كَثِيرَةٌ دُمُوعُهُمْ، صَلَاتُهُمْ كَثِيرَةٌ، وَدُعَاؤُهُمْ كَثِيرٌ، تِلَاوَتُهُمْ كِتَابَ اللَّهِ، يَفْرَحُ النَّاسُ وَهُمْ يَحْزَنُونَ۔

اے ابو مقدام ۔ علی علیہ السلام کے شیعوں (کی خصوصیت یہ) ہے کہ: لاغر اور تکان زدہ جسم والے "(مسلسل) عبادت سے اُن کے ہونٹ خشک رہتے ہیں، پیٹ چپکے ہوتے ہیں، رنگت زرد ہو جاتی ہے، چہرے متغیر ہو جاتے ہیں، جب رات چھا جاتی ہے تو وہ زمین کو اپنا (اوڑھنا) بچھونا بنا لیتے ہیں اور اپنی پیشانیاں اُس پر رکھتے رہتے ہیں، ان کی آنکھیں روتی رہتی ہیں، کثرت سے آنسو بہاتے ہیں، نماز زیادہ پڑھتے ہیں، دعا بہت مانگتے ہیں، کتاب خدا کی تلاوت کرتے رہتے ہیں ۔ لوگ (دنیاوی لذتوں میں) مگن رہتے ہیں جبکہ لوگ غمزدہ رہتے ہیں۔

شیعوں کی علامات

عَنِ السِّنْدِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ:

قَوْمٌ تَبِعَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ؟

قَالُوا: شِيعَتُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ۔

قَالَ: مَا لِي لَا أَرَى عَلَيْكُمْ سِيمَاءَ الشِّيعَةِ؟

قَالُوا: وَمَا سِيمَاءُ الشِّيعَةِ؟

قَالَ: صُفْرُ الْوُجُوهِ مِنَ السَّهَرِ، خُمْصُ الْبُطُونِ مِنَ الصِّيَامِ، ذُبُلُ الشِّفَاهِ مِنَ الدُّعَاءِ، عَلَيْهِمْ غَبَرَةُ الْخَاشِعِينَ۔

سندی بن محمدؒ کا بیان ہے کہ کچھ لوگ جناب امیرؑ کے پیچھے پیچھے آرہے تھے، آپ نے اُن لوگوں کی طرف رخ کر کے فرمایا:

"تم لوگ کون ہو۔؟

کہنے لگے:۔ اے امیرالمومنینؑ ہم آپ کے شیعہ ہیں۔

فرمایا:۔ پھر کیا وجہ ہے کہ مجھے تم لوگوں میں شیعوں کی علامات نظر نہیں آرہی ہیں۔؟

پوچھا:۔ شیعوں کی علامات کیا ہیں۔؟

فرمایا:۔ راتوں کو جاگنے سے چہرے زرد، روزہ رکھنے سے پیٹ چپکے ہوئے، دعا مانگتے رہنے سے اُن کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں اور ان پر خضوع و خشوع رکھنے والوں کا انداز ہوتا ہے...

شکم کی پاکیزگی اور جہدِ عمل

عَنِ الْمُفَضَّلِ، قَالَ:

قَالَ أَبُوعَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا شِيْعَةُ جَعْفَرٍ مَنْ عَفَّ بَطْنُهُ وَفَرْجُهُ، وَاشْتَدَّ جِهَادُهُ، وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ، وَرَجَا ثَوَابَهُ، وَخَافَ عِقَابَهُ۔ فَإِذَا رَأَيْتَ أُولٰئِكَ، فَأُولٰئِكَ شِيْعَةُ جَعْفَرٍ۔

مفضل کی روایت ہے کہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"ہمارا شیعہ وہ ہے جو اپنے شکم کو (حرام غذا سے) بچائے، پاک دامن ہو۔ سخت سعی بیہم کرنے والا ہو۔ اپنے خالق کیلئے عمل کرتا ہو، اُس کی بارگاہ سے اجر کی امید رکھتا ہو اور عقاب سے ڈرتا ہو۔

"جب تم ایسے لوگوں کو دیکھنا تو (سمجھ لینا کہ) یہی ہمارے شیعہ ہیں۔

جھوٹے دعوے دار

عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ:۔

يَا جَابِرُ۔ أَيَكْتَفِي مَنِ انْتَحَلَ التَّشَيُّعَ أَنْ يَقُوْلَ بِحُبِّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَوَاللهِ مَا شِيْعَتُنَا إِلَّا مَنْ

اَلتَّقیَ اللهَ وَأطاعَهُ۔ وَمَا کانُوا یُعرَفُونَ إلّا بِالتَّوَاضعِ وَالتَّخَشُّعِ، وَأداءِ الأمانَةِ، وَکَثرَةِ ذِکرِ اللهِ، وَالصَّومِ وَالصَّلاةِ، وَالبِرِّ بِالوَالِدَینِ، وَالتَّعَهُّدِ لِلجِیرانِ مِنَ الفُقَراءِ وَأهلِ المَسکَنَةِ وَالغارِمِینَ وَالأیتامِ، وَصِدقِ الحَدیثِ، وَتِلاوَةِ القُرآنِ، وَکَفِّ الألسُنِ عَنِ النّاسِ إلّا مِن خَیرٍ، وَکانُوا اُمَناءَ عَشائِرِهِم فِی الأشیاءِ۔

فَقالَ جابِر : یَابنَ رَسُولِ اللهِ، مَا نَعرِفُ أحَداً بِهٰذِهِ الصِّفَةِ : فَقالَ لِی :

یَا جابِرُ، لَا تَذهَبَنَّ بِكَ المَذاهِبُ أحَسبُ الرَّجُلُ أن یَقُولَ، اُحِبُّ عَلِیّاً صَلَواتُ اللهِ عَلَیهِ وَأتَوَلّاهُ ؟ فَلَو قالَ إنّی اُحِبُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَرَسُولُ اللهِ خَیرٌ مِن عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلامُ ثُمَّ لَا یَتَّبِعُ سِیرَتَهُ وَلَا یَعمَلُ بِسُنَّتِهِ مَا نَفَعَهُ حُبُّهُ إیّاهُ شَیئاً فَاتَّقُوا اللهَ وَاعمَلُوا لِمَا عِندَ اللهِ، لَیسَ بَینَ اللهِ وَبَینَ أحَدٍ قَرابَةٌ ۔ أحَبُّ العِبادِ إلَی اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَأکرَمُهُم عَلَیهِ أتقاهُم لَهُ وَأعمَلُهُم بِطاعَتِهِ ۔ یَا جابِرُ مَا یَتَقَرَّبُ العَبدُ إلَی اللهِ تَبارَكَ وَتَعالیٰ إلّا بِالطّاعَةِ، مَا مَعَنا بَراءَةٌ مِنَ النّارِ، وَلَا عَلَی اللهِ لِأحَدٍ مِنکُم حُجَّةٌ ۔

مَن کانَ لِلّٰهِ مُطیعاً فَهُوَ لَنا وَلِیٌّ، وَمَن کانَ لِلّٰهِ عاصِیاً فَهُوَ لَنا عَدُوٌّ، وَلَا تُنالُ وِلایَتُنا إلّا بِالعَمَلِ وَالوَرَعِ۔

جابر جعفی کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"اے جابر۔ جس شخص نے مذہب شیعہ کو اپنایا ہے کیا اس کے لئے یہ دعویٰ کافی ہے کہ وہ ہم اہلبیت سے محبت کرتا ہے۔؟

خدا کی قسم ہمارا شیعہ صرف وہ ہے جو خدا سے ڈرے۔ اُس کی اطاعت کرے، اور یہ لوگ اپنے تواضع (انکساری)، خضوع وخشوع، امانت کی ادائیگی، کثرت سے ذکر خدا، نماز روزے، والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک تنگدست پڑوسیوں، مسکینوں، مقروض لوگوں اور یتیموں کی خبر گیری، گفتگو کی سچائی، تلاوتِ قرآن اور سوائے کلمہ خیر کے، لوگوں کے بارے میں اپنی زبانوں کو بند رکھنے سے ہی پہچانے جاتے ہیں، اور یہ لوگ اپنے قبیلوں میں چیزوں کے امانت دار بنائے جاتے ہیں۔

جابر نے کہا، فرزندِ رسولؐ مجھے تو کوئی ایسا نظر نہیں آتا۔

امامؑ نے فرمایا:۔ اے جابرؓ مختلف باتیں تمہیں راستے سے ہٹا نہ دیں!۔ کیا کسی شخص کے لئے اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ میں حضرت علی علیہ السلام سے محبت کرتا ہوں، اُن کا شیدائی ہوں!؟

اب اگر وہ یہ کہنے لگے کہ میں حضرت رسولِ خدا سے محبت کرتا ہوں ۔۔ لیکن وہ شخص آنحضرتؐ کی سیرتِ طیبہ کا اتباع نہ کرے ۔۔ اُن کی سنت پر عمل نہ کرے ۔۔ تو اگرچہ حضرت رسولِ خدا حضرت علیؑ سے افضل ہیں ۔ (لیکن اتباع و عمل کے بغیر رسولؐ کی محبت کا دعوی) اُس شخص کو کسی طرح کا فائدہ نہیں پہونچا سکتا۔

لہٰذا خدا سے ڈرو اور جو (مراتب) خداوندِ عالم کے پاس ہیں اُن کیلئے عمل کرو۔

(یاد رکھو) خداوندِ عالم اور کسی بندے کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہے، خداوندِ عالم کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور معزز وہ ہے جو خدا سے ڈرتا ہو اور اس کی زیادہ اطاعت کرتا ہو۔

اے جابر۔ خداوندِ عالم کا تقرّب صرف عبادت ہی سے حاصل کیا جا سکتا ہے نہ ہمارے پاس جہنم کے سلسلے میں کوئی سرٹیفکیٹ ہے اور نہ تم میں سے کوئی شخص خدا کے سامنے کوئی حجّت پیش کر سکتا ہے۔

جو اللہ کا اطاعت گذار ہے وہ ہمارا شیدائی ہے، اور جو اُس کا نافرمان ہے وہ ہمارا دشمن ہے، ہماری ولایت تو عمل اور پرہیزگاری کے بغیر نہیں مل سکتی۔

اخلاص و محبّت کا پیکر

عَنْ ظَرِيفِ بْنِ نَاصِحٍ رَفَعَهُ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ:

إِنَّمَا شِيعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُتَبَاذِلُونَ فِي وِلَايَتِنَا، الْمُتَحَابُّونَ فِي مَوَدَّتِنَا، الْمُتَزَاوِرُونَ لِإِحْيَاءِ أَمْرِنَا، إِنْ غَضِبُوا لَمْ يَظْلِمُوا، وَ إِنْ رَضُوا لَمْ يُسْرِفُوا، بَرَكَةٌ لِمَنْ جَاوَرُوا وَسِلْمٌ لِمَنْ خَالَطُوا۔

ظریف بن ناصح کی روایت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ:

علی علیہ السلام کے شیعہ وہ ہیں جو ہماری ولایت کی خاطر ایک دوسرے (کی ضرورت کے وقت اُس)

خرچ کرتے ہیں، ہماری محبت کی بنا پر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، ہمارے امر کو زندہ رکھنے کیلئے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، اگر غضبناک ہوں (تب بھی) ظلم نہیں کرتے، خوشی کی حالت میں اسراف سے کام نہیں لیتے، اپنے پڑوسیوں کے لئے (خیر و برکت (کا سرچشمہ) اور ملنے والوں کے لئے سلامتی (کا ذریعہ) ہوتے ہیں۔

آواز اور سماعت

يَا جَابِرُ، إِنَّمَا شِيعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ لَا يَعْدُو صَوْتُهُ سَمْعَهُ، وَلَا شَحْنَاؤُهُ بَدَنَهُ. لَا يَمْدَحُ لَنَا قَالِياً وَلَا يُوَاصِلُ لَنَا مُبْغِضاً وَلَا يُجَالِسُ لَنَا عَائِباً.

شِيعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ لَا يَهِرُّ هَرِيرَ الْكَلْبِ، وَلَا يَطْمَعُ طَمَعَ الْغُرَابِ، وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ بِكَفِّهِ وَإِنْ مَاتَ جُوعاً، أُولَئِكَ الْخَفِيفَةُ عَيْشَتُهُمْ، الْمُنْتَقِلَةُ دِيَارُهُمْ، إِنْ شَهِدُوا لَمْ يُعْرَفُوا، وَإِنْ غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا، وَإِنْ مَرِضُوا لَمْ يُعَادُوا، وَإِنْ مَاتُوا لَمْ يُشْهَدُوا، فِي قُبُورِهِمْ يَتَزَاوَرُونَ.

قُلْتُ: وَأَيْنَ أَطْلُبُ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ وَبَيْنَ الْأَسْوَاقِ، وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: (أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ)

ابو مقدام کی روایت ہے: امام محمد باقرؑ نے جناب جابر سے فرمایا:

"اے جابر! علی علیہ السلام کا شیعہ وہ ہے جس کی آواز دھیمی ہو، بدن زیادہ جسیم نہ ہو۔ ہمارے دشمن کی مدح و ثنا نہ کرے، ہمارے مخالف سے راہ و رسم نہ رکھے اور ہماری تنقیص کرنے والوں کی ہم نشینی اختیار نہ کرے۔ ... نہ کتے کی طرح بھونکتا ہو، نہ کوے کی طرح لالچ کرتا ہو نہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہو اگرچہ جان پر بن جائے۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کی زندگی ہلکی پھلکی ہوتی ہے، مسکن بدلتا رہتا ہے، موجود ہو تو پہچانے نہ جائیں غائب ہوں تو ڈھونڈے نہ جائیں، بیمار ہوں تو لوگ اُن کی عیادت کو نہ جائیں، مر جائیں تو لوگ جمع نہ ہوں۔

یہ لوگ قبروں میں ہی ایک دوسرے سے ملیں گے۔

راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا کہ ایسے لوگوں کو کہاں ڈھونڈوں؟

فرمایا:- زمین کے اطراف میں' بازاروں میں... (کیونکہ یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں خداوند عالم نے فرمایا ہے:

اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ (مومنین کیلئے جھکے ہوئے اور کافروں پر غالب)

صرف حق بات کریں

عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ لِیْ کَمْ شِیْعَتُنَا بِالْکُوْفَۃِ؟ قَالَ: قُلْتُ: خَمْسُوْنَ اَلْفًا۔ قَالَ: فَمَا زَالَ یَقُوْلُ حَتّٰی قَالَ: اَتَرْجُوْ اَنْ یَکُوْنُوْا عِشْرِیْنَ؟ ثُمَّ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ: وَاللّٰہِ لَوَدِدْتُ اَنْ یَکُوْنَ بِالْکُوْفَۃِ خَمْسَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا یَعْرِفُوْنَ اَمْرَنَا الَّذِیْ نَحْنُ عَلَیْہِ، وَلَا یَقُوْلُوْنَ عَلَیْنَا اِلَّا الْحَقَّ۔

مفضل بن کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے دریافت فرمایا:

"کوفہ میں ہمارے شیعہ کتنے ہیں-؟

میں نے کہا: پچاس ہزار۔

مگر امام علیہ السلام اپنے اُس سوال کو برابر دہراتے رہے (اور میرا جواب قبول نہ فرمایا)

پھر پوچھا:- "کیا تمھیں امید ہے کہ (سچے اور پکے) بیس شیعہ (وہاں) ہونگے؟

اس کے بعد فرمایا.... کاش وہاں ایسے پچیس افراد ہوتے جو ہمارے اَمر کی (پوری) معرفت رکھنے والے ہوتے' اور ہمارے بارے میں حق کے علاوہ کچھ نہ کہتے۔

دلوں میں حلاوتِ ایمان

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ مَاجِیْلَوَیْہِ رَحِمَہُ اللّٰہُ بِاِسْنَادِہٖ یَرْفَعُہٗ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ:

قَالَ لَهُ أَبُوجَعْفَرٍ الدَّوَانِيقِي بِالْحِيرَةِ أَيَّامَ أَبِي الْعَبَّاسِ:

يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ مَا بَالُ الرَّجُلُ مِنْ شِيعَتِكُمْ يَسْتَخْرِجُ مَا فِي جَوْفِهِ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ حَتَّى يُعْرَفَ مَذْهَبُهُ؟

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ذَٰلِكَ لِحَلَاوَةِ الْإِيمَانِ فِي صُدُورِهِمْ، مِنْ حَلَاوَتِهِ يُبْدُونَهُ تَبْدِيًا

محمد بن ماجیلویہ کی روایت ہے کہ (عباسی حکمران) ابوالعباس کے زمانہ میں حیرہ میں منصور دوانیقی نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا:

"یا حضرت - کیا وجہ ہے آپ کے شیعہ ایک ہی نشست میں اپنے دل کی بات بیان کر دیتے ہیں اور لوگوں کو اُن کے مذہب کا پتہ چل جاتا ہے؟

فرمایا: کیونکہ وہ اپنے دل میں ایمان کی مٹھاس محسوس کرتے ہیں (اور خوشی میں) یہ مٹھاس خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے۔

جس کی معرفت زیادہ ہو

عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، يَرْفَعُهُ إِلَى أَحَدِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: بَعْضُكُمْ أَكْثَرُ صَلَاةً مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُكُمْ أَكْثَرُ حَجًّا مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُكُمْ أَكْثَرُ صَدَقَةً مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُكُمْ أَكْثَرُ صِيَامًا مِنْ بَعْضٍ وَأَفْضَلُكُمْ: أَفْضَلُ مَعْرِفَةً

ابن ابی عمیر کی روایت ہے کہ امام نے فرمایا:

"تم میں سے بعض کی نمازیں دوسرے سے زیادہ ہونگی، کچھ نے دوسرے سے زیادہ حج کئے ہوں گے، کچھ نے دوسرے سے بڑھ کر صدقہ دیا ہوگا، کچھ کے روزے دوسرے سے زیادہ ہوں گے (لیکن) تم میں افضل وہ ہے جس کی معرفت زیادہ ہو۔

تمہارا مرکزِ توجّہ اور دشمنوں کا!؟

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ بِإِسْنَادٍ يَرْفَعُهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ زِيَادٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ

عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آبَائِهِ وَأَبْنَائِهِ سَلَامُ اللهِ قَالَ: إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ صَادِقُونَ، هَمُّكُمْ مَعَالِمُ دِينِكُمْ وَهَمُّ عَدُوِّكُمْ بِكُمْ وَأُشْرِبَ قُلُوبُهُمْ لَكُمْ بُغْضاً يُحَرِّفُونَ مَا يَسْمَعُونَ مِنْكُمْ كُلَّهُ وَيَجْعَلُونَ لَكُمْ أَنْدَاداً ثُمَّ يَرْمُونَكُمْ بِهِ بُهْتَاناً، فَحَسْبُهُمْ بِذٰلِكَ عِنْدَ اللهِ مَعْصِيَةً۔

مفضل بن زیاد عبدی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

ہم اہلبیتؑ صاحبانِ صداقت ہیں۔ اور (اے میرے شیعو) تمہارا مرکزِ توجہ تو دین کی اہم معلومات ہیں۔

البتہ جو تمہارے دشمن ہیں، اُن کے مرکزِ توجہ تم لوگ ہو، اُن کے دلوں میں تمہاری عداوت راسخ ہے۔ تمہارے بارے میں جو بات سنتے ہیں اُس میں تحریف کرتے ہیں (مفروضہ کے طور پر) تمہارا مماثل بناتے ہیں، اور تمہارے خلاف الزام تراشی کرتے ہیں، خدا کے نزدیک اُن کا یہی طرزِ عمل اُن کے نافرمان ہونے کیلئے کافی ہے۔

بدکاری سے پاک

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَىٰ بْنِ سُدَيْرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دُعِيَ الْخَلَائِقُ بِأُمَّهَاتِهِمْ مَا خَلَانَا وَشِيعَتَنَا، فَإِنَّا لَا سِفَاحَ بَيْنَنَا۔

(محمد بن یحییٰ کی روایت ہے، امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

"قیامت میں (دوسرے) لوگوں کو اُن کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا، لیکن ہمیں اور ہمارے شیعوں کو (ماں کے نام سے نہیں پکارا جائے گا) کیونکہ ہمارے یہاں بدکاری نہیں ہوتی)

دشمنوں کی کثرت

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ الْكِنَانِيِّ، قَالَ:

اِستَقبَلَنِي اَبُوالحَسنِ مُوسىٰ بنُ جَعفَرٍ عَلَيهِمَا السَّلامُ وَقَد عَلَّقتُ سَمَكَةً بِيَدِي،

اقذِف فِهَا اِنِّي لَاَكرَهُ لِلرَّجُلِ السَّرِيِّ اَن يَحمِلَ الشَّيءَ الدَّنِيَّ بِنَفسِهِ۔

ثُمَّ قَالَ عَلَيهِ السَّلامُ: اِنَّكُم قَومٌ اَعدَاؤُكُم كَثِيرٌ يَا مَعشَرَ الشِّيعَةِ اِنَّكُم قَومٌ عَادَاكُمُ الخَلقُ فَتَزَيَّنُوا لَهُم مَا قَدَرتُم عَلَيهِ۔

عبداللہ بن جبلہ کنعانی کہتے ہیں کہ: میری ملاقات حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے اس حالت میں ہوئی کہ میں ہاتھ میں ایک مچھلی اٹھائے ہوئے تھا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا اسے پھینک دو۔ میں ایک معزز آدمی کیلئے یہ پسند نہیں کرتا کہ معمولی چیز اپنے ہاتھ میں اٹھائے ہوئے چلے پھر فرمایا:۔ (یاد رکھو) تم لوگوں کے دشمن زیادہ ہیں، اے شیعانِ علیؑ تم لوگ وہ ہو جن سے سب عداوت کرتے ہیں۔ لہٰذا جہاں تک ہو اُن کے سامنے معزز طریقے سے رہا کرو۔

نیکوکاری نمایاں۔ اچھے کاموں کی طرف تیز قدمی

عَن مَسعَدَةَ بنِ صَدَقَةَ قَالَ: سُئِلَ اَبُو عَبدِ اللّٰہِ عَلَيهِ السَّلامُ عَن شِيعَتِهِم فَقَالَ: شِيعَتُنَا مَن قَدَّمَ مَا استَحسَنَ وَاَمسَكَ مَا استَقبَحَ وَاَظهَرَ الجَمِيلَ وَسَارَعَ بِالاَمرِ الجَلِيلِ رَغبَةً اِلىٰ رَحمَةِ الجَلِيلِ فَذٰلِكَ مِنَّا وَاِلَينَا وَمَعَنَا حَيثُ مَا كُنَّا۔

مسعدہ بن صدقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ان کے شیعوں کے بارے میں سوال کیا۔ تو فرمایا:

"ہمارے شیعہ وہ ہیں جو اچھے کاموں میں آگے بڑھیں۔ بُرے کاموں سے دور رہیں، پسندیدہ باتوں میں نمایاں رہیں، اور رحمتِ پروردگار کے امیدوار رہیں، نیک کاموں میں پیش قدمی کریں۔ ایسے لوگ ہمارے ہیں ان کی بازگشت ہماری طرف ہے، اور جہاں ہم ہونگے وہیں یہ بھی ہوں گے۔

متقین کی صفات

عَبدُ الرَّحمٰنِ بنِ كَثِيرٍ الهَاشِمِيُّ عَن جَعفَرِ بنِ مُحَمَّدٍ عَن اَبِيهِ عَلَيهِمَا السَّلامُ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ مِن اَصحَابِ اَمِيرِ المُؤمِنِينَ عَلَيهِ السَّلامُ يُقَالُ لَهُ هَمَّامٌ۔ وَكَانَ

عَابِداً ـ فَقَالَ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْ لِيَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ ـ

فَتَثَاقَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلَى أَوْلَادِهِ الْمَعْصُومِينَ عَنْ جَوَابِهِ، ثُمَّ قَالَ : وَيْحَكَ يَا هَمَّامُ، اِتَّقِ اللّٰهَ وَأَحْسِنْ، فَإِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ـ

فَقَالَ هَمَّامُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَكْرَمَكَ بِمَا خَصَّكَ بِهِ وَحَبَاكَ وَفَضَّلَكَ بِمَا أَنَالَكَ وَأَعْطَاكَ، لَمَّا وَصَفْتَهُمْ لِي ـ

فَقَامَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ قَائِماً عَلَى قَدَمَيْهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ : ....

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیرؑ کے اصحاب میں سے ہمام نامی شخص جو (بہت) عبادت گذار تھے کھڑے ہوئے اور گذارش کی:

"یا امیرالمومنینؑ ـ میرے لئے متقین کی ایسی توصیف کیجئے کہ میرے سامنے اُن کی ایسی واضح تصویر آجائے) گویا میں اُن کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں ـ

امیرالمومنین علیہ السلام نے چاہا کہ انھیں جواب نہ دیں (اس لئے) فرمایا:

... ہمام، خدا سے ڈرتے رہو، اچھے کام کرتے رہو کیونکہ خدا اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی ہوں اور جو نیک کام کرتے ہوں ـ

ہمام نے کہا :ـ یا امیرالمومنینؑ ـ آپ کو اُس ذات (پروردگار) کی قسم جس نے آپ کو ان مراتب سے نوازا، اس نے آپ کو عظمت وفضیلت سے سرفراز فرمایا ـ کہ آپ متقین کی توصیف فرمائیے ـ

(جب ہمام نے اتنی سخت قسم دی) تو جناب امیرؑ کھڑے ہوئے، حمد و ثنائے پروردگار اور نبی اکرمؐ پر درود و سلام کے بعد فرمایا:

" اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ خداوند عالم نے جب مخلوقات کو پیدا کیا تو وہ ان کی اطاعت سے بے نیاز تھا، اور ان کی معصیت سے اسے کوئی خوف نہیں، کیونکہ بندوں کی معصیت سے اُسے کوئی نقصان نہیں پہونچے گا، اور اطاعت کرنے والوں کی اطاعت سے اُسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا ـ

اُس نے اُن کے درمیان روزگار کو تقسیم کیا۔ اور دُنیا میں ان کی جگہیں مقرر کیں۔

جنابِ آدم و حوا کو خداوندِ عالم نے جو امر و نہی فرمائی تھی اس کی پابندی نہ کر سکے جس کی وجہ سے جنت سے (زمین پر) اُتارے گئے۔

(اب اُن کی اولاد میں سے) جو صاحبانِ تقویٰ ہیں وہی فضائل کے مالک ہیں (یہ وہ لوگ ہیں) جن کی گفتگو اچھی، جن کا لباس درمیانہ اور جن کی رفتار میں تواضع اور انکساری ہو۔

(نوٹ) چونکہ یہ پورا خطبہ ترجمہ کے ساتھ نہج البلاغہ میں موجود ہے اس لئے یہاں اس کا اعادہ نہیں کیا جا رہا ہے)

رضامندی اور ناراضگی

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: قَالَ أَبُوْعَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ الَّذِي إِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ غَضَبُهُ مِنْ حَقٍّ، وَالَّذِي إِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاهُ فِي بَاطِلٍ، وَالَّذِي إِذَا قَدَرَ لَمْ يَأْخُذْ أَكْثَرَ مِنْ مَالِهِ.

صفوان بن مہران کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

"مومن وہ ہے جو اگر (کسی بات پر) ناراض ہو تو اس کی ناراضگی اُسے حق سے دُور نہ کر دے، اور اگر خوش ہو تو اس کی خوشی اُسے کسی باطل میں مبتلا نہ کرے اور صاحبِ اختیار ہو تو اپنے حق سے زیادہ نہ لے۔

شیعوں کیلئے ائمہ کرام کا فرمان

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ: أُوْصِيْكُمْ عِبَادَ اللهِ بِتَقْوَى اللهِ، وَلَا تَحْمِلُوا النَّاسَ عَلَى أَكْتَافِكُمْ فَتَذِلُّوا، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ فِي كِتَابِهِ: وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْناً

ثُمَّ قَالَ: عُوْدُوْا مَرْضَاهُمْ، وَاشْهَدُوْا جَنَائِزَهُمْ، وَاشْهَدُوْا لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ، وَصَلُّوْا مَعَهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ، وَاقْضُوْا حُقُوْقَهُمْ.

ثُمَّ قَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ عَلَى قَوْمٍ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ يَأْتَمُّونَ بِقَوْمٍ وَيَأْخُذُونَ بِقَوْلِهِمْ فَيَأْمُرُونَهُمْ وَيَنْهَوْنَهُمْ فَلَا يَقْبَلُونَ مِنْهُمْ۔

وَيُذِيعُونَ حَدِيثَهُمْ عِنْدَ عَدُوِّهِمْ فَيَأْتِي عَدُوُّهُمْ إِلَيْنَا فَيَقُولُونَ لَنَا: إِنَّ قَوْماً يَقُولُونَ وَيَرْوُونَ كَذَا وَكَذَا، فَنَقُولُ: نَحْنُ نَتَبَرَّأُ مِمَّنْ يَقُولُ هٰذَا، فَتَقَعُ عَلَيْهِمُ الْبَرَاءَةُ؟

عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

"اے بندگانِ خدا! میں تمھیں تقویٰ (اور خوفِ خدا) کی وصیت کرتا ہوں، اور (یہ کہ) لوگوں کو اپنے اوپر سوار نہ کرلینا (نہ اُن کے احترام کے خلاف کوئی بات کرنا) ورنہ ذلّت میں پڑ جاؤ گے۔

خداوندِ عالم کا ارشاد ہے: قولوا للناس حُسنا۔ (لوگوں سے اچھی بات کہنا)

پھر فرمایا:۔ (اغیار کے) بیماروں کی عیادت کرنا، اُن کے جنازوں میں شریک ہونا، اُن کے معاملات میں گواہی دینا، اُن کے ساتھ اُن کی مساجد میں نماز پڑھنا، اور اُن کے حقوق ادا کرنا۔

کچھ لوگوں کی یہ بات کتنی سخت ہے کہ:

وہ جن ائمہ کی پیروی، اور اُن کے فرمان کو اپنانے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ (ائمہ) اُن لوگوں کو جن باتوں کا حکم دیں، یا جن باتوں سے منع کریں (اُن کی پابندی نہ کریں اور) اُن (کا اتباع) نہ کریں۔!؟

اور ان (ائمہ کی راز) کی باتوں کو دشمنوں تک پھیلادیں، پھر وہ دشمن ہمارے پاس آکر یہ بتائیں کہ: کچھ لوگوں نے (یہ باتیں) کہی ہیں، اور فلاں فلاں روایت بیان کی ہے اور ہمیں یہ کہنا (پڑے) کہ جن لوگوں نے ایسی باتیں کی ہیں، ہم اُن سے برائت کرتے ہیں، پھر وہ برائت بھی اُن ہی لوگوں پر پڑے گی۔

گفتار کی صداقت اور ادائے امانت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ بِإِسْنَادٍ يَرْفَعُهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَلَّمْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمِنًى۔ ثُمَّ قُلْتُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ إِنَّا قَوْمٌ مُجْتَازُونَ لَسْنَا نُطِيقُ

هٰذَا الْمَجْلِسَ مِنْكَ كَمَا أَرَدْنَاهُ فَأَوْصِنَا.

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَصِدْقِ الْحَدِيثِ، وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ، وَحُسْنِ الصُّحْبَةِ لِمَنْ صَحِبَكُمْ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِطْعَامِ الطَّعَامِ.

صَلُّوا فِي مَسَاجِدِهِمْ، وَعُودُوا مَرْضَاهُمْ، وَاتَّبِعُوا جَنَائِزَهُمْ، فَإِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي أَنَّ شِيعَتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ كَانُوا خِيَارَ مَنْ كَانُوا مِنْهُمْ إِنْ كَانَ فَقِيهٌ كَانَ مِنْهُمْ وَإِنْ كَانَ مُؤَذِّنٌ كَانَ مِنْهُمْ وَإِنْ كَانَ إِمَامٌ كَانَ مِنْهُمْ وَإِنْ كَانَ صَاحِبُ وَدِيعَةٍ كَانَ مِنْهُمْ وَكَذَالِكَ كُونُوا، أَحِبُّونَا إِلَى النَّاسِ وَلَا تُبَغِّضُونَا إِلَيْهِمْ.

(راوی کا بیان ہے کہ)... ہم لوگ منیٰ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے اور ان سے عرض کیا:

"اے فرزند رسولؐ، ہم لوگ یہاں سے جارہے ہیں۔ جتنا آپ کی ہم نشینی میں بیٹھنا چاہتے تھے وہ تو ممکن نہیں ہے۔ البتہ آپ ہمیں کچھ نصیحت فرمایئے: تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

"تم لوگوں پر فرض ہے کہ خدا کی خاطر تقویٰ اختیار کرو، سچّی بات کرنا، امانت ادا کرنا، جو تم سے ملے اس سے اچھی طرح ملنا، ہر ایک کو سلام کرنا اور کھلانا پلانا۔

"ان" لوگوں کی مسجدوں میں نماز پڑھنا، اُن کے بیماروں کی عیادت کرنا، ان کے جنازوں کی مشایعت کرنا، کیونکہ میرے پدر بزرگوار نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ:

شیعیان اہلبیتؑ جہاں بھی ہوں، اُن میں سب سے اچھے لوگ (ہوتے) ہیں۔ فقہ جاننے والا، ان ہی میں سے اچھی اذان دینے والا، ان ہی میں سے، (جماعت قائم ہو تو) امامت کرنے (کے قابل) اُن ہی میں سے، صاحب امانت، ان ہی میں سے، اور (لوگ) اپنی چیزیں اُسی کے سپرد کرتے ہوں۔

(دیکھو) تم لوگ بھی ایسے ہی بنو۔ لوگوں کے دلوں میں ہماری محبّت پیدا کرو۔ ہم سے متنفّر نہ کرنا۔

شیعوں کی شناخت: عبادت اور سجدوں کے نشان

عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدًا فِي بَيْتِهِ إِذْ قَرَعَ قَوْمٌ عَلَيْهِ الْبَابَ۔

فَقَالَ: يَا جَارِيَةُ انْظُرِي مَنْ بِالْبَابِ، فَقَالُوا: قَوْمٌ مِنْ شِيعَتِكَ، فَوَثَبَ عَجْلَانًا حَتَّى كَادَ أَنْ يَقَعَ۔ فَلَمَّا فَتَحَ الْبَابَ، وَنَظَرَ إِلَيْهِمْ، رَجَعَ وَقَالَ:

كَذَبُوا، أَيْنَ السَّمْتُ فِي الْوُجُوهِ؟ أَيْنَ أَثَرُ الْعِبَادَةِ؟ أَيْنَ سِيمَاءُ السُّجُودِ؟ إِنَّمَا شِيعَتُنَا يُعْرَفُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَشُعْثِهِمْ قَدْ قَرَحَتِ الْعِبَادَةُ مِنْهُمُ الْآنَافَ وَدَثَرَتِ الْجِبَاهُ وَالْمَسَاجِدُ، خُمْصُ الْبُطُونِ ذُبُلُ الشِّفَاهِ قَدْ هَيَّجَتِ الْعِبَادَةُ وُجُوهَهُمْ، وَأَخْلَقَ سَهَرُ اللَّيَالِي وَقَطْعُ الْهَوَاجِرِ جُثَثَهُمْ الْمُسَبِّحُونَ إِذَا سَكَتَ النَّاسُ وَالْمُصَلُّونَ إِذَا نَامَ النَّاسُ وَالْمَحْزُونُونَ إِذَا فَرِحَ النَّاسُ، يُعْرَفُونَ بِالزُّهْدِ، كَلَامُهُمُ الرَّحْمَةُ، وَتَشَاغُلُهُمْ بِالْجَنَّةِ۔

حمران بن اعین کی روایت ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کچھ لوگوں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو امام علیہ السلام نے گھر کی خادمہ سے فرمایا کہ دیکھو دروازہ پر کون ہے؟

اُن لوگوں نے کہلایا کہ: ہم آپ کے شیعہ (آئے) ہیں۔

یہ سُن کر امام علیہ السلام... فوراً ہی باہر تشریف لائے، دروازہ کھول کر انھیں دیکھا اور پیچھے ہٹ گئے۔

فرمایا:۔ " ان لوگوں نے غلط بیانی کی۔

اِن کے چہروں پر وہ خصوصیات کہاں ہیں؟۔ عبادت کے آثار کہاں ہیں، سجدوں کے نشان کہاں ھیں۔؟

ہمارے شیعہ تو وہ ہیں:

جو عبادت سے پہچانے جائیں۔

(مسلسل عبادت کرنے سے اُن کی ناک پر (بھی)... نشان پڑ جاتے ہیں، اُن کی پیشانی بھی خاک آلود

ہوتی ہے اور اعضائے سجود بھی۔

اُن کے پیٹ چپکے ہوئے، لب خشک اور عبادت سے اُن کے چہرے متغیر ہوتے ہیں۔

راتوں کی بیداری اور دن کی تمازت اُن کے جسم کو متاثر کر دیتی ہے۔

جب دنیا کے لوگ (رات کے سناٹے میں) خاموش ہوتے ہیں تو (ہمارے شیعہ) تسبیح میں مصروف ہوتے ہیں، جب لوگ سو رہے ہوں تو یہ نماز پڑھتے ہیں۔

جب لوگ دنیاوی (لذت و) مسرت میں (ڈوبے ہوئے) ہوں تو یہ (خوفِ خدا سے) غمزدہ ہوتے ہیں۔

اپنے زہد اور پارسائی سے پہچانے جاتے ہیں۔

اُن کی گفتگو (نرمی و) رحمت، اور اُن کی مشغولیت کا اصل محور خدا کی رضا اور) جنّت ہوتی ہے۔

صفاتِ ایمانی

عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ: مَنْ اَقَرَّ بِسَبْعَۃِ اَشْیَاءَ فَھُوَ مُؤْمِنٌ: اَلْبَرَاءَۃُ مِنَ الْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَالْاِقْرَارُ بِالْوِلَایَۃِ وَالْاِیْمَانُ بِالرَّجْعَۃِ وَالْاِسْتِحْلَالُ لِلْمُتْعَۃِ وَتَحْرِیْمُ الْجِرِّیِّ وَالْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ۔

عبداللہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

"جو سات باتوں کا اقرار کرے وہ صاحبِ ایمان ہے:

اصنام اور طاغوت سے بیزاری، ولایت کا اقرار، رجعت پر یقین، عقدِ منقطع کو جائز سمجھنا، مار ماہی کو .... اور (وضو میں) دونوں موزوں پر مسح کرنا حرام سمجھے۔

دل میں قرآن کی عزت

عَنْ مَسْعَدَۃَ بْنِ صَدَقَۃَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قِیْلَ لَہٗ: مَا بَالُ الْمُؤْمِنِ اَحَدُّ شَیْءٍ؟

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ: لِاَنَّ عِزَّ الْقُرْآنِ فِیْ قَلْبِہٖ وَمَحْضَ الْاِیْمَانِ فِیْ صَدْرِہٖ، وَھُوَ یُطِیْعُ اللّٰہَ

عَزَّوَجَلَّ مُطِيعٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ، مُصَدِّقٌ.

قِيلَ: فَمَا بَالُ الْمُؤْمِنِ قَدْ يَكُونُ أَشَحَّ شَيْءٍ؟

قَالَ: لِأَنَّهُ يَكْسِبُ الرِّزْقَ مِنْ حِلِّهِ، وَمَطْلَبُ الْحَلَالِ عَزِيزٌ، فَلَا يُحِبُّ أَنْ يُفَارِقَهُ لِشِدَّةِ مَا يَعْلَمُ مِنْ عُسْرِ مَطْلَبِهِ، وَإِنْ سَخَتْ نَفْسُهُ لَمْ يَضَعْهُ إِلَّا فِي مَوْضِعِهِ.

قِيلَ: مَا عَلَامَاتُ الْمُؤْمِنِ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَرْبَعَةٌ: نَوْمُهُ كَنَوْمِ الْغَرْقَى، وَأَكْلُهُ كَأَكْلِ الْمَرْضَى، وَبُكَاؤُهُ كَبُكَاءِ الثَّكْلَى، وَقُعُودُهُ كَقُعُودِ الْمَوَاثِبِ.

قِيلَ لَهُ: فَمَا بَالُ الْمُؤْمِنِ قَدْ يَكُونُ أَنْكَحَ شَيْءٍ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِحِفْظِ فَرْجِهِ عَنْ فُرُوجٍ مَا لَا يَحِلُّ لَهُ، وَلِكَيْ لَا تَمِيلَ بِهِ شَهْوَتُهُ هٰكَذَا وَلَا هٰكَذَا، وَإِذَا ظَفَرَ بِالْحَلَالِ اكْتَفَى بِهِ، وَاسْتَغْنَى بِهِ عَنْ غَيْرِهِ.

وَقَالَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: إِنَّ فِي الْمُؤْمِنِ ثَلَاثُ خِصَالٍ لَمْ تَجْتَمِعْ إِلَّا فِيهِ: عِلْمُهُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَعِلْمُهُ بِمَنْ يُحِبُّ، وَعِلْمُهُ بِمَنْ يُبْغِضُ.

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ قُوَّةَ الْمُؤْمِنِ فِي قَلْبِهِ، أَلَا تَرَوْنَ أَنَّكُمْ تَجِدُونَهُ ضَعِيفَ الْبَدَنِ نَحِيفَ الْجِسْمِ، وَهُوَ يَقُومُ اللَّيْلَ وَيَصُومُ النَّهَارَ.

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْمُؤْمِنُ فِي دِينِهِ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ الرَّاسِيَةِ.

وَذٰلِكَ لِأَنَّ الْجَبَلَ قَدْ يُنْحَتُ مِنْهُ، وَالْمُؤْمِنُ لَا يَقْدِرُ أَحَدٌ أَنْ يَنْحِتَ مِنْ دِينِهِ شَيْئًا، وَذٰلِكَ لِضَنِّهِ بِدِينِهِ، وَشُحِّهِ عَلَيْهِ.

مسعدہ بن صدقہ کی روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا گیا کہ مومن میں اتنی تُندی کیوں ہوتی ہے۔؟

فرمایا کہ: کیونکہ اس کے دل میں قرآن کی عزت ہوتی ہے، اس کے سینے میں خالص ایمان ہوتا ہے وہ خداوند عالم کی عبادت کرتا ہے، خدا اور اس کے رسول کا اطاعت گذار اور (اُن کے کلام کی) مکمل تصدیق

کرنے والا ہوتا ہے۔

پوچھا گیا کہ: (بسا اوقات) بخیل کیوں ہوتا ہے؟

فرمایا کہ:۔ وہ حلال طریقہ سے رزق کماتا ہے، جبکہ حلال حاصل کرنا (بسا اوقات) بہت دشوار ہوتا ہے تو چونکہ وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ رزق حلال حاصل کرنا کتنا سخت ہے، اس لئے اپنے ہاتھ سے اُسے کھونا پسند نہیں کرتا، اور جب سخاوت پر آمادہ ہو تب بھی بے محل خرچ نہیں کرتا۔

پوچھا گیا کہ: علاماتِ مومن کیا ہیں۔؟

فرمایا: بے چینی کے ساتھ سوتا ہے، بیماروں کی طرح (مختصر) کھانا کھاتا ہے، (خوفِ خدا سے) اس طرح روتا ہے جیسے کوئی ماں اپنے بیٹے پر روتے اور اس طرح بیٹھتے ہیں جیسے کہیں جانے کی جلدی میں ہوں (؟)

پوچھا گیا:۔ کیا وجہ ہے کہ "کچھ" میں نکاح کی خواہش زیادہ ہوتی ہے؟

فرمایا:۔ چونکہ وہ ہر قسم کی غلط کاریوں سے اپنا دامن بچاتا ہے اور یہ نہیں چاہتا کہ اس کی خواہشاتِ نفسانی اُسے اِدھر اُدھر مائل کر دیں (اس لئے نکاح کر لیتا ہے)

اور جب اُسے حلال مل جاتے تو اسی پر اکتفا کرتا ہے، اور اسے پا لینے کے بعد دوسروں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

پھر فرمایا:

"مومن کی تین خصلتیں ہیں، جو بس اُسی میں ہوتی ہیں:

(۱) خداوندِ عالم کی معرفت۔ (۲):۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کس سے محبت کرنی ہے۔ (۳) دشمن کی پہچان۔

فرمایا کہ:۔

"مومن قلب کے اعتبار سے (بہت) مضبوط ہوتا ہے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ بدن کے اعتبار سے کمزور اور جسم کے لحاظ سے لاغر ہونے کے باوجود راتوں کو عبادت میں بسر کرتا ہے، دن میں روزہ رکھتا ہے۔

فرمایا کہ:

"مومن اپنے دین (کے معاملے) میں پہاڑ سے زیادہ ثابت قدم ہوتا ہے:۔ کیونکہ پہاڑ سے تو

بعض اوقات کچھ حصہ تراش لیا جاتا ہے، لیکن کوئی یہ نہیں کرسکتا کہ مومن کے دین کا کوئی حصہ تراش لے (کم کردے) اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے دین کو بہت زیادہ سنبھال کر اور حفاظت سے رکھتا ہے۔ (مفہوم)

مسلمان، مہاجر، مومن

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ: اَلَا اُنَبِّئُكُمْ لِمَ سُمِّيَ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا؟ لِاِئْتِمَانِ النَّاسِ اِيَّاهُ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ. اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَنِ الْمُسْلِمُ؟ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ يَدِهٖ وَلِسَانِهٖ. اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِالْمُهَاجِرِ؟ اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السَّيِّئَاتِ وَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

حضور اکرمؐ نے فرمایا:

"کیا میں تم لوگوں کو یہ نہ بتاؤں کہ مومن کو مومن کس بنا پر کہا گیا ہے؟ — اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے جان و مال کو اس کی طرف سے امن و امان حاصل ہے۔

"کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ مسلمان کون ہے؟ — مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے انسان محفوظ ہو۔

"کیا میں تم لوگوں کو یہ نہ بتاؤں کہ مہاجر کون ہے؟ — وہ جو برائیوں اور خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو چھوڑ دے۔

نیکی سے خوش ہونے والا

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ: مَنْ سَاءَتْهُ سَيِّئَةٌ وَسَرَّتْهُ حَسَنَةٌ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

نیز آنحضرتؐ نے فرمایا:

"جس شخص کو برائی سے تکلیف پہونچے اور نیکی سے خوشی محسوس ہو، وہ مومن ہے۔

عَنْ جَنابِ الْواسِطِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا اَقْبَحَ بِالْمُؤْمِنِ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ رَغْبَةٌ تُذِلُّهٗ ۔

جناب واسطی کی روایت ہے : امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ :

"مومن کیلئے کتنی بری بات ہے کہ اُسے کوئی ایسی خواہش ہو جو اسے رسوا کر دے !!

فولاد سے زیادہ قوی

عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اِنَّ الْمُؤْمِنَ اَشَدُّ مِنْ زُبَرِ الْحَدِيْدِ اِنَّ الْحَدِيْدَ اِذَا اُدْخِلَ النَّارَ تَغَيَّرَ ، وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ لَوْ قُتِلَ ثُمَّ نُشِرَ ، ثُمَّ قُتِلَ لَمْ يَتَغَيَّرْ قَلْبُهٗ ۔

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا : مومن ۔۔ فولاد سے زیادہ قوی ہے ، لوہے کو آگ میں ڈال دیا جائے تو بدل جائے گا ، لیکن مومن کو قتل کیا جائے ۔ آرے سے چیر دیا جائے ، پھر قتل کر دیا جائے ، تب بھی اس کے دل (کی حالت تبدیل نہیں ہوگی (وہ مومن ہی رہے گا)

سب کی اصل ایک ہے

عَنِ الْمُفَضَّلِ ، قَالَ : قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلَقَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَصْلٍ وَاحِدٍ ، لَا يَدْخُلُ فِيْهِمْ دَاخِلٌ ، وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ خَارِجٌ مَثَلُهُمْ وَاللّٰهِ مَثَلُ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ ، وَمَثَلُ الْاَصَابِعِ فِي الْكَفِّ ، فَمَنْ رَاَيْتَهُمْ يُخَالِفُ ذٰلِكَ فَاشْهَدُوْا عَلَيْهِ بَتَاتًا اَنَّهٗ مُنَافِقٌ ۔

مفضّل کی روایت ہے : امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے :

خداوند عالم نے مومنین کو ایک اصل سے پیدا کیا ہے اُن میں نہ کوئی باہر سے داخل ہو سکتا ہے نہ اندر سے باہر نکل سکتا ہے ۔

ان کی مثال ایسی ہے جیسے جسم و سر یا انگلیاں اور ہتھیلیاں (جو ایک دوسرے سے ہمیشہ جڑی ہوتی ہیں) اگر کسی کو اس سے مختلف پاؤ تو سمجھ لو کہ وہ منافق ہے ۔

سردی مومن کیلئے بہار کا زمانہ ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

اَلشِّتَاءُ رَبِيعُ الْمُؤْمِنِ، يَطُولُ فِيهِ لَيْلُهُ فَيَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى قِيَامِهِ۔

سلیمان دیلمی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"سردی کا زمانہ، مومن کیلئے موسم بہار ہے، جس کی رات لمبی ہوتی ہے اور اُسے دیر تک نماز پڑھنے میں مدد ملتی ہے۔

دنیا کی آزمائشیں

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللهَ لَمْ يُؤْمِنِ الْمُؤْمِنَ مِنْ بَلَايَا الدُّنْيَا، وَلَكِنْ آمَنَهُ مِنَ الْعَمَى فِي الْآخِرَةِ، وَمِنَ الشَّقَاءِ، يَعْنِي عَمَى الْبَصَرِ۔

معاویہ بن عمار کی روایت ہے: امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ

"خداوند عالم نے مومن کو دنیا کی آزمائشوں سے محفوظ نہیں قرار دیا ہے، البتہ اُسے آخرت کی نابینائی اور شقاوت یعنی اندھے پن سے محفوظ رکھا ہے۔

ھیرا پھیری

عَنْ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْمُؤْمِنُ لَا يَكُونُ مُحَارِفًا۔

سعید بن غزوان کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

"مومن ھیرا پھیری کرنے والا نہیں ہوتا۔

ایمانی صفات

عَنِ الصَّالِحِ بْنِ مِيْثَمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ اسْتَكْمَلَ خِصَالَ الْإِيْمَانِ:

مَنْ صَبَرَ عَلَى الظُّلْمِ، وَكَظَمَ غَيْظَهُ وَاحْتَسَبَ وَعَفَا، كَانَ مِمَّنْ يُدْخِلُهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، وَشَفَعَ فِيْ مِثْلِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ.

صالح بن میثم کی روایت ہے امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

"جس شخص میں تین باتیں ہوں اُس کے اندر ایمان کی صفات کامل ہیں:

(۱) جو ظلم پر صبر کرے (۲) غصّہ کو پی جائے (۳) خدا سے اجر کی امید رکھتے ہوئے معاف کر دے، تو یہ اُن لوگوں میں سے ہے جنھیں خداوندِ عالم جنّت میں داخل کرے گا اور ربیعہ و مُضر کے برابر اس کی سفارش قبول کرے گا۔

آزمائشوں پر صبر

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَنْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى تَكُوْنُوْا مُؤْتَمَنِيْنَ، وَحَتّٰى تَعُدُّوا النِّعْمَةَ الرَّخَاءَ مُصِيْبَةً، وَ ذَالِكَ أَنَّ الصَّبْرَ عَلَى الْبَلَاءِ أَفْضَلُ مِنَ الْعَافِيَةِ عِنْدَ الرَّخَاءِ.

زید کی روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"تم لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ (لوگ تمہاری) امانت پر اطمینان نہ (نہ رکھتے ہوں)، اور فارغ البالی کو بھی (ایک طرح کی) مصیبت نہ سمجھنے لگو۔

کیونکہ آزمائش پر صبر کرنا خوشحالی (و فارغ البالی) کی عافیت سے افضل ہے۔

مومن کے آدابِ اخلاق

عَنْ مُحَمَّدِبْنِ أَحْمَدَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: صِفْ لِي الْمُؤْمِنَ.

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْمُؤْمِنُ قُوَّةٌ فِي دِيْنٍ، وَحَزْمٌ فِي لِيْنٍ، وَإِيْمَانٌ فِي يَقِيْنٍ، وَحِرْصٌ فِي فِقْهٍ، وَنَشَاطٌ فِي هُدًى، وَبِرٌّ فِي اِسْتِقَامَةٍ، وَإِغْمَاضٌ فِي شَهْوَةٍ، وَعِلْمٌ فِي حِلْمٍ، وَكَيْسٌ فِي رِفْقٍ، وَسَخَاءٌ فِي حَقٍّ، وَقَصْدٌ فِي غِنًى، وَتَجَمُّلٌ فِي فَاقَةٍ، وَعَفْوٌ فِي قُدْرَةٍ، وَطَاعَةٌ لِلّٰهِ فِي نَصِيْحَةٍ، وَوَرَعٌ فِي رَغْبَةٍ، وَحِرْصٌ فِي جِهَادٍ، وَصَلَاةٌ فِي شُغُلٍ، وَصَبْرٌ فِي شِدَّةٍ۔ وَفِي الْهَزَاهِزِ وَقُوْرٌ، وَفِي الْمَكَارِهِ صَبُوْرٌ، وَفِي الرَّخَاءِ شَكُوْرٌ، لَا يَغْتَابُ وَلَا يَتَكَبَّرُ وَلَا يَبْغِيْ، وَإِنْ بُغِيَ عَلَيْهِ صَبَرَ، وَلَا يَقْطَعُ الرَّحِمَ، وَلَيْسَ بِوَاهِنٍ وَلَا فَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ، وَلَا يَسْبِقُهُ نَظَرُهُ، وَلَا تَفْضَحُهُ بَطْنُهُ، وَلَا يَغْلِبُهُ فَرْجُهُ، وَلَا يَحْسُدُ النَّاسَ۔

وَلَا يُقَتِّرُ وَلَا يُبَذِّرُ وَلَا يُسْرِفُ بَلْ يَقْتَصِدُ۔ يَنْصُرُ الْمَظْلُوْمَ وَيَرْحَمُ الْمَسَاكِيْنَ نَفْسُهُ مِنْهُ فِي عَنَاءٍ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ۔ لَا يَرْغَبُ فِي عِزِّ الدُّنْيَا وَلَا يَفْزَعُ مِنْ مَهَائِلِ النَّاسِ۔ لِلنَّاسِ هَمٌّ قَدْ أَقْبَلُوْا عَلَيْهِ وَلَهُ هَمٌّ قَدْ شَغَلَهُ لَا يُرٰى فِي حِلْمِهِ نَقْصٌ وَلَا فِي رَأْيِهِ وَهْنٌ وَلَا فِي دِيْنِهِ ضَيَاعٌ يُرْشِدُ مَنِ اسْتَشَارَهُ وَيُسَاعِدُ مَنْ سَاعَدَهُ وَيَكِيْعُ عَنِ الْبَاطِلِ وَالْخَنَاءِ وَالْجَهْلِ فَهٰذِهِ صِفَةُ الْمُؤْمِنِ۔

ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے گذارش کی کہ مومن کی صفات بیان کیجیے تو فرمایا:

مومن:۔

دین کے معاملے میں بہت مضبوط ــــ دانشمندی کے ساتھ نرم دل ــــ اُس کا ایمان، یقین سے ہم آہنگ ــــ فہم وفراست کی طمع رکھنے والا ــــ ہدایت کی راہ پر انبساط کے ساتھ گامزن۔ نیکی کے ساتھ استقامت کا مالک ــــ نرمی کے باوجود ہوشیار ــــ حق کی راہ میں سخاوت کرنے والا ــــ تونگری میں بھی میانہ روی اختیار کرنے والا ــــ تنگدستی کے باوجود خود دار ــــ قدرت رکھنے کے باوجود معاف کر دینے والا ــــ اخلاص کے ساتھ اطاعتِ پروردگار کرنے والا ــــ دنیا کی رغبت ہونے کے باوجود پرہیز گاری اختیار کرنے والا ــــ جہاد کا بہت زیادہ مشتاق ــــ انہماک

کے ساتھ نماز ادا کرنے والا ـــــ انتہائی مشکل حالات میں بھی باوقار نظر آنے والا ـــ ناپسندیدہ باتوں کو برداشت کر لینے والا ـــ خوشحالی میں خدا کا بہت زیادہ شکر ادا کرنے والا۔

غیبت نہیں کرتا ـــ تکبر نہیں کرتا ـــ بغاوت نہیں کرتا ـــ اگر اس کے خلاف بغاوت کی جائے تب بھی صبر کرتا ہے ـــ قطع رحم نہیں کرتا ـــ سستی و کاہلی کرنے والا یا درشت خو و تند مزاج نہیں ہوتا ـــ اس کی نظر اس پر سبقت نہیں لے جا سکتی ـــ اس کا شکم اُسے رسوا نہیں کر سکتا۔ اس کی خواہشِ نفس اُس پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتی ـــ اور وہ لوگوں سے حسد نہیں کرتا۔

نہ کنجوسی کرتا ہے نہ فضول خرچی و اسراف، بلکہ میانہ روی اختیار کرتا ہے۔

مظلوم کی مدد کرتا ہے، مسکینوں پر رحم کرتا ہے۔

وہ اپنی ذات پر بہت سختیاں ڈالتا ہے، لیکن لوگوں کو اس کی طرف سے راحت (ہی) پہنچتی ہے۔

دنیاوی شان و شوکت کی اُسے رغبت نہیں ہوتی اور نہ لوگوں کی ہولناکیوں سے خوفزدہ ہوتا ہے۔

لوگوں کے اپنے شوق ہیں، جن کی طرف وہ آگے بڑھتے جا رہے ہیں، جبکہ اس کا (آخرت کا) شوق اُسے کسی اور طرف مائل نہیں ہونے دیتا۔

اس کے حلم و بردباری میں نقصان نہیں دکھائی دے گا، نہ اس کی رائے میں کمزوری ملے گی، اور نہ وہ اپنے دین کو برباد ہونے دے گا۔

جو اس سے مشورہ طلب کرے اس کی رہنمائی کرتا ہے ـــ مدد کرنے والوں کے ساتھ تعاون کرتا ہے اور خلافِ حقیقت، لغو باتوں اور جہالت سے کنارہ کش رہتا ہے۔

سب اس سے خائف؛ وہ کسی سے خوفزدہ نہیں

عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ:

اِنَّ الْمُؤْمِنَ مَنْ یَخَافُهُ كُلُّ شَیْءٍ وَذٰلِكَ اَنَّهُ عَزِیْزٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ، وَلَا یَخَافُ مِنْ شَیْءٍ، وَهُوَ عَلَامَةُ كُلِّ مُؤْمِنٍ۔

ابوالعلاء کی روایت ہے: امام جعفر صادق سے منقول ہے:

مومن ـــــــ سے ہر شے ڈرتی ہے، کیونکہ وہ خدا کے دین میں مضبوطی پر ہے، وہ کسی سے خوفزدہ نہیں ہوتا۔ یہ ہر مومن کی علامت ہے۔

عَنْ صَفْوَانِ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰہِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَخْشَعُ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ۔

ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا كَانَ مُخْلِصاً قَلْبُهُ لِلّٰهِ أَخَافَ اللّٰهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّىٰ هَوَامَّ الْأَرْضِ وَسِبَاعَهَا وَطَيْرَ السَّمَاءِ۔

صفوان جمال کہتے ہیں امام علیہ السلام نے فرمایا:

"مومن کی ہیبت ہر چیز پر ہوتی ہے۔

پھر فرمایا: ۔ اگر اُس کے قلب میں خدا کیلئے (کامل) اخلاص ہو تو خداوند عالم ہر شے کے دل میں حتیٰ کہ زمین کے حشرات، درندوں اور آسمان کے پرندوں میں اس کا خوف جاگزیں کر دے۔

ستاروں جیسی چمک

عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَىٰ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَهْلِ السَّمَاءِ هَلْ يَرَوْنَ أَهْلَ الْأَرْضِ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا يَرَوْنَ إِلَّا الْمُؤْمِنِينَ لِأَنَّ الْمُؤْمِنَ مِنْ نُورٍ كَنُورِ الْكَوَاكِبِ۔

قِيلَ: فَهُمْ يَرَوْنَ أَهْلَ الْأَرْضِ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا، يَرَوْنَ نُورَهُ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَ۔

ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِكُلِّ مُؤْمِنٍ خَمْسُ سَاعَاتٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَشْفَعُ فِيهَا۔

عمار بن موسیٰ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ کیا آسمانوں میں رہنے والے زمین والوں کو دیکھتے ہیں؟

فرمایا کہ صرف صاحبانِ ایمان کو دیکھتے ہیں، کیونکہ مومن کا نور ستاروں کی روشنی جیسا ہے۔
کسی نے پوچھا :- کیا وہ انھیں دیکھ سکتے ہیں -؟
فرمایا :- "نہیں - صرف مومن کا رُخ جس طرف ہو اس کا نور دیکھتے ہیں۔
(نیز یہ بھی) فرمایا کہ :- "قیامت کے دن ہر مومن کو پانچ ساعتیں (ایسی ملیں گی جن میں) وہ سفارش کر سکے گا۔

دُشمن کی معصیت!

عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :
كَفَى الْمُؤْمِنُ مِنَ اللهِ نُصْرَةً أَنْ يَرَى عَدُوَّهُ يَعْمَلُ بِمَعَاصِي اللهِ۔
زیاد قندی کی روایت ہے : امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ :
" الٰہی نصرت کے طور پر، مومن کیلئے یہ بات بھی کافی ہے کہ اپنے دُشمن کو خدا کی نافرمانی کرتے ہوئے دیکھے۔

مومن، مذموم صفات سے پاک ہے

عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :
لَا يُؤْمِنُ رَجُلٌ فِيهِ الشُّحُّ، وَالْحَسَدُ، وَالْجُبْنُ۔ وَلَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ جَبَاناً وَلَا شَحِيحاً وَلَا حَرِيصاً۔
حارث کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے :
" مومن میں کنجوسی، حسد اور بزدلی نہیں ہوتی، مومن بزدل، بخیل اور لالچی نہیں ہوتا۔

اُس کی صداقت

حَدَّثَنا مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى الْعَطّار، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِه، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ،

قالَ:

اَلْمُؤْمِنُ أَصْدَقُ عَلى نَفْسِهِ مِنْ سَبْعِينَ مُؤْمِناً عَلَيْهِ۔

امام جعفرصادقؑ سے منقول ہے کہ:

"ستر(۷۰) مومن جتنی تصدیق کر سکتے ہیں۔ مومن اپنی ذات کے بارے میں اُس سے زیادہ سچا ہوتا ہے۔

خدا، رسولؐ اور وصیِ رسولؐ کا پیروکار

عَنِ الْحارِثِ بْنِ الدَّلْهاثِ مَوْلَى الرِّضا عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلامُ يَقُولُ:

لا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِناً حَتّى تَكُونَ فِيهِ ثَلاثُ خِصالٍ: سُنَّةٌ مِنْ رَبِّهِ، وَسُنَّةٌ مِنْ نَبِيِّهِ وَسُنَّةٌ مِنْ وَلِيِّهِ۔

فَالسُّنَّةُ مِنْ رَبِّهِ كِتْمانُ سِرِّهِ، قالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: (عالِمُ الْغَيْبِ فَلا يُظْهِرُ عَلى غَيْبِهِ أَحَداً ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضى مِنْ رَسُولٍ)۔

وَ أَمَّا السُّنَّةُ مِنْ نَبِيِّهِ فَمُداراةُ النّاسِ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِمُداراةِ النّاسِ، فَقالَ عَزَّ مِنْ قائِلٍ: (خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجاهِلِينَ)

وَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ وَلِيِّهِ فَالصَّبْرُ عَلَى الْبَأْساءِ وَالضَّرّاءِ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: (وَالصّابِرِينَ فِي الْبَأْساءِ وَالضَّرّاءِ

حارث بن دلہاث کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ:

مومن اُس وقت ممکن ہو سکتا ہے جب اُس میں تین خصوصیات ہوں :

" ایک عادت اپنے خُدا کی - ایک سیرت اپنے رسولؐ کی - ایک طریقہ اپنے (امام) ولی (خدا) کا۔

(۱) اپنے خدا کی : راز کو چھپانے کی عادت (اس میں ہونی چاہیئے - ارشادِ قدرت ہے :

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ (وہ عالم الغیب ہے، اپنے غیب سے کسی کو باخبر نہیں کرتا سوائے اُس رسول کے جسے وہ پسند کرے)

(۲) :- اپنے نبیؐ کی - لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کی - سیرت اُسے اپنانی چاہیئے، کیونکہ خداوندِ عالم نے حضورِ اکرمؐ سے فرمایا ہے :

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ (عفو سے کام لیں، نیکی کا حکم دیں، اور جاہلوں سے درگذر کریں۔

(۳) :- اپنے (امام برحق) ولی (خدا) - کا سختیوں اور مشکلات میں صبر کا طریقہ اپنانا چاہیئے۔

جیسا کہ ارشادِ قدرت ہے :

وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ (اور مشکلات اور شدائد میں صبر کرنے والے)

نیکی اور بدی کا ارادہ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَائِحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ :

سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَلَكَيْنِ يَعْلَمَانِ بِالذَّنْبِ إِذَا أَرَادَ الْعَبْدُ أَنْ يَفْعَلَهُ أَوْ بِالْحَسَنَةِ ؟

قَالَ: فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَفَرِيحُ الْكَنِيفِ وَالطِّيبِ عِنْدَكَ وَاحِدَةٌ قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا هَمَّ بِالْحَسَنَةِ خَرَجَ نَفَسُهُ طَيِّبَ الرِّيحِ فَقَالَ صَاحِبُ الْيَمِينِ لِصَاحِبِ الشِّمَالِ: قِفْ فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالْحَسَنَةِ فَإِذَا هُوَ فَعَلَهَا كَانَ لِسَانُهُ قَلَمَهُ وَرِيقُهُ مِدَادَهُ فَيُثْبِتُهَا عَلَيْهِ -

وَإِذَا هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ خَرَجَ نَفَسُهُ مُنْتِنَ الرِّيحِ ، فَيَقُولُ صَاحِبُ الشِّمَالِ لِصَاحِبِ الْيَمِينِ : قِفْ فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ . فَإِذَا هُوَ فَعَلَهَا كَانَ لِسَانُهُ قَلَمَهُ وَرِيقُهُ مِدَادَهُ فَيُثْبِتُهَا عَلَيْهِ -

عبداللہ بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے کراماً کاتبین کے بارے میں پوچھا کہ جب بندہ نیکی یا بدی کا ارادہ کرے تو انھیں (کیسے علم ہوتا ہے؟

امامؑ نے فرمایا: (یہ بتاؤ) کیا بدبو اور خوشبو تمہارے نزدیک یکساں ہیں؟

کہا:۔ "نہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: جب بندہ کسی کارِ خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی سانس سے (ایسی) خوشبو نکلتی ہے کہ داہنی طرف والا فرشتہ بائیں طرف والے فرشتے سے کہتا ہے کہ:

"ٹھہرو۔" اس شخص نے کارِ خیر کا ارادہ کیا ہے، پھر جب وہ شخص اس کام کو انجام دے دے تو اس کی زبان قلم کا کام دیتی ہے اور لعابِ دہن روشنائی کا، جس سے وہ فرشتہ اُسے لکھ لیتا ہے۔

اور اگر بُرائی کا ارادہ کرے تو اس کی سانس کے ساتھ بدبو نکلتی ہے تو بائیں طرف والا فرشتہ داہنی طرف والے سے کہتا ہے:

"ٹھہرو" اس شخص نے بُرائی کا ارادہ کیا ہے۔

پھر اگر وہ اسے کر گذرے تو اس کی زبان قلم کا، اور لعاب دہن روشنائی کا کام دیتا ہے اور فرشتہ اسے لکھ لیتا ہے۔

نیک بندے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَغَيْرِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ:

سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنْ خِيَارِ الْعِبَادِ، فَقَالَ:

الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا، وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا، وَإِذَا أُعْطُوا شَكَرُوا، وَإِذَا ابْتُلُوا صَبَرُوا، وَإِذَا غَضِبُوا غَفَرُوا.

محمد بن مسلم کی روایت ہے: امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسول خداؐ سے اللہ کے نیک اور بہت اچھے بندوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا:

"یہ وہ ہیں کہ جب کوئی عملِ خیر انجام دیں تو خوشی محسوس کریں، کوئی کوتاہی سرزد ہو جائے تو مغفرت کی دعا مانگیں، اگر انھیں (قدرت کی طرف سے) عطا کیا جائے تو شکر ادا کریں، آزمائش میں ڈالے جائیں تو صبر کریں اور جس سے ناراض ہوں (اسے) معاف کر دیں۔

امیرالمومنینؑ کی ولایت

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّارٍ، عَنْ أَبَوَيْهِمَا، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ ذَاتَ يَوْمٍ:

يَا عَبْدَ اللَّهِ أَحْبِبْ فِي اللَّهِ وَأَبْغِضْ فِي اللَّهِ وَوَالِ فِي اللَّهِ وَعَادِ فِي اللَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَنَالُ وِلَايَتَهُ إِلَّا بِذَلِكَ وَلَا يَجِدُ رَجُلٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ وَإِنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَصِيَامُهُ حَتَّى يَكُونَ كَذَلِكَ وَقَدْ صَارَتْ مُؤَاخَاةُ النَّاسِ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا أَكْثَرُهَا فِي الدُّنْيَا عَلَيْهَا يَتَوَادُّونَ وَعَلَيْهَا يَتَبَاغَضُونَ وَذَلِكَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئاً فَقَالَ لَهُ: وَكَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ أَنِّي قَدْ وَالَيْتُ وَعَادَيْتُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَمَنْ وَلِيُّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى أُوَالِيَهُ وَمَنْ عَدُوُّهُ حَتَّى أُعَادِيَهُ؟ فَأَشَارَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: أَتَرَى هَذَا؟ فَقَالَ: بَلَى —

فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : وَلِيُّ هٰذَا وَلِيُّ اللّٰهِ فَوَالِهِ، وَعَدُوُّ هٰذَا عَدُوُّ اللّٰهِ فَعَادِهِ۔
وَوَالِ وَلِيَّ هٰذَا وَلَوْ أَنَّهُ قَاتِلُ أَبِيْكَ وَوَلَدِكَ وَعَادِ عَدُوَّ هٰذَا وَلَوْ أَنَّهُ أَبُوْكَ وَوَلَدُكَ

محمد بن یسار کی روایت ہے، حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضور اکرمؐ نے ایک روز اپنے ایک صحابی سے ارشاد فرمایا:

"اے بندۂ خدا۔ (لوگوں سے بس) خدا کی خاطر محبت کرنا اور اللہ ہی کی خاطر (کسی سے) ناراض ہونا۔ ولایت رکھنا تو اللہ کی خاطر (اور کسی سے) عداوت رکھنا تو اللہ کی خاطر۔

کیونکہ صرف اسی طرح خدا کی محبت حاصل کر سکتے ہو۔ اور کوئی شخص چاہے بکثرت نمازیں پڑھتا ہو۔ روزے رکھتا ہو، لیکن وہ ایمان کا ذائقہ اس وقت تک نہیں پا سکتا جب تک اس میں یہ صفت نہ ہو۔

آج کل لوگوں کے درمیان رشتۂ اخوت زیادہ تر دنیا داری کیلئے ہو گیا ہے، اسی کی خاطر ایک دوسرے سے محبت بھی کرتے ہیں، باہمی ناراضگی بھی پیدا کرتے ہیں، جب کہ یہ بات پیشِ پروردگار کوئی افادیت نہیں رکھتی۔

اُس شخص نے پوچھا:

"میں کس طرح سمجھوں کہ میں نے خدا ہی کی خاطر کسی سے محبت کی ہے، اور اُسی کی خاطر کسی سے ناراض ہوا ہوں؟ (آپ ہی بتایئے) وہ ولیِ خدا کون ہے کہ میں اُس کی ولایت (کا دم بھروں) اور اس کا دشمن کون ہے جس سے عداوت رکھوں۔؟

یہ سن کر حضرت رسولِ خدا نے حضرت علیؑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

"تم ان کو دیکھ رہے ہو؟

اُس نے کہا: "جی ہاں۔

آپؐ نے فرمایا:۔ بس ان کا دوست خدا کا دوست ہے اُس سے محبت کرنا، اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے اس سے عداوت رکھنا، اور ان کے چاہنے والے سے محبت کرنا چاہے وہ تمہارے باپ بیٹے کا قاتل ہی اور ان کے دشمن سے دشمنی رکھنا، چاہے وہ تمہارا باپ اور بیٹا ہی کیوں نہ ہو!

دین والوں کی علامتیں

عَنْ اَبِی بَصِیرٍ عَنْ اَبِی عَبْدِاللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ: اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ: اِنَّ لِاَھْلِ الدِّیْنِ عَلَامَاتٍ یُعْرَفُوْنَ بِھَا: صِدْقُ الْحَدِیْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَۃِ وَالْوَفَاءُ بِالْعَھْدِ وَقِلَّۃُ الْفَخْرِ وَالْخَجَلُ وَصِلَۃُ الرَّحِمِ وَرَحْمَۃُ الضُّعَفَاءِ وَقِلَّۃُ الْمُؤَاتَاۃِ لِلنِّسَاءِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَحُسْنُ الْخُلْقِ وَسِعَۃُ الْخُلْقِ وَاتِّبَاعُ الْعِلْمِ وَمَا یُقَرِّبُ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ، طُوْبٰی لَھُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ۔

وَ "طُوْبٰی" شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ، اَصْلُھَا فِی دَارِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ. وَلَیْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَفِی دَارِہٖ غُصْنٌ مِنْھَا، لَا یَخْطُرُ عَلٰی قَلْبِہٖ شَھْوَۃُ شَیْءٍ اِلَّا اَتَاہُ ذٰلِکَ الْغُصْنُ بِہٖ۔

وَلَوْ اَنَّ رَاکِبًا مُجِدًّا سَارَ فِی ظِلِّھَا مِائَۃَ عَامٍ لَمْ یَخْرُجْ مِنْھَا. وَلَوْ طَارَ فِی اَسْفَلِھَا غُرَابٌ مَا بَلَغَ اَعْلَاھَا حَتّٰی یَسْقُطَ ھَرِمًا، اَلَا فِی ھٰذَا فَارْغَبُوْا۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ نَفْسُہٗ مِنْہُ فِی شُغُلٍ وَالنَّاسُ مِنْہُ فِی رَاحَۃٍ اِذَا جَنَّہُ اللَّیْلُ افْتَرَشَ وَجْھَہٗ وَسَجَدَ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بِمَکَارِمِ بَدَنِہٖ یُنَاجِی الَّذِی خَلَقَہٗ فِی فَکَاکِ رَقَبَتِہٖ. اَلَا ھٰکَذَا فَکُوْنُوْا.

ابوبصیر کی روایت ہے: امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے:

"دینداروں کی کچھ علامتیں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں:

"گفتار کی صداقت، ادائے امانت، عہد و پیمان کو پورا کرنا، فخر و مباہات (بہت کم) کرنا، (طبیعت میں حیا و انکساری، صلۂ رحم، کمزوروں کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا، عورتوں کے پاس کم آنا جانا، (لوگوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ) حسن سلوک، خوش اخلاقی، اخلاق کی ہمہ گیری، علم و دانش — اور ہر اُس بات کی پیروی جو خداوند عالم سے نزدیک کرنے والی ہو۔

خوشا بحال یہ لوگ، اور اُن کا اچھا انجام — (اس کے بعد طوبیٰ کی فضیلت بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا):

"مومن کا نفس تو مصروفِ کار رہتا ہے لیکن لوگوں کو اس کی طرف سے اطمینان و سکون رہتا ہے۔

جب رات چھا جاتی ہے، تو وہ اپنے چہرے کو (ہی) اپنا بستر قرار دے کر اپنے جسم کے معزز حصّوں کو سجدۂ خالق میں مشغول کر دیتا ہے

جس (پاک پروردگار) نے اسے پیدا کیا ہے اس سے درخواست کرتا ہے کہ اُسے آتشِ جہنم سے نجات عطا کرے!

(دیکھو) ــ تم لوگ ایسے ہی بن جاؤ۔

اخلاقِ کریمانہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَصَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ فَامْتَحِنُوا أَنْفُسَكُمْ فَإِنْ كَانَتْ فِيكُمْ فَاحْمَدُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَارْغَبُوا إِلَيْهِ فِي الزِّيَادَةِ مِنْهَا۔

فَذَكَرَهَا عَشَرَةً: اَلْيَقِينُ، وَالْقَنَاعَةُ، وَالصَّبْرُ وَالشُّكْرُ، وَالْحِلْمُ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْغَيْرَةُ، وَالشَّجَاعَةُ، وَالْمُرُوءَةُ۔

عبداللہ بن مسکان سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"خداوندِ عالم نے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اخلاقِ کریمانہ سے نوازا ہے۔

اب تم لوگوں (کو چاہیئے کہ) اپنا امتحان لو ــ اگر یہ خوبیاں تمہارے اندر ہوں تو خدا کا شکر ادا کرو اور ان میں اضافہ کی درخواست کرو۔

(اس کے بعد امامؑ نے) دس باتوں کا ذکر کیا۔

یقین • قناعت • صبر • شکر • حلم و بردباری • خوش اخلاقی • سخاوت • غیرت • بہادری اور • مروّت۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں جناب عبدالعظیم کی حاضری

عن عبد العظيم بن عبد الله الحسني، قال: دخلت على سيدي علي بن محمد بن علي بن موسى بن جعفر الصادق عليهم السلام فلما أبصرني قال لي: مرحبا بك يا أبا القاسم أنت ولينا حقا. قال: فقلت: يا ابن رسول الله، إني أريد أن أعرض عليك ديني، فإن كان مرضيا أثبت عليه حتى ألقى الله عز وجل. فقال: هات يا أبا القاسم. فقلت: إني أقول: إن الله تبارك وتعالى واحد ليس كمثله شيء خارج من الحدين حد الإبطال وحد التشبيه وإنه ليس بجسم ولا صورة ولا عرض ولا جوهر.

بل هو جل ذكره مجسم الأجسام، ومصور الصور، وخالق الأعراض والجواهر ورب كل شيء، ومالكه وجاعله ومحدثه. وإنه حكيم لا يفعل القبيح ولا يخل بالواجب، وإن محمدا صلى الله عليه وآله عبده ورسوله خاتم النبيين، فلا نبي بعده إلى يوم القيامة وإن شريعته خاتمة الشرائع، فلا شريعة بعدها إلى يوم القيامة. وأقول: إن الإمام والخليفة وولي الأمر بعده أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام، ثم الحسن، ثم الحسين، ثم علي بن الحسين، ثم محمد بن علي، ثم جعفر بن محمد، ثم موسى بن جعفر، ثم علي بن موسى، ثم محمد بن علي، ثم أنت يا مولاي. فقال عليه السلام: ومن بعدي الحسن ابني، فكيف للناس بالخلف من بعده؟

قال: فقلت: وكيف ذاك يا مولاي؟

قال عليه السلام: لأنه لا يرى شخصه ولا يحل ذكره باسمه، حتى يخرج فيملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا.

قال: فقلت: أقررت، وأقول: إن وليهم ولي الله، وعدوهم عدو الله، وطاعتهم

طَاعَةُ اللهِ، وَمَعْصِيَتُهُمْ مَعْصِيَةُ اللهِ۔

وَأَقُولُ: إِنَّ الْمِعْرَاجَ حَقٌّ وَالْمَسَاءَلَةَ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ، وَاِنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَ إِنَّ النَّارَ حَقٌّ، وَإِنَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ، وَالْمِيْزَانَ حَقٌّ، وَإِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَارَيْبَ فِيْهَا، وَ إِنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ۔

وَأَقُولُ: إِنَّ الْفَرَائِضَ الْوَاجِبَةَ بَعْدَ الْوِلَايَةِ: اَلصَّلٰوةُ، وَالزَّكَاةُ، وَالصَّوْمُ، وَالْحَجُّ وَالْجِهَادُ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَحُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ۔

فَقُلْتُ: هٰذَا دِيْنِي وَمَذْهَبِي وَعَقِيْدَتِي وَيَقِيْنِي قَدْ أَخْبَرْتُكَ بِهٖ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ هٰذَا- وَاللهِ- دِيْنُ اللهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ لِعِبَادِهٖ فَاثْبُتْ عَلَيْهِ، ثَبَّتَكَ اللهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ۔

شہزادہ عبدالعظیم (جن کا روضہ تہران کے جنوب میں نہایت عالیشان اور مرجع خلائق ہے) کہتے ہیں کہ:

"میں اپنے آقا و مولا، حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب مجھ پر آپؑ کی نگاہ پڑی تو فرمایا:

"خوش آمدید۔ اے ابوالقاسم (عبدالعظیم) تم ہمارے سچے چاہنے والے ہو۔

میں نے عرض کیا:۔ فرزند رسولؐ میں چاہتا ہوں کہ اپنا دین آپؑ کے سامنے پیش کروں (کہ میرا عقیدہ کیا ہے) اگر یہ باتیں پسندیدہ ہوں تو میں خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک ان ہی پر ثابت قدم رہوں!

امامؑ نے فرمایا:۔ اے ابوالقاسم۔ بیان کرو۔

تو میں نے عرض کیا کہ:

"میرا عقیدہ یہ ہے کہ خداوند عالم وحدہٗ لاشریک ہے، اس کے مانند کوئی نہیں ہے۔ وہ نہ معطل ہے نہ اسے کسی سے تشبیہ دی جا سکتی ہے، نہ صورت، نہ عرض نہ جوہر۔ بلکہ وہی تمام اجسام کو جسمانیت عطا کرنے والا، ہر صورت کی، صورت گری کرنے والا ہر عرض و جوہر کا پیدا کرنے والا، ہر چیز کا پروردگار، سب کا کردگار، اور سب کا موجد ہے وہ صاحب حکمت ہے نہ کوئی غلط کام کرتا ہے نہ کسی ضروری کام کو اس نے چھوڑا ہے۔

اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُس کے بندے اُس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اُن کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، اُن کی شریعت آخری شریعت ہے اس کے بعد قیامت تک کوئی شریعت نہیں آئے گی۔

اور میرا عقیدہ ہے کہ حضرت رسولِ خدا کے بعد امام، خلیفۂ وقت اور ولی اُمر حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں ان کے بعد امام حسنؑ، اُن کے بعد امام حسینؑ، ان کے بعد امام زین العابدین علیؑ بن الحسینؑ، ان کے بعد امام محمدؑ باقرؑ، اُن کے بعد امام جعفر صادقؑ، ان کے بعد امام موسیٰ کاظمؑ، ان کے بعد امام علی رضاؑ، ان کے بعد امام محمد تقیؑ اور ان کے بعد اے میرے آقا (امام علی نقیؑ) آپ امامِ وقت ہیں۔

یہ سُن کر حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا کہ: میرے بعد میرے فرزند حسن (عسکری) لیکن (میرے فرزند حسن عسکری کے بعد) جب اُن کے فرزند آئیں گے تو لوگوں کا حال کیا ہوگا ؟

میں نے عرض کیا:۔ مولاؑ اس کے بارے میں وضاحت فرمایئے!

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"وہ لوگوں کی نظروں سے غائب رہیں گے، اُن کا (اصل) نام لینا ممنوع ہوگا یہاں تک کہ (وہ وقت آجائے کہ) وہ ظاہر ہوں اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں جس طرح وہ ظلم و جور سے پُر ہو چکی ہوگی۔

میں نے عرض کیا:۔ میں (آپ کے بعد ان دونوں ائمہ طاہرینؑ) کا بھی اقرار کرتا ہوں۔ اور (یقین رکھتا ہوں کہ) ان سے محبت کرنے والا اللہ کا دوست ہے، اُن سے عداوت رکھنے والا اللہ کا دشمن ہے، ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ اور انکی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔

اور میرا یہ بھی عقیدہ ہے کہ:

"معراجِ پیغمبرؐ برحق ہے، قبر میں سوال و جواب برحق ہے، جنّت برحق ہے، جہنم برحق ہے

پل صراط برحق ہے، میزان برحق ہے، قیامت ضرور آئے گی اس میں کوئی شک نہیں ہے اور خداوند عالم لوگوں کو ان کی قبروں سے اٹھائے گا۔

اور میں اقرار کرتا ہوں کہ : (ائمہ طاہرینؑ) کی ولایت کے بعد مندرجہ ذیل فرائض واجب ہیں:

نماز، روزہ، زکواۃ، حج، جہاد، نیکی کی ہدایت کرنا، برائی سے روکنا، ماں باپ کے حقوق ادا کرنا۔

یہ میرا دین، میرا مذہب، میرا عقیدہ اور میرا یقین ہے جس کو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔

امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا:

"اے ابوالقاسم۔ خدا کی قسم یہی خدا کا دین ہے جسے اس نے اپنے بندوں کے لئے پسند کیا ہے، تم اسی پر ثابت قدم رہنا۔

خداوند عالم تمہیں دنیا و آخرت میں مضبوط قول پر ثابت قدم رکھے۔

چار باتوں کا انکار نہ کرے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَابِقٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: لَيْسَ مِنْ شِيعَتِنَا مَنْ أَنْكَرَ أَرْبَعَةَ أَشْيَاءَ: اَلْمِعْرَاجَ وَالْمَسْأَلَةَ فِي الْقَبْرِ وَخَلْقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالشَّفَاعَةَ۔

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

"جو شخص (مندرجہ ذیل) چار باتوں کا انکار کرے، وہ ہمارا شیعہ نہیں ہے:

(۱) معراج۔ (۲) قبر کا سوال (وجواب)۔ (۳) جنت و جہنم کی خلقت (۴) شفاعت۔

معراج پیغمبرؐ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

اِنَّہٗ قَالَ: مَنْ كَذَّبَ بِالْمِعْرَاجِ فَقَدْ كَذَّبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ۔

حضرت امام علی رضاؑ سے منقول ہے کہ "معراج" کو جھٹلانے والا درحقیقت حضور اکرمؐ کی تکذیب کرتا ہے۔

سچا مومن

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ قَالَ:

قَالَ عَلِیُّ بْنُ مُوْسَى الرِّضَا عَلَیْہِمَا السَّلَامُ: مَنْ أَقَرَّ بِتَوْحِیْدِ اللّٰہِ وَنَفَى التَّشْبِیْہَ عَنْہُ وَنَزَّہَہٗ عَمَّا لَا یَلِیْقُ بِہٖ وَأَقَرَّ بِأَنَّ لَہُ الْحَوْلَ وَالْقُوَّۃَ وَالْإِرَادَۃَ وَالْمَشِیْئَۃَ وَالْخَلْقَ وَالْأَمْرَ وَالْقَضَاءَ وَالْقَدَرَ وَأَنَّ أَفْعَالَ الْعِبَادِ مَخْلُوْقَۃٌ خَلْقَ تَقْدِیْرٍ لَا خَلْقَ تَکْوِیْنٍ وَشَہِدَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَأَنَّ عَلِیًّا وَالْأَئِمَّۃَ بَعْدَہٗ حُجَجُ اللّٰہِ وَوَالَى أَوْلِیَاءَہُمْ وَعَادَى أَعْدَاءَہُمْ وَاجْتَنَبَ الْکَبَائِرَ وَأَقَرَّ بِالرَّجْعَۃِ وَالْمُتْعَتَیْنِ وَآمَنَ بِالْمِعْرَاجِ وَالْمَسَاءَلَۃِ فِی الْقَبْرِ وَالْحَوْضِ وَالشَّفَاعَۃِ وَخَلْقِ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَالصِّرَاطِ وَالْمِیْزَانِ وَالْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ وَالْجَزَاءِ وَالْحِسَابِ فَہُوَ مُؤْمِنٌ حَقًّا وَہُوَ مِنْ شِیْعَتِنَا أَہْلَ الْبَیْتِ۔

فضل بن شاذان کی روایت ہے کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص توحید کا اقرار کرے، کسی چیز کو خدا سے مشابہ قرار نہ دے۔ جو باتیں خدا کی شان کے مطابق نہیں ہیں ان سے اُسے پاک و منزہ سمجھے، اور یہ تسلیم کرے کہ ہر حول و قوت، ارادہ و مشیت اُسی کا ہے، پیدا کرنا، حکم جاری کرنا، قضاء و قدر (کے سارے فیصلے)... اُسی کے ہیں۔

اور یہ گواہی دے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے رسولؐ ہیں۔

اُن کے بعد حضرت علیؑ، اور ائمہ (طاہرینؑ) حجتِ خدا ہیں۔ اُن کے چاہنے والوں سے محبت کرے، اُن کے دشمنوں سے عداوت رکھے، گناہ کبیرہ سے بچے، رجعت اور متعتین کا اقرار کرے، معراج، قبر کے سوال و جواب، حوضِ کوثر شفاعت، جنت و جہنم کی خلقت، صراط، میزان، لوگوں کے (قیامت میں) اٹھائے جانے، (حشر و) نشر، حساب (و کتاب سزا و) جزا کو تسلیم کرے، وہ سچا مومن ہے اور ہم اہلبیتؑ کے شیعوں میں سے ہے۔

ہمارے فرائض

تالیف

جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ

ترجمہ

علامہ رضی جعفر نقوی

آقائے شیخ صدوق علیہ الرحمۃ

کتاب کا نام المواعظ رکھا ہے جس کا ترجمہ نصائح ہے

البتہ چونکہ اس میں زیادہ تر شیعوں کو اُن کے فرائض

کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اس مناسبت سے اس کا نام "فرائض"

تجویز کیا گیا ہے۔

مترجم

باب وصیۃ النبیؐ

قدرت کا ارشاد ہے :

کُتِبَ عَلَیۡکُمۡ : اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الۡمَوۡتُ اِنۡ تَرَکَ خَیۡرَا الۡوَصِیَّۃُ۔

(تم پر فرض قرار دیا گیا کہ : جب تم میں سے کسی کی موت (کا وقت) آ پہونچے، تو اگر کچھ خیر (مال وغیرہ)
چھوڑ کر جا رہا ہے تو وصیت کرے) (ملاحظہ فرمائیں سورہ البقرۃ آیت ۱۰۸)

اور وصیت اُسی سے کی جاتی ہے جس پر کامل اعتماد ہو، تاکہ وصیت کرنے والے کو یہ اطمینان ہو کہ میری وصیت پوری ہوگی، اور اگر میں نے اپنی وصیت میں کچھ لوگوں کیلئے ہدایات جاری کی ہیں تو یہ ہدایات ان متعلق اشخاص تک پہنچ جائیں گی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس ذاتِ والاصفات پر سب سے زیادہ اعتماد تھا، وہ مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابیطالبؑ ہیں

اسی لئے آنحضرتؐ نے جنابِ امیرؑ سے سینکڑوں وصیتیں فرمائی ہیں۔ جن میں کچھ کا تعلق خود جنابِ امیرؑ سے تھا۔ اور کچھ تمام صاحبانِ ایمان کیلئے تھیں

زیرِ نظر مضمون میں کچھ ایسی ہی وصیتوں کا ذکر کیا جارہا ہے جن کا تعلق تمام صاحبانِ ایمان سے ہے البتہ مخاطب مولاؑ کو کیا گیا ہے، کیونکہ ہماری ترتیبِ ہدایت بھی، سب سے زیادہ مستند یہی ہے کہ :

خدا نے رسولؐ سے فرمایا، رسولؐ نے مولاؑ کو بتایا، اور پھر مولاؑ نے صاحبانِ ایمان تک پہنچایا۔

ان وصیتوں کے مطالعہ سے قبل اجمالاً یہ بھی دیکھیں کہ خدا و رسولؐ کے نزدیک جنابِ امیرؑ کا مرتبہ اور منزلت کیا ہے ۔؟

امیرالمومنینؑ کی عظمت کا پرچم

حضورِ اکرمؐ کا ارشاد ہے:

یا علیّ ـــــ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَشْرَفَ عَلٰی اَھْلِ الدُّنیا فَاخْتَارَنِی مِنْھَا عَلٰی رِجَالِ الْعَالَمِیْنَ.

ثُمَّ اطَّلَعَ الثَّانِیَۃَ فَاخْتَارَکَ عَلٰی رِجَالِ الْعَالَمِیْنَ ثُمَّ اطَّلَعَ الثَّالِثَۃَ فَاخْتَارَ الْاَئِمَّۃَ مِنْ وُلْدِکَ عَلٰی رِجَالِ الْعَالَمِیْنَ۔

ثُمَّ اطَّلَعَ الرَّابِعَۃَ فَاخْتَارَ فَاطِمَۃَ عَلٰی نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ۔

یا علیّ ـــــ اِنِّی رَأَیْتُ اِسْمَکَ مَقْرُوْنًا بِاِسْمِی فِی اَرْبَعِ مَوَاطِنَ فَاٰنَسْتُ بِالنَّظَرِ اِلَیْہِ:

اِنِّی لَمَّا بَلَغْتُ بَیْتَ الْمُقَدَّسِ فِی مِعْرَاجِی اِلَی السَّمَاءِ وَجَدْتُ عَلٰی صَخْرَتِھَا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَیَّدْتُہٗ بِوَزِیْرِہٖ وَنَصَرْتُہٗ بِوَزِیْرِہٖ، فَقُلْتُ لِجِبْرَئِیْلَ: مَنْ وَزِیْرِیْ؟ - قَالَ: عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ۔

فَلَمَّا جَاوَزْتُ سِدْرَۃَ الْمُنْتَھٰی اِنْتَھَیْتُ اِلٰی عَرْشِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ جَلَّ جَلَالُہٗ فَوَجَدْتُ مَکْتُوْبًا عَلٰی قَوَائِمِہٖ: اِنِّی اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ، وَمُحَمَّدٌ حَبِیْبِیْ اَیَّدْتُہٗ بِوَزِیْرِہٖ وَنَصَرْتُہٗ بِوَزِیْرِہٖ ـــــ

یا علیّ ـــــ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَعْطَانِیْ فِیْکَ سَبْعَ خِصَالٍ:

اَنْتَ اَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ عَنْہُ الْقَبْرُ مَعِیَ ـــــ وَاَنْتَ اَوَّلُ مَنْ یَقِفُ عَلَی الصِّرَاطِ مَعِیَ ـــــ وَاَنْتَ اَوَّلُ مَنْ یُکْسٰی اِذَا کُسِیْتُ وَیُحْیٰی اِذَا حُیِیْتُ وَاَنْتَ اَوَّلُ مَنْ یَسْکُنُ مَعِیَ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَاَنْتَ اَوَّلُ مَنْ یَشْرَبُ مَعِیَ الرَّحِیْقَ الْمَخْتُوْمَ الَّذِیْ خِتَامُہٗ مِسْکٌ

اے علیؑ ـــــ

خداوندِ عالم نے تمام دُنیا والوں پر نگاہ ڈالی اور دُنیا بھر کے لوگوں پر مجھے فضیلت عطا کی۔ پھر دُوبارہ نگاہ ڈالی تو تمام لوگوں میں سے تمہیں منتخب قرار دیا۔ پھر تیسری بار نگاہ ڈالی تو تمہاری اولاد میں سے ائمہ طاہرینؑ کو منتخب کیا ـــــ پھر چوتھی بار نگاہ ڈالی اور (میری بیٹی) فاطمہؑ کو تمام جہانوں کی خواتین میں منتخب قرار دیا۔

اے علیؑ ـــــ میں نے چار مقامات پر تمہارے نام کو اپنے نام کے ساتھ متصل دیکھا ہے جو مجھے بہت اچھا لگا:

(۱) سفرِ معراج کے موقع پر جب میں بیت المقدس پہنچا تو میں نے وہاں کی چٹان پر یہ لکھا ہوا دیکھا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَيَّدْتُهٗ بِوَزِيْرِهٖ وَنَصَرْتُهٗ بِوَزِيْرِهٖ فَقُلْتُ لِجِبْرَئِيْلَ: مَنْ وَزِيْرِيْ ـــــ؟

قَالَ: عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍؑ: (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمدؐ خدا کے رسُولؐ ہیں جن کی تائید میں نے اُن کے وزیر سے کی ـــــ میں نے جبرئیلؑ سے کہا: میرا وزیر کون ہے؟

کہا: (حضرت) علیؑ بن ابی طالبؑ۔

پھر جب میں سدرۃ المنتہیٰ سے گذرا اور پروردگارِ عالم کے عرش تک پہنچا تو قوائمِ عرش پر یہ لکھا ہوا دیکھا:

اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ، وَمُحَمَّدٌ حَبِيْبِیْ، اَيَّدْتُهٗ بِوَزِيْرِهٖ وَنَصَرْتُهٗ بِوَزِيْرِهٖ۔

(میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔

محمدؐ میرے حبیب ہیں۔

میں نے اُن کے وزیر کے ذریعہ اُن کی تائید و نصرت کی۔

اے علیؑ ـــــ

خداوندِ عالم نے تمہارے بارے میں مجھے سات باتوں کی خوشخبری) دی ہے:

(۱):۔ (روزِ قیامت) قبر سے، میرے ساتھ سب سے پہلے تم اٹھو گے۔

(۲):۔ جب مجھے تحیات پیش کی جائیں گی، تو تمہیں بھی پیش کی جائیں گی۔

(۳):۔ صراط پر سب سے پہلے تم میرے ساتھ کھڑے ہو گے۔

(۴):۔ جب مجھے آراستہ کیا جائے گا تو (اُس کے بعد) سب سے پہلے تمہیں آراستہ کیا جائے گا۔

(۵):۔ جب مجھے سلامی دی جائے گی، اُس وقت تمہیں بھی سلامی دی جائے گی۔

(۶):۔ (جنت کے بلند ترین مقام) علیین پر میرے ساتھ سب سے پہلے تمہیں رکھا جائے گا۔

(۷):۔ شرابِ طہور، جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی، میرے ساتھ سب سے پہلے تم، اُسے نوش کرو گے۔

حضورِ اکرم کی جنابِ امیرؑ سے وصیتیں

رَوَی حَمّادُ بنُ عَمرٍو، وَأنَسُ بنُ مُحَمَّدٍ عَن أبِیهِ جَمِیعاً، عَن جَعفَرِ بنِ مُحَمَّدٍ عَن أبِیهِ، عَن جَدِّهِ، عَن عَلِیِّ بنِ أبِی طَالِبٍ صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَیهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ أنَّهُ قالَ لَهُ:

یَا عَلِیُّ، اُوصِیکَ بِوَصِیَّةٍ فَاحفَظهَا فَلَا تَزَالُ بِخَیرٍ مَا حَفِظتَ وَصِیَّتِی

سرکارِ ختمی مرتبت احمدِ مجتبیٰ حضرت محمدّ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس وصیت کو، جو دنیا و آخرت سے متعلق مطالب پر مشتمل ہے۔ قارئینِ کرام کی سہولت کیلئے ہم الگ الگ فقروں کی صورت میں، ترجمہ کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، تاکہ اُن کو رکھنا اور اُن سے فیض حاصل کرنا آسان ہو۔

اس وصیت کو ہمارے بلند مرتبہ مجتہدین اور فقہائے کرام نے اپنے جلیل القدر موضوعات کی زینت بنایا ہے، جن میں ایک انتہائی بلند مرتبہ شخصیت حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی ہے جن کی کتاب **"المواعظ"** جس کے ساتھ موصوف کی دو اور کتابیں "صفات الشیعہ" اور "فضائل الشیعہ" کے نام سے شامل ہیں، انگریزی ترجمہ کے ساتھ ایران سے شائع ہوئی ہے۔ جسے اردو کے قالب میں ڈھالنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔

:- حماد بن عمرو اور انس بن محمد نے اپنے والد سے (روایت کی ہے)

امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد انہوں نے اپنے دادا انہوں نے حضرت امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ سے، اور انہوں نے حضرت رسولِ خدا سے روایت کی ہے۔

آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

"اے علیؑ ___ میں تمہیں ایک وصیت کر رہا ہوں اس کو محفوظ رکھنا۔
تم ہمیشہ خیر پر رہو گے جب تک میری وصیت کی حفاظت کرتے رہو گے۔

✿

:- یا علیؑ مَنْ كَظَمَ الْغَيْظَ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى إِمْضَائِهِ أَعْقَبَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْناً وَ إِيْمَاناً يَجِدُ طَعْمَهُ۔

اے علیؑ ___ جو شخص اپنے غیض و غضب کے مطابق عمل کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود اپنا غصہ پی جائے، تو خداوندِ عالم قیامت کے دن اُسے وہ امن و ایمان عطا کرے گا جس کی اُسے لذت ملے گی۔

✿

:- یا عَلِيُّ مَنْ لَمْ يُحْسِنْ وَصِيَّتَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ كَانَ نَقْصاً فِي مُرُوَّتِهِ وَلَمْ يَمْلِكِ الشَّفَاعَةَ۔

اے علیؑ ___ جو شخص موت کے وقت اچھی وصیت نہ کرے اسکی مروت ناقص ہے اور وہ شفاعت نہ پائے گا۔

✿

:- یا عَلِيُّ أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ أَصْبَحَ وَلَا يَهْتَمُّ بِظُلْمِ أَحَدٍ۔

اے علیؑ ___ جو شخص اس حالت میں صبح کرے کہ کسی کے ساتھ ناانصافی کا ارادہ نہ کرے اس کا جہاد افضل ہے۔

✿

- یا عَلِيّ مَن خافَ النّاسُ لِسانَهُ فَهُوَ مِن أَهلِ النّارِ۔

اے علیؑ ــ جس کی بدزبانی سے لوگ ڈریں وہ اہلِ جہنم سے ہے۔

❋

:- یا عَلِيّ شَرُّ النّاسِ مَن أَكرَمَهُ النّاسُ اِتِّقاءَ شَرِّهِ ۔

اے علیؑ ــ وہ شخص بہت ہی بُرا ہے جس کے شر کے خوف سے لوگ اس کا احترام کریں۔

❋

:- یا عَلِيّ شَرُّ النّاسِ مَن باعَ آخِرَتَهُ بِدُنیاهُ وَشَرٌّ مِن ذٰلِكَ مَن باعَ آخِرَتَهُ بِدُنیا غَیرِهِ

اے علیؑ ــ وہ شخص بہت ہی بُرا ہے، جو دنیا کیلئے اپنی آخرت بیچ ڈالے، اور اس سے بُرا وہ شخص ہے جو دوسرے کی دنیا بنانے کے لئے اپنی آخرت کا سودا کر دے۔

❋

:- یا عَلِيّ مَن لَم یَقبَلِ العُذرَ مِن مُتَنَصِّلٍ صادِقاً کانَ أَو کاذِباً، لَم یَنَل شَفاعَتِي۔

اے علیؑ :- جو شخص کسی ذی وقار شخص کا عذر قبول نہ کرے چاہے سچ ہو یا جھوٹ، وہ میری شفاعت نہیں پائے گا۔

❋

:- یا عَلِيّ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبَّ الکِذبَ فِي الصَّلاحِ، وَأَبغَضَ الصِّدقَ فِي الفَسادِ۔

اے علیؑ ــ خدا کو وہ جھوٹ پسند ہے، جس سے اصلاح ہو، اور وہ سچ ناپسند ہے جس سے فساد ہو۔

:- یا عَلِيّ مَن تَرَكَ الخَمرَ لِغَیرِ اللّٰهِ سَقاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحیقِ المَختُومِ۔

اے علیؑ ــ جو شخص (خوشنودیٔ خدا کی نیت) کے بغیر بھی شراب پینا چھوڑ دے تو اُسے خداوند عالم (جنت میں) شرابِ طہور سے سیراب کرے گا۔

پوچھا :- اگر خدا کی خوشنودی کی نیت) کے بغیر بھی شراب پینا چھوڑ دے۔؟

فرمایا:۔ نعم۔ واللہ، صیانۃ لنفسہ یشکرہ اللہ علیٰ ذالک

ہاں اگر صرف اپنی ذات کی حفاظت (اور اُسے برائی سے بچانے) کے لئے ایسا کرے، تب بھی خداوند عالم اس کی قدر دانی فرمائے گا۔

❁

یا علیؑ۔ شارب الخمر کعابد وثن۔

یا علیؑ۔ شارب الخمر لا یقبل اللہ عزّوجلّ صلواتہ اربعین یوماً، فان مات فی الاربعین مات کافراً۔

یا علیؑ۔ کلّ مسکر حرام، وما أسکر کثیرہ فالجرعۃ منہ حرام۔

یا علیؑ جعلت الذّنوب کلّھا فی بیت، وجعل مفاتحھا شرب الخمر۔

یا علیؑ یأتی علی شارب الخمر ساعۃ لا یعرف فیھا ربّہ عزّوجلّ۔

اے علیؑ ـــ شراب خور ایسا ہے جیسے صنم پرست۔

اے علیؑ ـــ خداوندِ عالم شراب خور کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں کرتا۔ اور اگر (ان ہی) چالیس دنوں کے اندر اس شخص کی موت آجائے تو کافر مرے گا۔

اے علیؑ ـــ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اور جس کی کثیر مقدار سے نشہ ہو، اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

اے علیؑ ـــ سارے گناہوں کو (گویا) ایک گھر کے اندر رکھ کر شراب خوری کو اُس کی چابی قرار دیا گیا ہے۔

اے علیؑ ـــ شراب پینے والے پر ایک ایسی ساعت بھی آتی ہے جس میں وہ اپنے پروردگار کو نہیں پہچانتا۔

❁

یا علیؑ۔ انّ ازالۃ الجبال الرّواسی أھون من ازالۃ ملک موکّل لم تنقض أیامہ۔

اے علیؑ ـــ جس بادشاہ کا ابھی وقت پورا نہ ہو اُسے ہٹانے کی بہ نسبت (زمین پر) جمے ہوئے پہاڑوں کو ہٹانا آسان ہے۔

یاعلیؑ من لم ینتفع بدینہ ولا دنیاہ فلا خیر فی مجالسۃ ومن لم یوجب لک فلا توجب لہ ولا کرامۃ :

اے علیؑ —— جس شخص سے دین و دنیا کا فیض نہ پہنچے اس کے پاس بیٹھنے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ اور جو تمہارے احترام کا قائل نہ ہو اس کے لئے عزت واحترام کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

✿

یاعلیؑ ینبغی أن یکون فی المؤمن ثمان خصال : وقار عند الھزاھز، وصبر عند البلاء، وشکر عند الرخاء، وقنوع بما رزقہ اللہ عزوجل، لا یظلم الأعداء، ولا یتحامل علی الأصدقاء، بدنہ منہ فی تعب، والناس منہ فی راحتہ۔

اے علیؑ —— مناسب ہے کہ مومن میں ۸ صفات پائی جائیں :

● پریشانیوں کے موقع پر پرسکون رہے ● آزمائشوں پر صبر کرے ● خوشحالی (ملے تو) شکر (ادا کرے) ● جو کچھ خداوند عالم نے عطا فرمایا ہے اُس پر اُس کا دل مطمئن رہے۔ ● دشمنوں پر (بھی) ظلم نہ کرے ● دوستوں پر (زیادہ) بوجھ نہ ڈالے ● اس کا جسم تو (نیک کاموں میں مسلسل حصہ لینے کی وجہ سے) تھکن محسوس کرے لیکن لوگوں کو اس کی طرف سے اطمینان ہو (کہ وہ کسی کو ضرر نہیں پہونچائے گا)

✿

یاعلیؑ اربعۃ لا ترد لھم دعوۃ : إمام عادل، ووالد لولدہ، والرجل یدعو لأخیہ بظھر الغیب، والمظلوم، یقول اللہ عزوجل : وعزتی وجلالی لأنتصرن لک ولو بعد حین۔

اے علیؑ —— چار قسم کے (اشخاص) وہ ہیں جن کی دعا رد نہیں ہوتی۔

عادل رہنما۔ باپ کی دعا اولاد کے حق میں۔ وہ شخص جو اپنے برادر (مومن) کی عدم موجودگی میں اسکے لئے دعا کرے۔ اور مظلوم (کی دعا۔ جس کے بارے میں) خداوندِ عالم فرماتا ہے کہ میری عزّت و جلال کی قسم، میں ضرور تمہاری مدد کروں گا، چاہے کچھ عرصہ بعد سہی!

❁

❁ یا علیُّ۔ ثَمَانِیَۃٌ اِنْ اُھِیْنُوْا فَلَا یَلُوْمُنَّ اِلَّا اَنْفُسَھُمْ:

اَلذَّاھِبُ اِلٰی مَائِدَۃٍ لَمْ یُدْعَ اِلَیْھَا، وَالْمُتَأَمِّرُ عَلٰی رَبِّ الْبَیْتِ، وَطَالِبُ الْخَیْرِ مِنْ اَعْدَائِہٖ، وَطَالِبُ الْفَضْلِ مِنَ اللِّئَامِ وَالدَّاخِلُ بَیْنَ اثْنَیْنِ فِیْ سِرٍّ لَمْ یُدْخِلَاہُ فِیْہِ، وَالْمُسْتَخِفُّ بِالسُّلْطَانِ وَالْجَالِسُ فِیْ مَجْلِسٍ لَیْسَ لَہٗ بِاَھْلٍ وَالْمُقْبِلُ بِالْحَدِیْثِ عَلٰی مَنْ لَا یَسْمَعُ مِنْہُ۔

اے علی — آٹھ قسم کے لوگ، ایسے ہیں کہ اگر ان کی بے عزتی ہو تو اپنے سوا کسی کی ملامت نہ کریں:

(۱):۔ ایسی دعوت میں شریک ہونے والا جہاں اُسے بلایا نہ گیا ہو (۲)، صاحب خانہ پر حکم چلانے والا۔ (۳):۔ اپنے دشمنوں سے نیکی کا مطالبہ کرنے والا۔ (۴):۔ بد طینت لوگوں سے فضل و کرم کی فرمائش کرنے والا۔ (۵):۔ دو آدمیوں کے راز (کی باتوں) میں مداخلت کرنے والا (ایسا شخص) جسے اُن لوگوں نے اپنے راز میں شریک نہ کیا ہو۔ (۶) صاحب سلطنت کی توہین کرنے والا۔ (۷):۔ ایسی جگہ بیٹھنے والا جس کا وہ حقدار نہ ہو۔ (۸) جو لوگ سننے پر آمادہ نہ ہوں ان کو مخاطب کرنے والا۔

❁

❁ یا علیُّ حَرَّمَ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ عَلٰی کُلِّ فَحَّاشٍ بَذِیٍّ لَا یُبَالِیْ مَا قَالَ، وَلَا مَا قِیْلَ لَہٗ۔

اے علیؑ — خداوندِ عالم نے ہر اُس بدکار و بے شرم کے لئے جنت حرام کر دی ہے جسے نہ اپنی بات کی پرواہ ہو، نہ اسکی کہ لوگ اس کے بارے میں کیا کہہ رہے ہیں۔

❁

❁ یا علیُّ۔ طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمْرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ۔

(اے علی۔ خوش بحال اس شخص کا جو طویل زندگی پائے اور اچھا عمل کرے۔

❁

❁ ياعليُّ لاتمزح، فيذهبُ بهاؤك، ولاتكذب فيذهبُ نورك. وإيّاك وخصلتين: الضجر والكسل، فإنّك إن ضجرت لم تصبر على حقٍّ، وإن كسلت لم تؤدِّ حقّاً.

(بے ہودہ) مذاق نہ کرنا ورنہ تمہارا احترام باقی نہ رہے گا، اور غلط بیانی نہ کرنا، ورنہ تمہاری نورانیت ختم ہوجائے گی۔

دو باتوں سے بچنا:

چڑچڑاپن اور سستی، اگر چڑچڑاپن کروگے تو حق پر صبر نہیں کرسکو گے اور سستی کروگے تو (حق) ادا نہیں کرسکو گے۔

❁

❁ یاعلیُّ لکلّ ذنبٍ توبةٌ إلّا سوءَ الخلق، فإنّ صاحبه كلّما خرج من ذنبٍ دخل في ذنبٍ آخر.

اے علیؑ ہر گناہ کی توبہ ہے، سوائے بد خلاقی کے، کیونکہ بد اخلاق آدمی ایک گناہ سے نکلتا ہے تو دوسرے گناہ میں شامل ہوجاتا ہے۔

❁

❁ یاعلیُّ أربعةٌ أسرعُ شيءٍ عقوبةً: رجلٌ أحسنتَ إليه فكافأك بالإحسان إساءةً، ورجلٌ لاتبغي عليه وهو يبغي عليك، ورجلٌ عاهدته على أمرٍ فوفيتَ له وغدر بك، ورجلٌ وصل قرابته فقطعوه.

اے علیؑ چار باتوں کا (برا) انجام جلد سامنے آتا ہے:

(۱) کسی شخص پر تم نے احسان کیا اور اس نے احسان کے بدلے میں تم سے برا سلوک کیا۔

(۲) ایسا شخص، جس کے خلاف تم نے کوئی محاذ آرائی نہیں کی تھی وہ تمہارے خلاف محاذ آرائی کرے گا

(۳)۔ کسی شخص سے تم نے معاہدہ کیا، اور اس کی پابندی بھی کی، اور وہ تم سے غداری کرنے لگے۔
(۴)۔ وہ شخص جس سے تم نے توصلہ رحم کیا، اور وہ قطع رحم کرے۔

❁

❁:۔ یا علیّ مَن اسْتَوْلیٰ علیہِ الضَجَرُ رحلت عنہُ الرّاحۃُ۔
اے علیؓ جس پر چڑچڑاپن غالب ہو، اس کا چین وسکون رخصت ہوا۔

❁

❁:۔ یا علیّ اثنی عشرۃَ خصلۃً ینبغی للرّجلِ المُسلِمِ أن یتعلّمھا علی المائدۃ:
اربعٌ منھا فریضۃٌ، و أربعٌ منھا سنّۃٌ، وأربعٌ منھا أدبٌ۔
فأمّا الفریضۃُ: فالمعرفۃ بما یأکلُ، والتّسمیۃُ، والشّکرُ، والرّضا۔
وأمّا السّنّۃُ: فالجلوسُ علی الرّجلِ الیسریٰ، والأکلُ بثلاثِ أصابعَ، وأن یاکُلَ
ممّا یلیہِ، ومصّ الأصابعِ۔
وأمّا الأدبُ: فتصغیرُ اللّقمۃِ، والمضغُ الشّدیدُ، وقِلّۃُ النّظرِ فی وُجوہِ النّاسِ
وغسلُ الیدینِ۔
اے علیؓ —— بارہ باتیں ایسی ہیں جو مردِ مسلمان کو، کھانے پر بیٹھتے وقت ملحوظ رکھنی چاہییں۔
ان میں سے چار ضروری، چار سنّت اور چار باتیں آداب میں ہیں:
ضروری باتیں، تو یہ ہیں: جو کچھ کھا رہا ہے اس کی پہچان، بسم اللہ، شکر اور اطمینان۔
سُنّت باتیں! —— یہ ہیں: بائیں پیر پر زور دے کر بیٹھنا، تین انگلیوں سے کھانا، اپنے
سامنے سے کھانا، اور (کھانے کے بعد) انگلیاں چاٹنا۔
آداب یہ ہیں: لقمہ چھوٹا لینا، خوب چبانا، لوگوں کی طرف کم دیکھنا۔ دونوں ہاتھوں کو دھونا۔

❁

❁:۔ یا علیّ خلقَ اللہُ عزّوجلّ الجنّۃَ من لبنتینِ، لبنۃٍ من ذھبٍ ولبنۃٍ من

فِضَّةٍ، وَجَعَلَ حِيطَانَهَا الْيَاقُوتَ، وَسَقْفَهَا الزَّبَرْجَدَ وَحَصَاهَا اللُّؤْلُؤَ، وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ وَالْمِسْكُ الْأَذْفَرُ ثُمَّ قَالَ لَهَا: تَكَلَّمِي، فَقَالَتْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، قَدْ سَعِدَ مَنْ يَدْخُلُنِي.

قَالَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يَدْخُلُهَا مُدْمِنُ خَمْرٍ وَلَا نَمَّامٌ وَلَا دَيُّوثٌ وَلَا شُرْطِيٌّ وَلَا مُخَنَّثٌ وَلَا نَبَّاشٌ وَلَا عَشَّارٌ وَلَا قَاطِعُ رَحِمٍ وَلَا قَدَرِيٌّ.

اے علیؑ — خدا نے جنّت دو قسم کی اینٹوں سے بنائی ہے: ایک سونے کی اینٹ دوسری چاندی کی اینٹ۔ اور اُس کی دیواریں یاقوت کی، چھت زبرجد، فرش موتی کا، اُس کی مٹی زعفران اور مُشک کی۔

پھر اُس کو بولنے کا حکم دیا تو اُس نے کہا۔

خداوندِ حیّ و قیّوم کے علاوہ کوئی معبود نہیں، خوش قسمت ہے وہ شخص جو مجھ تک پہونچ جائے

تو خداوندِ عالم نے فرمایا:

میری عزت و جلال کی قسم — اِس میں شرابی، چغلخور، دیّوث، شُرطی، مُخنّث، کفن چور، عشّار . . قطع رحم کرنے والا۔ اور قدریہ فرقہ داخل نہیں ہو سکتا۔

❁

يَا عَلِيُّ كَفَرَ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَشَرَةٌ: اَلْقَتَّاتُ وَالسَّاحِرُ وَالدَّيُّوثُ وَنَاكِحُ الْمَرْأَةِ حَرَاماً فِي دُبُرِهَا، وَنَاكِحُ الْبَهِيمَةِ، وَمَنْ نَكَحَ ذَاتَ مَحْرَمٍ، وَالسَّاعِي فِي الْفِتْنَةِ، وَبَائِعُ السِّلَاحِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ، وَمَانِعُ الزَّكَاةِ وَمَنْ وَجَدَ سَعَةً فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ۔

اے علیؑ — اُمّت کے دس قسم کے، لوگ (کلمہ پڑھنے کے باوجود) کافر ہیں:

چغلخور، جادوگر، دیّوث، عورت کے ساتھ ممنوع طریقے سے ہمبستری کرنے والا، جانور سے بدفعلی کرنے والا، محرم کے ساتھ بدفعلی کرنے والا، فتنے کو اُبھارنے والا، کفّار حربی کے ہاتھوں اسلحہ بیچنے والا، زکواۃ میں رکاوٹ ڈالنے والا، اور گنجائش (استطاعت) کے باوجود حج کئے بغیر مرجانے والا۔

❁

❁: یَا عَلِیُّ لَا وَلِیْمَةَ اِلَّا فِی خَمْسَةٍ : فِی عِرْسٍ، وَخُرْسٍ، وَعِذَارٍ، وَوِکَارٍ، وَرِکَازٍ فَالْعِرْسُ التَّزْوِیْجُ، وَالْخُرْسُ النِّفَاسُ بِالْوَلَدِ، وَالْعِذَارُ الْخِتَانُ، وَالْوِکَارُ فِی شِرَاءِ الدَّارِ وَالرِّکَازُ یَقْدَمُ مِنْ مَکَّةَ۔

اے علیؑ — ولیمہ پانچ ہی مواقع پر (سنّت) ہے :

شادی، اولاد کی آمد، بیٹے کا ختنہ، گھر کی خریداری اور مکّہ سے (حج کے بعد) واپسی۔

❁

❁: یَا عَلِیُّ لَا یَنْبَغِی ــــــ لِلْعَاقِلِ اَنْ یَکُوْنَ ظَاعِنًا اِلَّا فِی ثَلَاثٍ : مَرَمَّةٍ لِمَعَاشٍ، اَوْ تَزَوُّدٍ لِمَعَادٍ، اَوْ لَذَّةٍ فِی غَیْرِ مُحَرَّمٍ۔

اے علیؑ — عقلمند آدمی کو تین ہی باتوں کے لئے سفر کرنا چاہیئے۔

(۱)۔ روزگار، (۲): آخرت کے لئے توشۂ راہ (حاصل کرنے کے لئے) (۳) کسی جائز لذّت کے حصول کے لئے۔

❁

❁: یَا عَلِیُّ ثَلَاثٌ مِنْ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ : اَنْ تَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ، وَتَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ، وَتَحْلُمَ عَمَّنْ جَهِلَ عَلَیْكَ

اے علیؑ — تین باتیں دنیا و آخرت میں اخلاقِ کریمانہ (کی حیثیت رکھتی ہیں) :

۱:۔ جو تم پر ظلم کرے اُسے معاف کر دو۔ ۲:۔ قطع رحم کرنے والے کے ساتھ صلۂ رحم کرو۔

۳:۔ جو تم سے نادانی کرے اس کے ساتھ درگذر کرو۔

❁

❁: یَا عَلِیُّ بَادِرْ بِاَرْبَعٍ قَبْلَ اَرْبَعٍ : شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سُقْمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَحَیَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ۔

۱- اے علیؑ — چار باتوں سے پہلے چار باتوں میں جلدی کرو: (یعنی ان سے دُنیا و آخرت کا فائدہ حاصل کرلو):

(۱) بڑھاپے سے پہلے جوانی (۲) بیماری سے پہلے تندرستی (۳) محتاجی سے قبل خوشحالی۔
(۴) موت سے پہلے زندگی۔

✻

- یَا عَلِیُّ کَرِہَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لِأُمَّتِي الْعَبَثَ فِي الصَّلَاۃِ، وَالْمَنَّ فِي الصَّدَقَۃِ، وَإِتْیَانَ الْمَسَاجِدِ جُنُباً، وَالضِّحْکَ بَیْنَ الْقُبُوْرِ، وَالتَّطَلُّعَ فِي الدُّوْرِ، وَالنَّظَرَ إِلٰی فَرْجِ النِّسَاءِ لِأَنَّہُ یُوْرِثُ الْعَمٰی۔

وَکَرِہَ الْکَلَامَ عِنْدَ الْجِمَاعِ لِأَنَّہُ یُوْرِثُ الْخَرَسَ۔

وَکَرِہَ النَّوْمَ بَیْنَ الْعِشَائَیْنِ، لِأَنَّہُ یُحْرِمُ الرِّزْقَ۔

وَکَرِہَ الْغُسْلَ تَحْتَ السَّمَاءِ إِلَّا بِمِئْزَرٍ:

وَکَرِہَ دُخُوْلَ الْأَنْھَارِ إِلَّا بِمِئْزَرٍ، فَإِنَّ فِیْھَا سُکَّاناً مِنَ الْمَلَائِکَۃِ۔

وَکَرِہَ دُخُوْلَ الْحَمَّامِ إِلَّا بِمِئْزَرٍ۔

وَکَرِہَ الْکَلَامَ بَیْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَۃِ فِي صَلَاۃِ الْغَدَاۃِ۔

وَکَرِہَ رُکُوْبَ الْبَحْرِ فِي وَقْتِ ھَیَجَانِہٖ۔

وَکَرِہَ النَّوْمَ فِي سَطْحٍ لَیْسَ بِمُحَجَّرٍ وَقَالَ۔

مَنْ نَامَ عَلٰی سَطْحٍ غَیْرِ مُحَجَّرٍ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ۔

وَکَرِہَ أَنْ یَنَامَ الرَّجُلُ فِي بَیْتٍ وَحْدَہٗ۔

وَکَرِہَ أَنْ یَغْشَی الرَّجُلُ إِمْرَأَتَہٗ وَھِيَ حَائِضٌ فَإِنْ فَعَلَ وَخَرَجَ الْوَلَدُ مَجْنُوْناً أَوْبِہٖ بَرَصٌ فَلَا یَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَہٗ۔

وَکَرِہَ أَنْ یَتَکَلَّمَ الرَّجُلُ مَجْذُوْماً إِلَّا أَنْ یَکُوْنَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ قَدْرُ ذِرَاعٍ۔

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ كَفِرَارِكَ مِنَ الْأَسَدِ۔

وَكَرِهَ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ وَقَدِ احْتَلَمَ حَتَّى يَغْتَسِلَ مِنَ الْاِحْتِلَامِ، فَإِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَخَرَجَ الْوَلَدُ مَجْنُونًا فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ

وَكَرِهَ الْبَوْلَ عَلَى شَطِّ نَهْرٍ جَارٍ۔

وَكَرِهَ أَنْ يُحْدِثَ الرَّجُلُ تَحْتَ شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ قَدْ أَثْمَرَتْ۔

وَكَرِهَ أَنْ يُحْدِثَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ۔

وَكَرِهَ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ۔

وَكَرِهَ أَنْ يَدْخُلَ الرَّجُلُ بَيْتًا مُظْلِمًا إِلَّا مَعَ السِّرَاجِ۔

(اے علیؑ - خداوند عالم نے میری امت کے لئے (مندرجہ ذیل باتیں ناپسند قرار دی ہیں: نماز میں (ہاتھوں سے کھیلنا) صدقہ دے کر احسان جتانا۔ ناپاکی کی صورت میں مسجد میں آنا، قبروں کے درمیان ہنسنا، گھروں میں جھانکنا، اور عورت کے ... حصّے کو دیکھنا، کیونکہ اس سے نابینا ہونے کا اندیشہ ہے)

ہمبستری کے وقت بات چیت مکروہ ہے، کیونکہ اس سے (بچہ گونگا ہوسکتا ہے)

مغرب و عشاء کی نمازوں کے درمیان سونا مکروہ ہے، رزق سے محرومی کا سبب بنے گا۔

آسمان کے نیچے برہنہ ہوکر نہانا مکروہ ہے (اگرچہ کوئی دیکھنے والا نہ ہو، ورنہ حرام ہوجائے گا۔)

نہر میں برہنہ ہوکر داخل ہونا مکروہ ہے، کیونکہ وہاں بھی فرشتے آباد ہیں۔

حمام میں برہنہ ہوکر داخل ہونا مکروہ ہے۔

صبح کی نماز میں، اذان و اقامت کے درمیان بات کرنا مکروہ ہے۔

جب سمندر میں طغیانی ہو تو سمندری سفر مکروہ ہے۔

کسی ایسی چھت پر سونا مکروہ ہے، جس کی چار دیواری نہ ہو۔ پھر فرمایا کہ، جو شخص بغیر چار دیواری کی چھت پر سوئے اُس کی کوئی ذمہ داری نہیں لی جاسکتی۔

مکروہ ہے کہ کوئی شخص گھر کے اندر اکیلا سوئے۔

عورت کے ساتھ اس کی ناپاکی کے دنوں میں ہمبستری۔ کرنے سے اگر اولاد پاگل یا مبروص پیدا ہو تو اپنے آپ کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے۔

بہتی ہوئی نہر کے کنارے پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

پھلدار کھجور یا درخت کے نیچے پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔

کھڑے ہو کر پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔

کھڑے ہو کر جوتے پہننا مکروہ ہے۔

چراغ کے بغیر کسی اندھیرے گھر میں داخل ہونا مکروہ ہے۔

❋

:- يَا عَلِيُّ آفَةُ الْحَسَبِ الْافْتِخَارُ۔

اے علیؑ ___ فخر و مباہات کرنا حسب (نسب) کے لئے آفت ہے۔

❋

:- يَا عَلِيُّ مَنْ خَافَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَخَافَ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ، وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَخَافَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔

اے علیؑ ___ جو شخص خداوندِ عالم سے ڈرتا ہے (خدا) ہر ایک کے اندر اُس کا خوف ڈال دیتا ہے۔ اور جو خداوندِ عالم سے نہیں ڈرتا (اس کے دل میں خدا) ہر چیز کا خوف ڈال دیتا ہے۔

❋

:- يَا عَلِيُّ ثَمَانِيَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمُ الصَّلَاةَ:

اَلْعَبْدُ الْآبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَوْلَاهُ، وَالنَّاشِزُ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَمَانِعُ الزَّكٰوةِ، وَتَارِكُ الْوُضُوْءِ، وَالْجَارِيَةُ الْمُدْرِكَةُ تُصَلِّيْ بِغَيْرِ خِمَارٍ، وَ إِمَامُ قَوْمٍ يُصَلِّيْ بِهِمْ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ، وَالسَّكْرَانُ وَالزَّبِيْنُ وَهُوَ الَّذِيْ يُدَافِعُ الْبَوْلَ وَالْغَائِطَ۔

(اے علیؑ — خداوند عالم آٹھ (قسم کے) لوگوں کی نماز قبول نہیں کرتا:

(۱):- بھاگا ہوا غلام، جب تک کہ اپنے آقا کے پاس واپس نہ آئے۔
(۲):- وہ نافرمان بیوی، جس کا شوہر اُس سے ناراض ہو (۳):- زکواۃ سے منع کرنے والا۔
(۴):- وضو ترک کرنے والا۔ (۵):- وہ بالغ لڑکی جو دوپٹہ کے بغیر نماز پڑھے۔ (۶):- وہ پیش نماز جو اُن لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو، جو اُسے پسند نہیں کرتے۔ (۷):- نشہ میں ڈوبا ہوا شخص۔
(۸):- جسے (شدت سے) پیشاب یا پاخانہ (لگ رہا ہو اور وہ اُسے) روک کر نماز پڑھ رہا ہو۔

❁

۔ یَا عَلِیُّ اَرْبَعٌ مَنْ کُنَّ فِیْهِ بَنَی اللّٰهُ تَعَالٰی لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ، مَنْ آوَی الْیَتِیْمَ وَرَحِمَ الضَّعِیْفَ، وَأَشْفَقَ عَلٰی وَالِدَیْهِ، وَرَفَقَ بِمَمْلُوْکِهٖ۔

اے علیؑ — جس شخص میں ۴ خصوصیات ہوں گی اس کے لئے خداوند عالم جنّت میں گھر تعمیر کرے گا:
(۱) جو یتیم کو پناہ دے۔ (۲) کمزوروں کے ساتھ مہربانی کرے۔ (۳):- اپنے والدین کے ساتھ نرمی کا سلوک کرے (۴) اپنے غلام (اور خدمت گار) کے ساتھ نرم دلی کرے۔

❁

۔ یَا عَلِیُّ ثَلَاثٌ مَنْ لَقِیَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِنَّ فَهُوَ مِنْ أَفْضَلِ النَّاسِ: مَنْ أَتَی اللّٰهَ بِمَا افْتَرَضَ عَلَیْهِ فَهُوَ مِنْ اَعْبَدِ النَّاسِ، وَمَنْ وَرِعَ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَهُوَ مِنْ أَوْرَعِ النَّاسِ، وَمَنْ قَنَعَ بِمَا رَزَقَهُ اللّٰهُ فَهُوَ مِنْ أَغْنَی النَّاسِ۔

اے علیؑ — تین باتیں ایسی ہیں کہ جو شخص ان (کی انجام دہی) کے ساتھ پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا وہ افضل انسان ہوگا۔

(۱):- خداوند عالم نے جن باتوں کو فرض قرار دیا ہے (ان سب کو) انجام دے تو وہ خدا کا بہت عبادت گذار بندہ ہے۔ (۲):- جو شخص خداوند عالم کی حرام کردہ (سب) باتوں سے دامن بچائے تو وہ بہت پرہیزگار شخص ہے۔ (۳):- جو شخص خداوند عالم کے عطا کردہ

رزق پر مطمئن رہے تو وہ بہت بے نیاز انسان ہے۔

❁

(۳۵) یَا عَلِیُّ ثَلَاثٌ لَا تُطِیْقُهَا هٰذِهِ الْاُمَّةُ الْمُوَاسَاةُ لِلْاَخِ فِیْ مَالِهٖ وَ اِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِهٖ وَذِکْرُ اللّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَلَیْسَ هُوَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلٰکِنْ اِذَا وَرَدَ عَلٰی مَا یَحْرُمُ عَلَیْهِ خَافَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَهٗ وَتَرَکَهٗ۔

اے علیؑ ـــــ تین باتیں ایسی ہیں جن کی اُمت کے لوگوں میں (گویا) طاقت ہی نہیں ہے :

(۱):۔ اپنے مال سے اپنے بھائیوں کو نوازنا (۲):۔ اپنے نفس کے خلاف لوگوں سے انصاف کرنا (۳) ہر حال میں اللہ کو یاد رکھنا۔

(اس خدا کو یاد رکھنے یا) ذکرِ خدا کا مطلب سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ نہیں بلکہ (اس کا مقصد یہ ہے کہ) : جب بھی کوئی حرام بات پیش آئے تو خدا کے خوف سے اسے ترک کرے۔

❁

(۳۶):۔ یَا عَلِیُّ ثَلَاثَةٌ اِنْ اَنْصَفْتَهُمْ ظَلَمُوْكَ : اَلسَّفَلَةُ وَاَهْلُكَ وَخَادِمُكَ۔

یَا عَلِیُّ ثَلَاثَةٌ لَا یَنْتَصِفُوْنَ مِنْ ثَلَاثَةٍ : حُرٌّ مِنْ عَبْدٍ، وَعَالِمٌ مِنْ جَاهِلٍ، وَقَوِیٌّ مِنْ ضَعِیْفٍ۔

اے علیؑ ـــــ تین (قسم کے) لوگ ایسے ہیں کہ اگر ان کے ساتھ انصاف (بھی) کرو تو وہ تمہارے ساتھ ناانصافی کریں گے۔

(۱) پست فطرت لوگ (۲): تمہارے اہل (خاندان وغیرہ) (۳) تمہارے خدمت گار۔

اے علیؑ ـــــ تین قسم کے لوگ وہ ہیں جو (عام طور سے) تین (قسم کے) لوگوں کے ساتھ انصاف نہیں کرتے (۱): آزاد، غلام کے ساتھ (۲): عالم، جاہل کے ساتھ (۳) طاقت ور کمزور

کے ساتھ۔

※

:- یَا عَلِیُّ سَبْعَةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ وَأَبْوَابُ الْجَنَّةِ مُفَتَّحَةٌ لَهُ :
مَنْ أَسْبَغَ وُضُوءَهُ، وَأَحْسَنَ صَلَاتَهُ، وَأَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ، وَكَفَّ غَضَبَهُ، وَسَجَنَ لِسَانَهُ، وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ لِذَنْبِهِ، وَأَدَّتِ النَّصِيحَةَ لِأَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ۔

اے علیؑ ــــ سات باتیں جس میں ہونگی وہ حقیقت ایمان کو تکمیل تک پہونچائے گا اور جنت کے دروازے اُس کے لئے کھول دیئے جائیں گے :

(۱) وضو کامل طریقے سے کرتا ہو (۲) نماز اچھی طرح سے پڑھتا ہو۔ (۳) :- اپنے مال کی زکواۃ ادا کرتا ہو۔ (۴) اپنے غصّے پر قابو رکھتا ہو۔ (۵) :- اپنی زبان پر کنٹرول رکھتا ہو (۶) :- خدا سے اپنے گناہ کی معافی مانگتا ہو (۷) :- اہلبیتِ پیغمبرؐ کے ساتھ خلوص رکھتا ہو۔

※

:- یَا عَلِیُّ لَعَنَ اللّٰهُ ثَلَاثَةً : آكِلَ زَادِهِ وَحْدَهُ، وَرَاكِبَ الْفَلَاةِ وَحْدَهُ، وَالنَّائِمَ فِي بَيْتٍ وَحْدَهُ۔

اے علیؑ ــــ تین قسم کے لوگوں کے لئے ۔ نفرین ہے :

(۱)۔ (دورانِ سفر) اپنا توشۂ راہ اکیلا کھانے والا۔

(۲)۔ بیابانوں میں تنہا سواری کرنے والا۔

(۳)۔ گھر میں اکیلے سونے والا۔

※

:- یَا عَلِیُّ ثَلَاثٌ يُتَخَوَّفُ مِنْهُنَّ الْجُنُونُ : اَلتَّغَوُّطُ بَيْنَ الْقُبُورِ، وَالْمَشْيُ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ، وَالرَّجُلُ يَنَامُ وَحْدَهُ۔

اے علیؑ ــــ تین باتیں ایسی ہیں جن سے جنون کا اندیشہ ہے :

(۱) :۔ قبروں کے بیچ میں رفع حاجت کرنا (۲) :۔ ایک پیر میں جوتا پہن کر چلنا۔ (۳) کسی شخص کا تنہا گھر میں) سونا۔

☆

یَا عَلِیُّ ثَلَاثَۃٌ یَحْسُنُ فِیْہِنَّ الْکِذْبُ: اَلْمَکِیْدَۃُ فِی الْحَرْبِ، وَعِدَتُکَ زَوْجَتَکَ وَالْاِصْلَاحُ بَیْنَ النَّاسِ۔

اے علیؑ — تین مواقع پر لوگوں سے سچ نہ بولنا بھی اچھا ہے۔

(۱) جنگ کی تدبیر کے بارے میں (۲) :۔ بیوی سے وعدے (۳) :۔ لوگوں کے درمیان مصالحت کراتے وقت۔

☆

یَا عَلِیُّ ثَلَاثَۃٌ مُجَالَسَتُہُمْ تُمِیْتُ الْقَلْبَ :

مُجَالَسَۃُ الْاَنْذَالِ، وَمُجَالَسَۃُ الْاَغْنِیَاءِ، وَالْحَدِیْثُ مَعَ النِّسَاءِ

اے علیؑ — تین (قسم کے) لوگوں کی ہم نشینی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

(۱) پست لوگوں کے ساتھ نشست و برخواست (۲) ثروت مندوں کے پاس اٹھنا بیٹھنا۔

(۳) :۔ عورتوں سے بات چیت (میں لگے رہنا)

☆

یَا عَلِیُّ ثَلَاثَۃٌ مِنْ حَقَائِقِ الْاِیْمَانِ: اَلْاِنْفَاقُ مِنَ الْاِقْتَارِ، وَاِنْصَافُکَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِکَ، وَبَذْلُ الْعِلْمِ لِلْمُتَعَلِّمِ

اے علیؑ تین باتیں ایمان کے حقائق میں سے ہیں:

(۱) :۔ تنگدستی میں بھی لوگوں پر خرچ کرنا (۲) : اپنی طرف سے سب کے ساتھ انصاف کرنا۔

(۳) : تشنگان علم کو علم کی دولت سے نوازنا۔

۔ یَا عَلِیُّ ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ یَکُنْ فِیْہِ لَمْ یَتِمَّ عَمَلُہٗ : وَرَعٌ یَحْجُزُہٗ عَنْ مَعَاصِی اللّٰہِ وَ

خُلقٌ يُدارىٰ بِهِ النَّاسُ، وَحِلمٌ يَرُدُّ بِهِ جَهلَ الجُهَّالِ۔

(اے علیؑ ۔۔۔ تین باتیں (ایسی ہیں کہ) جس شخص میں نہوں گی اُس کا عمل کامل نہیں ہوگا:

(۱): ایسی پرہیزگاری جو اُسے گناہ سے روکے (۲) خوش اخلاقی جس کے ذریعہ لوگوں کے ساتھ (اچھا) سلوک کرے۔ (۳): حلم و بردباری، جس کے ذریعہ جہالت کرنے والوں کے ساتھ درگذر کرے۔

❁

یَا عَلِيُّ ثَلَاثُ فَرَحَاتٍ لِلمُؤمِنِ فِي الدُّنيَا: لِقَاءُ الإِخوَانِ، وَتَفطِيرُ الصَّائِمِ، وَالتَّهَجُّدُ فِي آخِرِ اللَّيلِ۔

اے علیؑ ۔۔ دنیا میں مومن کیلئے تین باتیں باعثِ فرحت ہیں:

(۱): دوستوں سے ملاقات (۲): روزہ دار کو افطار کرانا (۳) رات کے آخری حصّے میں نمازِ شب پڑھنا۔

❁

یَا عَلِيُّ أَنهَاكَ عَن ثَلَاثِ خِصَالٍ: اَلحَسَدِ وَالحِرصِ وَالكِبرِ۔

اے علیؑ ۔۔۔ تین باتوں سے منع کرتا ہوں:

(۱): حسد (۲): حرص و طمع۔ (۳): تکبّر۔

❁

یَا عَلِيُّ أَربَعُ خِصَالٍ مِنَ الشَّقَاءِ: جُمُودُ العَينِ، وَقَسَاوَةُ القَلبِ، وَبُعدُ الأَمَلِ، وَحُبُّ البَقَاءِ۔

اے علیؑ ۔۔ چار باتیں بدبختی کی علامت ہیں:

(۱) پتھر جیسی آنکھ (۲) سنگدلی۔ (۳): لمبی آرزوئیں۔ (۴) (دنیا میں) ہمیشہ باقی رہنے کی خواہش۔

يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ دَرَجَاتٌ وَثَلَاثٌ كَفَّارَاتٌ وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ وَثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ فَأَمَّا الدَّرَجَاتُ: فَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي السَّبَرَاتِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَالْمَشْيُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَأَمَّا الْكَفَّارَاتُ: فَإِفْشَاءُ السَّلَامِ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَالتَّهَجُّدُ فِي اللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ: فَشُحٌّ مُطَاعٌ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ. وَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ: فَخَوْفُ اللّٰهِ تَعَالَىٰ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَاءِ وَالْفَقْرِ، وَكَلِمَةُ الْعَدْلِ فِي الرِّضَا وَالسُّخْطِ.

اے علیؑ ـــ (مندرجہ ذیل باتوں میں سے) تین میں درجات (کی بلندی)، تین میں (گناہوں کا) کفارہ، تین میں ہلاکت (کا اندیشہ) اور تین باتوں میں نجات ہے:

- ـــ (۱) درجات کی بلندی والے کام: سخت سردی میں بھی کامل وضو کرنا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، رات و دن (کے مختلف اوقات میں) جماعت کے لئے گھر سے جانا۔
- ـــ (۲): جن باتوں میں (گناہوں کا کفارہ ہے): ہر ایک کو سلام کرنا۔ (لوگوں کو کھانا کھلانا، اور جب لوگ رات کو سو رہے ہوں تو نمازِ شب پڑھنا۔
- ـــ (۳): وہ باتیں جن میں ہلاکت (کا اندیشہ) ہے:۔ (سخت) کنجوسی جس کے تقاضوں کے مطابق عمل کیا جائے، خواہشِ نفس جس کی پیروی کی جائے، اور کسی شخص کا خود پسندی (میں مبتلا ہونا)۔
- ـــ (۴): وہ باتیں جو نجات کا ذریعہ ہیں: ظاہر بظاہر اور مخفی طور پر (ہر طرح) خدا سے ڈرتے رہنا، تونگری اور محتاجی کے درمیان توازن رکھنا، ناراضگی اور خوشی (ہر حالت میں) انصاف ہی کی بات کہنا۔

❁

يَا عَلِيُّ لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ، وَلَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ.

اے علیؑ ـــ رضاعی رشتہ (اس زمانہ میں قائم نہیں ہو سکتا جب بچے کی شیر خواری کی مدت گذر جائے) اور بالغ ہونے کے بعد یتیمی کی حدود باقی نہیں رہتیں۔

يَا عَلِيُّ سِرْ سَنَتَيْنِ بِرَّ وَالِدَيْكَ، سِرْ سَنَةً صِلْ رَحِمَكَ، سِرْ مِيلاً عُدْ مَرِيضاً، سِرْ مِيلَيْنِ شَيِّعْ جَنَازَةً، سِرْ ثَلَاثَةَ أَمْيَالٍ أَجِبِ الْمَلْهُوفَ، سِرْ سِتَّةَ أَمْيَالٍ انْصُرِ الْمَظْلُومَ وَعَلَيْكَ بِالْاِسْتِغْفَارِ۔

اے علیؑ ــــ والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کے لئے (اگر اتنی طویل مسافت طے کرنا پڑے کہ) دو سال لگ جائیں، تو یہ مسافت طے کرو، صلۂ رحم کے لئے ایک سال کی مسافت، مریض کی عیادت کیلئے ایک میل (پیدل جانا پڑے) تو جاؤ، تشیع جنازہ کے لئے دو میل (چلنا پڑے تو) جاؤ، خوشنودیٔ خدا کیلئے کسی برادر (مومن) سے ملنے کے لئے چار میل (چلنا پڑے تو) چلو، کسی فریاد رس (کی مدد) کے لئے پانچ میل جانا پڑے تو) جاؤ، کسی مظلوم کی نصرت کے لئے چھ میل (چلنا پڑے تو) چلو ــــ اور تم پر فرض ہے کہ استغفار کرتے رہو۔

❋

يَا عَلِيُّ لِلْمُؤْمِنِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: اَلصَّلَاةُ، وَالزَّكوٰةُ وَالصِّيَامُ۔

وَلِلْمُتَكَلِّفِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: يَتَمَلَّقُ إِذَا حَضَرَ وَيَغْتَابُ إِذَا غَابَ، وَيَشْمَتُ بِالْمُصِيبَةِ۔

وَلِلظَّالِمِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: يَقْهَرُ مَنْ دُونَهُ بِالْغَلَبَةِ، وَمَنْ فَوْقَهُ بِالْمَعْصِيَةِ، وَ يُظَاهِرُ الظَّلَمَةَ۔

وَلِلْمُرَائِي ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: يَنْشَطُ إِذَا كَانَ عِنْدَ النَّاسِ، وَيَكْسُلُ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ وَيُحِبُّ أَنْ يُحْمَدَ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ۔

وَلِلْمُنَافِقِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَ إِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَ إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

اے علیؑ ــــ مومن کی تین نشانیاں ہیں:

(۱): نماز۔ (۲): زکواۃ۔ (۳): روزہ۔

اور جھوٹے دعویدار کی بھی تین نشانیاں ہیں۔

(۱) سامنے ہو تو چاپلوسی کرے (۲) پیٹھ پیچھے غیبت کرے۔ (۳) (کوئی) گناہ سرزد ہو جائے تو طعنہ زنی کرے۔

- ظالم کی تین نشانیاں ہیں :۔

(۱): جو اس سے کمزور ہو اس کے ساتھ زبردستی کرے (۲): اوپر والے (معبودِ برحق) کی نافرمانی کرے۔ (۳): ظالموں کی ہمنوائی کرے۔

- ریاکار کی تین نشانیاں ہیں :

جب لوگوں کے درمیان ہو تو کارکردگی دکھائے، تنہا ہو تو سستی کرے، اور اس بات کا خواہشمند ہو کہ ہر کام میں اس کی تعریف کی جائے۔

- منافق کی تین نشانیاں ہیں :

بات چیت میں غلط بیانی کرے۔ (۲): وعدہ کرکے وعدہ خلافی کرے (۳) اُسے امانت دی جائے تو خیانت کرے۔

❋

۔ یَاعَلِيُّ- تِسعَةُ أَشْيَاءٍ تُورِثُ النِّسيَانَ: أَكلُ التُّفَّاحِ الحَامِضِ، وَأَكلُ الكُزبَرَةِ وَالْجُبنِ، وَسُؤرُ الفَارَةِ وَقِرَاءَةُ كِتَابَةِ القُبُورِ، وَالْمَشْيُ بَيْنَ إِمْرَأَتَيْنِ وَطَرحُ القُمْلَةِ، وَالحِجَامَةُ فِي النُّقْرَةِ، وَالبَولُ فِي المَاءِ الرَّاكِدِ۔

اے علیؑ ـــ نو چیزوں سے بھولنے کا مرض (پیدا) ہوتا ہے:

(۱): ترش سیب کھانا۔ (۲) کزبرہ نامی سلاد (۳): پنیر کھانا۔ (۴): چوہے کی جُھٹالی ہوئی چیز کھانا (۵) قبروں کی تحریریں پڑھنا۔ (۶) دو عورتوں کے درمیان چلنا (۷) جُوئیں پھینکنا۔ (۸) چاندی سے پچھنے لگانا۔ (۹) ٹھہرے ہوتے پانی میں پیشاب کرنا۔

❋

۔ یاعلي العیش فی ثلاثة : دار قوراء نوراء، وجاریة حسناء وفرس قباء۔

اے علی ــ تین چیزیں زندگی کیلئے عمدہ ہیں۔
(۱) کشادہ روشن گھر (۲) خوبصورت شریک حیات (۳) چابک دست گھوڑا (سواری)

یَا عَلِیُّ وَاللّٰہِ لَوْ أَنَّ الْمُتَوَاضِعَ فِیْ قَعْرِ بِئْرٍ لَبَعَثَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ إِلَیْہِ رِیْحًا تَرْفَعُہٗ فَوْقَ الْأَخْیَارِ فِیْ دَوْلَۃِ الْأَشْرَارِ

اے علی ــ اگر تواضع (وانکساری) کرنے والا شخص کسی گہرے کنویں میں بھی ہو تو خداوند عالم ایسی ہوا بھیجے گا، جو اس کو وہاں سے اٹھا کر نیکوکاروں سے اوپر لے جائے (چاہے) بُرے حکمرانوں کا دور ہو۔

یَا عَلِیُّ مَنِ انْتَمٰی إِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ، وَمَنْ مَنَعَ أَجِیْرًا أَجْرَہٗ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ، وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ۔
فَقِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ذَالِکَ الْحَدَثُ؟ قَالَ: اَلْقَتْلُ۔

اے علیؑ ــ جو شخص، خود کو ان لوگوں کا موالی ظاہر کرے جن کا وہ حقیقتاً موالی نہیں ہے، تو اس پر خدا کی لعنت، اور جو کسی مزدور کی مزدوری دینے سے انکار کرے اس پر خدا کی لعنت اور جو شخص کسی سانحے کا ارتکاب کرے یا سانحہ کا ارتکاب کرنے والے کو پناہ دے اُس پر خدا کی لعنت۔
کسی نے پوچھا: "اے خدا کے رسولؐ سانحے سے کیا مراد ہے؟
فرمایا:۔ کسی کو قتل کرنا۔

یَا عَلِیُّ اَلْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَہُ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی أَمْوَالِھِمْ وَدِمَائِھِمْ، وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ یَدِہٖ وَلِسَانِہٖ، وَالْمُھَاجِرُ مَنْ ھَاجَرَ السَّیِّئَاتِ
یَا عَلِیُّ أَوْثَقُ عُرَی الْإِیْمَانِ الْحُبُّ فِی اللّٰہِ، وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ۔

اے علی — مومن وہ ہے جس کی طرف سے مسلمانوں کے جان و مال کو امان ہو — مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان (کی طرف سے) مسلمانوں کے لئے سلامتی ہو، اور مہاجر وہ ہے جو برائیوں کو ترک کر دے۔

اے علیؑ — ایمان کی مضبوط رسّی یہ ہے کہ:

(کسی سے) خدا کی خاطر ہی محبّت کی جائے، اور خدا کی خاطر ہی عداوت۔

❋

یَا عَلِيُّ مَنْ أَطَاعَ إِمْرَأَتَهُ أَكَبَّهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ

فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَمَا تِلْكَ الطَّاعَةُ؟ قَالَ: يَأْذَنُ لَهَا فِي الذَّهَابِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْعَرَسَاتِ وَالنَّائِحَاتِ، وَلُبْسِ الثِّيَابِ الرِّقَاقِ

اے علیؑ — جو شخص (مندرجہ ذیل باتوں میں) اپنی بیوی کا فرمانبردار ہو، خدا اسے منہ کے بل جہنّم میں ڈالے گا۔

پوچھا: کیسی فرماں برداری-؟

فرمایا:۔ وہ اُسے لوگوں کے مجمع اور شادی بیاہ... وغیرہ (کی ناروا) پارٹیوں میں جانے اور باریک لباس پہننے دے۔

❋

یَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ أَذْهَبَ بِالْإِسْلَامِ نَخْوَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَفَاخُرَهَا بِآبَائِهَا، أَلَا إِنَّ النَّاسَ مِنْ آدَمَ، وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ، وَأَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاهُمْ

اے علیؑ — خداوند عالم نے دینِ اسلام کے ذریعہ زمانۂ جاہلیّت کی نخوت اور اپنے آباؤ اجداد پر فخر و مباہات کرنا ختم کر دیا

یاد رکھو تمام انسان آدمؑ کی اولاد ہیں (آدمؑ مٹّی سے پیدا ہوئے) اور تم میں سے خدا کے نزدیک زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو۔

❋

:- يَاعَلِيُّ مِنَ السُّحْتِ : ثَمَنُ الْكَلْبِ، وَثَمَنُ الْخَمْرِ وَمَهْرُ الزَّانِيَةِ وَالرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ، وَأَجْرُ الْكَاهِنِ۔

اے علیؑ ـــ مُردار کی قیمت، کتے کی قیمت، شراب کی قیمت، زناکار عورت کی اُجرت، فیصلے (کو تبدیل کرانے یا اپنے حق میں کرانے) کے لئے دی جانے والی رشوت، اور کاہنوں کی اُجرت (یہ سب) حرام ہیں۔

:- يَا عَلِيُّ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يُجَادِلَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ يَدْعُوَ النَّاسَ إِلَىٰ نَفْسِهِ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ۔

اے علیؑ ـــ جو شخص اس لئے علم حاصل کرتا ہے کہ بیوقوف لوگوں سے محاذ آرائی کرے، یا علماء سے (فخریہ) بحث مباحثہ کرے، یا لوگوں کو اپنی ذات کی طرف دعوت دے ـــ تو وہ اہلِ جہنّم میں سے ہے۔

:- يَا عَلِيُّ إِذَا مَاتَ الْعَبْدُ قَالَ النَّاسُ : مَا خَلَّفَ ؟ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ : مَا قَدَّمَ ؟

اے علیؑ ـــ جب کوئی مرتا ہے تو لوگ پوچھتے ہیں کیا چھوڑ کر گیا؟ اور فرشتے کہتے ہیں، کیا لے کر آیا ہے؟

:- يَا عَلِيُّ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

اے علیؑ ـــ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔ اور کافر کے لئے جنّت ہے۔

:- يَا عَلِيُّ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ رَاحَةٌ لِلْمُؤْمِنِ وَحَسْرَةٌ لِلْكَافِرِ

اے علیؑ ـــ اچانک موت (آجانا) مومن کے لئے راحت، اور کافر کے لئے

حسرت و اندوہ کا باعث ہے

✲

یَا عَلِیُّ اُوْحَی اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِلَی الدُّنْیَا: اَخْدِمِیْ مَنْ خَدَمَنِیْ، وَاَتْعِبِیْ مَنْ خَدَمَکِ۔"

اے علیؑ ــ خداوندِ عالم نے وحی کے ذریعہ سے دنیا کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ:
جو میرا خدمت گار ہو تو اس کی خدمت کرنا، اور جو تیرا خدمت گار ہوا سے تھکا دینا۔

✲

یَا عَلِیُّ اِنَّ الدُّنْیَا لَوْ عَدَلَتْ عِنْدَ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ لَمَا سَقَی الْکَافِرَ مِنْھَا شَرْبَۃَ مَاءٍ۔

اے علیؑ ــ اگر خداوندِ عالم کے نزدیک دنیا کی حیثیت مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی کا نہ دیتا۔

✲

یَا عَلِیُّ مَا اَحَدٌ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا وَھُوَ یَتَمَنّٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّہٗ لَمْ یُعْطَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا قُوْتًا۔

اے علیؑ ــ اولین و آخرین میں سے ہر شخص قیامت کے دن تمنا کرے گا کہ کاش اُسے دنیا میں صرف گذر اوقات کے برابر ہی (مال) ملتا۔

✲

یَا عَلِیُّ شَرُّ النَّاسِ مَنِ اتَّھَمَ اللّٰہَ فِیْ قَضَائِہٖ۔

اے علیؑ ــ وہ شخص سب سے بُرا ہے جو خدا پر اُس کے فیصلوں کے سلسلہ میں الزام لگائے۔

✲

❁ :- يَا عَلِيُّ أَنِينُ الْمُؤْمِنِ تَسْبِيحٌ، وَصِيَاحُهُ تَهْلِيلٌ، وَنَوْمُهُ عَلَى الْفِرَاشِ عِبَادَةٌ وَتَقَلُّبُهُ مِنْ جَنْبٍ إِلَى جَنْبٍ جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ فَإِنْ عُوفِيَ مَشَى وَمَا عَلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ۔

اے علی — مومن کا (بیماری میں) کراہنا تسبیح (کی طرح باعثِ اجر) ہے۔ اس کی چیخ (کا ثواب لاالٰہ الا اللہ (پڑھنے جیسا) ہے، اُس کا اپنے بستر پر سونا (بھی) عبادت ہے، اور اِس پہلو سے اُس پہلو کروٹ لینا راہِ خدا میں جہاد جیسا ہے، پھر اگر صحت مند ہو جائے تو (اس عالم میں) چلے گا کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔

❁

❁ :- يَا عَلِيُّ لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ، وَلَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ۔

اے علیؑ — جانور کا کھانا بھی، اگر میرے پاس تحفے کے طور پر لایا جائے تو قبول کر لوں گا۔ اور ایسی ہی دعوت میں بلایا جاؤں تو جاؤں گا۔

❁

❁ :- يَا عَلِيُّ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ جُمُعَةٌ وَلَا جَمَاعَةٌ وَلَا أَذَانٌ وَلَا إِقَامَةٌ وَلَا عِيَادَةُ مَرِيضٍ وَلَا اتِّبَاعُ جَنَازَةٍ وَلَا هَرْوَلَةٌ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَا اسْتِلَامُ الْحَجَرِ وَلَا حَلْقٌ۔

وَلَا تُوَلَّى الْقَضَاءَ وَلَا تُسْتَشَارُ وَلَا تَذْبَحُ إِلَّا عِنْدَ الضَّرُورَةِ وَلَا تَجْهَرُ بِالتَّلْبِيَةِ وَلَا تُقِيمُ عِنْدَ قَبْرٍ وَلَا تَسْمَعُ الْخُطْبَةَ وَلَا تَتَوَلَّى التَّزْوِيجَ بِنَفْسِهَا۔

وَلَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِنْ خَرَجَتْ بِغَيْرِ إِذْنِهِ لَعَنَهَا اللّٰهُ وَجَبْرَئِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَلَا تُعْطِي مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَبِيتُ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَإِنْ كَانَ ظَالِمًا لَهَا۔

❁

اے علیؑ — جمعہ و جماعت (میں شرکت) اذان و اقامت کہنا، مریضوں کی عیادت (کیلئے گھر سے نکلنا)، تشیعِ جنازہ، صفاء و مروہ کے درمیان ہرولہ کرنا، حجرِ اسود کو بوسہ لینا، سر منڈانا — (یہ سب کام) عورتوں سے ساقط ہیں۔

(اسی طرح عورتیں) نہ قاضی بنیں، نہ وکیل۔ اور سوائے مجبوری کے کوئی جانور ذبح نہ کریں تلبیہ کہتے وقت آواز (بہت) بلند نہ کریں اور قبر کے پاس مقیم نہ ہوں۔

اُن کے ذمّہ نہ خطبہ (جمعہ وغیرہ) سننا ہے، اور نہ اپنی شادی کا خود ہی اہتمام کرنے لگیں۔

شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلیں، کیونکہ بغیر اجازت کے گھر سے نکلنے والی عورت پر خدا جبرئیل اور میکائیل کی طرف سے نفرین ہوگی۔

شوہر کے گھر کی کوئی چیز اُس کی اجازت کے بغیر کسی کو نہ دے اور رات اس طرح بسر نہ کرے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو، اگرچہ اُسی کی زیادتی رہی ہو!!

❋

(۷۰):۔ يَا عَلِيُّ اَلْإِسْلَامُ عُرْيَانٌ وَلِبَاسُهُ الْحَيَاءُ، وَزِينَتُهُ الْوَقَارُ، وَمُرُوَّتُهُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَعِمَادُهُ الْوَرَعُ۔

اے علیؑ — اسلام... کا لباس حیا ہے، اس کی زینت وقار ہے، اس کی مروت: عملِ صالح ہے، اور اس (عمارت کا) ستون: پرہیزگاری ہے۔

❋

(۷۱):۔ يَا عَلِيُّ وَلِكُلِّ شَيْءٍ اَسَاسٌ وَاَسَاسُ الْإِسْلَامِ حُبُّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ

اے علیؑ — ہر چیز کی بنیاد ہوتی ہے، اسلام کی بنیاد ہم اہلبیتؑ کی محبت ہے۔

❋

(۷۲):۔ يَا عَلِيُّ سُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ، وَطَاعَةُ الْمَرْأَةِ نَدَامَةٌ۔

اے علیؑ — بد اخلاقی (باعثِ نحوست) اور عورت کی اطاعت (باعثِ) ندامت ہے۔

یَا عَلِیُّ اِنْ کَانَ الشُّوْمُ فِیْ شَیْءٍ فَفِیْ لِسَانِ الْمَرْأَةِ۔
اے علیؑ — اگر کسی چیز میں نحوست ہے تو وہ عورت کی زبان ہے۔

❋

یَا عَلِیُّ نَجَا الْمُخِفُّوْنَ وَهَلَكَ الْمُثْقَلُوْنَ۔
اے علیؑ — ہلکے پھلکے رہنے والے نجات پائیں گے، بوجھل ہلاکت سے دوچار ہوں گے۔

❋

یَا عَلِیُّ مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔
اے علیؑ — جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے (آخرت میں) اس کی نشست کو آگ سے بھر دیا جائے گا۔

❋

یَا عَلِیُّ ثَلَاثٌ یَزِدْنَ فِی الْحِفْظِ وَیُذْهِبْنَ الْبَلْغَمَ: اَللُّبَانُ وَالسِّوَاكُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ۔
اے علی — تین باتوں سے حافظہ بڑھتا ہے اور بلغم صاف ہوتا ہے:
(۱) لبن۔ (۲): مسواک۔ (۳): تلاوت قرآن۔

❋

یَا عَلِیُّ السِّوَاكُ مِنَ السُّنَّةِ، وَمَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، وَیَجْلُو الْبَصَرَ، وَیُرْضِی الرَّحْمٰنَ، وَ یُبَیِّضُ الْاَسْنَانَ، وَیُذْهِبُ بِالْحَفَرِ، وَیَشُدُّ اللِّثَةَ، وَیُشَهِّی الطَّعَامَ وَیُذْهِبُ بِالْبَلْغَمِ، وَیَزِیْدُ فِی الْحِفْظِ وَیُضَاعِفُ الْحَسَنَاتِ، وَتَفْرَحُ بِهِ الْمَلَائِكَةُ۔
اے علیؑ — مسواک (کے بہت سے فائدے ہیں):
سنت ہے، دہن کو پاکیزگی عطا کرتا ہے، اس سے بینائی تیز ہوتی ہے، خدا کی خوشنودی نصیب ہوتی ہے، دانت سفید ہوتے ہیں، بدبو دور ہوتی ہے، جبڑے مضبوط ہوتے ہیں،

کھانے کی اشتہا بڑھتی ہے، بلغم صاف ہوتا ہے، حافظہ بڑھتا ہے، نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے، اور اس سے فرشتے خوش ہوتے ہیں۔

❁

۔ یا علیُّ اَلنَّوْمُ اَرْبَعَۃٌ: نَوْمُ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ عَلٰی اَقْفِیَتِھِمْ، وَنَوْمُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی اَیْمَانِھِمْ، وَنَوْمُ الْکُفَّارِ وَالْمُنَافِقِیْنَ عَلٰی اَیْسَارِھِمْ، وَنَوْمُ الشَّیَاطِیْنِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ۔

اے علیؑ ــــ نیند چار طرح کی ہے:

انبیاءؑ چت لیٹتے ہیں، مومن داہنی کروٹ، کفار و منافقین بائیں اور شیطان اوندھے منہ۔

❁

۔ یا علیُّ مَا بَعَثَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ نَبِیًّا اِلَّا وَجَعَلَ ذُرِّیَّتَہٗ مِنْ صُلْبِہٖ، وَجَعَلَ ذُرِّیَّتِیْ مِنْ صُلْبِکَ، وَلَوْلَاکَ مَا کَانَتْ لِیْ ذُرِّیَّۃٌ

اے علیؑ ــــ خداوند عالم نے جن انبیاءؑ کو مبعوث کیا، ان کی نسل، اُن کی صُلبی اولاد کے ذریعہ باقی رکھی، لیکن میری نسل کو تمھارے صُلب میں رکھا ہے، تم نہ ہوتے تو میری نسل (آگے نہ بڑھتی)

❁

۔ یا علیُّ اَرْبَعَۃٌ مِنْ قَوَاصِمِ الظَّھْرِ: اِمَامٌ یَعْصِی اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَیُطَاعُ اَمْرُہٗ، وَزَوْجَۃٌ یَحْفَظُھَا زَوْجُھَا وَھِیَ تَخُوْنُہٗ، وَفَقْرٌ لَا یَجِدُ صَاحِبُہٗ مُدَاوِیًا، وَجَارُ سُوْءٍ فِیْ دَارِ الْمُقَامِ۔

اے علیؑ ــــ چار باتیں کمر توڑ دینے والی ہیں:

(۱) ایسا لیڈر جو خداوند عالم کی نافرمانی کرتا ہو، اور (پھر بھی) اس کے حکم کی اطاعت کی جائے۔

(۲) :- وہ بیوی جسے اُس کا شوہر تحفظ فراہم کرے، اور وہ اس سے خیانت کرے۔
(۳) :- ایسی تنگ دستی، جس کا کوئی علاج نظر نہ آرہا ہو۔
(۴) :- انسان کی جہاں مستقل رہائش ہو، وہاں بُرے پڑوسی (سے واسطہ پڑ جائے)۔

❁

- یَا عَلِیُّ اِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ سَنَّ فِی الْجَاهِلِيَّةِ خَمْسَ سُنَنٍ وَ أَجْرَاهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ فِی الْإِسْلَامِ۔

حَرَّمَ نِسَاءَ الْآبَاءِ عَلَى الْاَبْنَاءِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: (وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ..)

وَوَجَدَ كَنْزًا فَأَخْرَجَ مِنْهُ الْخُمُسَ وَتَصَدَّقَ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: (وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ...)

وَلَمَّا حَفَرَ بِئْرَ زَمْزَمَ سَمَّاهَا سِقَايَةَ الْحَاجِّ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ: (أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ...)

وَسَنَّ فِی الْقَتْلِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، فَأَجْرَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ذَالِكَ فِی الْإِسْلَامِ۔

وَلَمْ يَكُنْ لِلطَّوَافِ عَدَدٌ عِنْدَ قُرَيْشٍ، فَسَنَّ لَهُمْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ فَأَجْرَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ذَالِكَ فِی الْإِسْلَامِ۔

يَا عَلِيُّ إِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ كَانَ لَا يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلَامِ، وَلَا يَعْبُدُ الْأَصْنَامَ، وَلَا يَأْكُلُ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ، وَيَقُولُ: أَنَا عَلَىٰ دِينِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

❁

اے علیؑ ۔۔۔ (جناب) عبدالمطلبؑ نے عہدِ اسلام سے قبل پانچ باتیں رائج کی تھیں جنھیں

خداوندِ عالم نے عہدِ اسلام میں باقی رکھا ہے:

(۱) سوتیلی ماں سے شادی حرام قرار دی۔ قرآن نے اس حکم کو باقی رکھا۔ جیسا کہ ارشادِ قدرت ہے
ولا تنکحوا ما نکح آباؤکم من النساء (جن عورتوں سے تمہارے باپ نے نکاح کیا تھا ان سے نکاح نہ کرنا۔)

(۲)۔ جنابِ عبدالمطلبؑ کو ایک خزانہ ملا تو انہوں نے اس کا خمس نکال کر راہ خدا میں خرچ کر دیا۔ (دینِ اسلام نے اس طریقے کو باقی رکھا) ارشادِ قدرت ہے:
واعلموا انّما غنمتم من شیٔ فانّ للّٰہ خمسہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل۔
(اور جان لو کہ تمہیں کسی چیز سے جو منفعت ملے تو اس کا خمس خدا، رسول، ذوی القربیٰ، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے

(۳):۔ (جنابِ عبدالمطلبؑ نے) جب زمزم کھودا تو (اس کا پانی حاجیوں تک پہونچانے کا حکم دیا۔ اور اسے) سقایۃ الحاج کا نام دیا۔ (قرآن مجید میں) خداوندِ عالم نے (اس نام کو باقی رکھا) ارشادِ قدرت ہے:
اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام ... (کیا تم لوگ سقایۃ الحاج اور مسجد الحرام کی تعمیر کو ... !

(۴) (جنابِ عبدالمطلبؑ نے) قتل (خطا) کی دیت سو اونٹ معین کی تھی، خداوندِ عالم نے اسلام میں اسی مقدار کو باقی رکھا۔

(۵):۔ قریش کے ہاں طواف کے لئے کوئی عدد معین نہیں تھا، جنابِ عبدالمطلبؑ نے طواف کے لئے سات چکر معین کئے، خداوندِ عالم نے (اسی تعداد کو) باقی رکھا۔

اے علیؑ۔ (جنابِ عبدالمطلبؑ نے) پانسوں کے ذریعے قسم کھانے کا طریقہ نہیں اپنایا، نہ بتوں کے آگے سجدہ کیا، نہ بتوں کے استھانوں پر ذبح ہونے والے جانوروں کا گوشت کھایا،

وہ فرمایا کرتے تھے کہ :

میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہوں۔

❊

❊ :- یا علیّ اعجب النّاس ایماناً و اعظمھم یقیناً قوم یکونون فی آخر الزمان لم یلحقوا النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و حجب عنھم الحجۃ فآمنوا بسواد علی بیاض۔

❊

اے علیؑ! ایمان کے لحاظ سے حیرت انگیز اور یقین کے لحاظ سے بہت عظیم ہیں وہ لوگ جو آخری زمانے میں ہوں گے وہ لوگ پیغمبرؐ سے ملے نہیں اور حجتِ خدا (امام وقت) پردۂ غیب میں ہوں گے پھر بھی وہ کامل ایمان رکھنے والے ہوں گے۔

❊

❊ :- یا علیّ ثلاثۃ یقسین القلب : استماع اللھو و طلب الصید و اتیان باب السلطان۔

اے علیؑ — تین باتیں دل کو سخت کر دیتی ہیں :

(۱) لہو و لعب کی باتیں سننا (۲) شکار کی طلب میں جانا۔ اور (۳) حکمران کے دروازے پر حاضری۔

❊ :- یا علیّ لا تصل فی جلد ما لا یشرب لبنہ و لا یؤکل لحمہ و لا تصل فی ذات الجیش و لا فی ذات الصلاصل و لا فی ضجنان۔

اے علیؑ — کسی ایسی چیز کی کھال میں نماز نہ پڑھنا جس کا دودھ نہیں پیا جاتا نہ اس کا گوشت کھایا جاتا ہے — اور ذات الجیش، ذات الصلاصل اور ضجنان نامی جگہوں پر نماز نہ پڑھنا۔

❊

❊ :- یا علیّ کل من البیض ما اختلف طرفاہ و من السمک ما کان لہ قشر و من الطیر

مَا وَاتْرُكْ مِنْهُ مَا صَفَّ، وَكُلْ مِنْ طَيْرِ السَّمَاءِ مَا كَانَتْ لَهُ قَانِصَةٌ أَوْ صِيصِيَةٌ

يَا عَلِيُّ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَمِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ فَحَرَامٌ لَا تَأْكُلْهُ۔

✵

اے علیؑ ـــ وہ انڈے کھاؤ جن کے دونوں کنارے مختلف ہوں اور وہ مچھلی جس کے چھلکے ہوں اور پرندوں میں سے جو (اڑتے وقت زیادہ پر ہلاتے ہوں۔ ان پرندوں کا گوشت) مت کھاؤ جن کے پر (زیادہ تر پھیلے رہتے ہیں اور سمندری پرندوں میں سے جس کے پوٹہ یا مرغ جیسے خار ہوں۔

اے علی ـــ تمام درندے جو دانت سے شکار کرتے ہیں اور وہ پرندے جو چنگل سے شکار کرتے ہیں ان کا گوشت نہ کھانا۔

(۸۶):۔ يَا عَلِيُّ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ، وَلَا كَنْزٍ۔ (پھلوں اور دفینہ پر قطع (ید) نہیں ہے)

يَا عَلِيُّ لَا شَفَاعَةَ فِي حَدٍّ وَلَا يَمِيْنَ فِي قَطِيْعَةِ رَحِمٍ وَلَا صُمْتَ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا وِصَالَ فِي الصَّوْمِ

.... (اے علیؑ حد (نافذ کرنے میں کوئی سفارش (قبول) نہ کی جائے، قطع رحم کے لئے قسم کھائی ہو تو اسکی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ دن رات کو ملا کر روزہ نہیں رکھا جاسکتا۔ اور صوم وصال کی اجازت نہیں ہے)

:۔ يَا عَلِيُّ لَا يُقْتَلُ وَالِدٌ بِوَلَدِهٖ

اے علی ـــ باپ کو اولاد کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

✵

:۔ يَا عَلِيُّ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ تَعَالٰى دُعَاءَ قَلْبٍ سَاهٍ

اے علیؑ ـــ خداوند عالم، غفلت برتنے والے دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

✵

:۔ يَا عَلِيُّ نَوْمُ الْعَالِمِ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الْعَابِدِ۔

يَا عَلِيُّ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيْهِمَا الْعَالِمُ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ رَكْعَةٍ يُصَلِّيْهَا الْعَابِدُ

اے علیؑ ـــ عالم کی نیند، عابد کی عبادت سے افضل ہے۔

اے علیؑ — دو رکعت نماز جو عالم پڑھتا ہے، وہ عابد کی ایک ہزار رکعت سے افضل ہے۔

❁

ﷺ:- یَا عَلِیُّ لَا تَصُوْمُ الْمَرْأَةُ تَطَوُّعاً اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا وَلَا یَصُوْمُ الْعَبْدُ تَطَوُّعاً اِلَّا بِاِذْنِ مَوْلَاهُ وَلَا یَصُوْمُ الضَّیْفُ تَطَوُّعاً اِلَّا بِاِذْنِ صَاحِبِهٖ۔

اے علیؑ — مستحب روزہ کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے، نہ غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر رکھے۔ اور نہ مہمان، اپنے میزبان کی اجازت کے بغیر رکھے۔

❁

ﷺ:- یَا عَلِیُّ صَوْمُ یَوْمِ الْفِطْرِ حَرَامٌ، وَصَوْمُ یَوْمِ الْاَضْحٰی حَرَامٌ، وَصَوْمُ الْوِصَالِ حَرَامٌ، وَصَوْمُ الصَّمْتِ حَرَامٌ، وَصَوْمُ نَذْرِ الْمَعْصِیَةِ حَرَامٌ، وَصَوْمُ الدَّهْرِ حَرَامٌ۔

اے علیؑ — عید الفطر، عید قربان، صوم وصال[1]، خاموشی کا روزہ، معصیت کی نذر کا روزہ اور صوم الدہر (یہ سب روزے) حرام ہیں۔

❁

ﷺ:- یَا عَلِیُّ فِی الزِّنَا سِتُّ خِصَالٍ، ثَلَاثٌ مِنْهَا فِی الدُّنْیَا وَثَلَاثٌ مِنْهَا فِی الْاٰخِرَةِ۔ فَاَمَّا الَّتِیْ فِی الدُّنْیَا فَیَذْهَبُ بِالْبَهَاءِ، وَیُعَجِّلُ الْفَنَاءَ، وَیَقْطَعُ الرِّزْقَ، وَاَمَّا الَّتِیْ فِی الْاٰخِرَةِ فَسُوْءُ الْحِسَابِ، وَسَخَطُ الرَّحْمٰنِ، وَالْخُلُوْدُ فِی النَّارِ۔

زنا میں چھ باتیں ہیں، جن میں تین کا تعلق دُنیا اور تین کا تعلق آخرت سے ہے۔

دُنیا میں: (زنا کرنے والے کے) چہرے کی رونق ختم ہو جائے گی، موت جلد آئے گی، رزق کا سلسلہ رُک جائے گا۔

آخرت میں:- حساب بہت سخت ہوگا، خداوندِ عالم کے غضب کا سامنا ہوگا، دائمی جہنم ہوگی۔

❁

---

[1]:- کہ انسان دو دنوں کو ملا کر اس طرح روزہ رکھے کہ آج، صبح صادق سے روزہ کا آغاز کرے، رات کو افطار نہ کرے اور اسے اگلے دن سے ملا دے۔

❁ :- یَا عَلِیُّ الرِّبَا سَبْعُوْنَ جُزْءًا فَاَیْسَرُهٗ مِثْلُ اَنْ یَنْکِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ فِیْ بَیْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ۔
یَا عَلِیُّ دِرْهَمُ رِبًا اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ سَبْعِیْنَ زَنْیَةٍ کُلُّهَا بِذَاتِ مَحْرَمٍ فِیْ بَیْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ۔

..... "سود" کے ستر جزو ہیں، سب سے سہل کی مثال یہ ہے جیسے (نعوذ باللہ) کوئی شخص خانہ کعبہ کے اندر اپنی ماں سے ... کرے۔

..... "سود" کا ایک درہم خدا کے نزدیک ایسے ستر (۷۰) زنا سے سخت ہے جن میں سے ہر زنا خانۂ خدا میں اپنے محرم سے کیا گیا ہو۔

❁

❁ :- یَا عَلِیُّ مَنْ مَنَعَ قِیْرَاطًا مِنْ زَکٰوةِ مَالِهٖ فَلَیْسَ بِمُؤْمِنٍ وَلَا بِمُسْلِمٍ وَلَا کَرَامَةَ۔
یَا عَلِیُّ تَارِكُ الزَّکٰوةِ یَسْأَلُ اللّٰهَ الرَّجْعَةَ اِلَی الدُّنْیَا، وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ:
(حَتّٰی اِذَا جَاءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّیْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ کَلَّا اِنَّهَا کَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ)۔

اے علیؑ ـــ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ کے ایک قیراط سے بھی منع کرے وہ نہ مومن ہے نہ مسلمان نہ قابلِ احترام۔

اے علیؑ ـــ زکوٰۃ نہ دینے والا (قیامت میں) خداوندِ عالم سے درخواست کرے گا کہ اسے دُنیا واپس بھیج دیا جائے:

ارشادِ قدرت ہے،

حَتّٰی اِذَا جَاءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّیْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ، کَلَّا اِنَّهَا کَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا، وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ۔

(یہاں تک کہ جب تم سے کسی کو موت آئے تو کہنے لگے، پالنے والے مجھے واپس کر دے تاکہ جو کچھ چھوڑ کر آیا ہوں، اس میں نیک عمل کر لوں۔

ہرگز نہیں ــــ یہ تو بس ایک بات ہے جو یہ کہہ رہا ہے۔
اور اُن لوگوں کے پیچھے' روزِ محشر تک کے لئے برزخ ہے۔)

❁

:- يَا عَلِيُّ تَارِكُ الْحَجِّ وَهُوَ مُسْتَطِيْعٌ كَافِرٌ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ)
يا عليّ مَن سوف الحجّ حتى يموت. بعثه الله يوم القيامة يهوديًا أو نصرانيًا
اے علیؑ ــــ مستطیع ہونے کے باوجود حج کو ترک کرنے والا کافر(وں کے ساتھ محشور) ہوگا'
ارشادِ قدرت ہے:
وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ، وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ۔
(اور لوگوں پر خوشنودیٔ خدا کے لئے حج بیت اللہ فرض ہے' جو بھی وہاں جانے کی استطاعت رکھتا ہو ــــ اور جو کفر اختیار کرے تو سمجھ لے کہ خدا تمام جہانوں سے بے نیاز ہے)
اے علیؑ ــــ جو شخص حج کو ٹالتا رہے' یہاں تک کہ موت آجائے' تو اُسے خداوندِ عالم روزِ قیامت یہودی یا عیسائی (کی حیثیت سے) اٹھائے گا۔

❁

:- يَا عَلِيُّ اَلصَّدَقَةُ تَرُدُّ الْبَلَاءَ الَّذِيْ قَدْ اُبْرِمَ اِبْرَامًا۔
اے علیؑ ــــ صدقہ اُس بلا کو بھی رد کردیتا ہے جو حتمی ہو چکی ہو۔

❁

:- يَا عَلِيُّ صِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ۔
اے علیؑ ــــ صلۂ رحم سے زندگی بڑھتی ہے۔

❁

یَا عَلِیُّ اِفْتَتِحْ بِالْمِلْحِ وَ اخْتَتِمْ بِالْمِلْحِ فَاِنَّ فِیْهِ شِفَاءً مِنْ اِثْنَیْنِ وَسَبْعِیْنَ دَاءً۔

اے علیؑ — کھانے کی ابتداء اور انتہا نمک سے کرو، کیونکہ اس میں ۷۲ بیماریوں سے شفا ہے۔

❀

یَا عَلِیُّ لَوْ قَدْ قُمْتُ عَلَی الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ لَشَفَعْتُ فِیْ اَبِیْ وَعَمِّیْ وَاُمِّیْ وَ اَخٍ کَانَ لِیْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ۔

اے علیؑ — جب میں مقامِ محمود پر پہونچوں گا تو اپنے والد، چچا، والدہ اور زمانۂ جاہلیت کے اپنے ایک بھائی کی شفاعت کروں گا۔

❀

یَا عَلِیُّ اَنَا ابْنُ الذَّبِیْحَیْنِ۔

اے علیؑ — میں دو ذبیحوں کی اولاد ہوں (جناب اسمٰعیل ذبیح اللہ اور جناب عبداللہ)

❀

یَا عَلِیُّ اَنَا دَعْوَةُ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ۔

اے علیؑ — میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا ہوں۔

❀

یَا عَلِیُّ اَحْسَنُ الْعَقْلِ مَا اکْتُسِبَ بِهِ الْجَنَّةُ وَطُلِبَ بِهِ رِضَا الرَّحْمٰنِ۔

یَا عَلِیُّ اِنَّ اَوَّلَ خَلْقٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْعَقْلُ فَقَالَ لَهُ: «اَقْبِلْ» فَاَقْبَلَ۔

ثُمَّ قَالَ لَهُ «اَدْبِرْ» فَاَدْبَرَ۔

فَقَالَ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْكَ بِكَ آخُذُ وَبِكَ اُعْطِیْ وَبِكَ اُثِیْبُ وَبِكَ اُعَاقِبُ۔

اے علیؑ — سب سے عمدہ عقل وہ ہے جس کے ذریعہ جنت حاصل کی جائے اور پروردگارِ عالم

کی خوشنودی طلب کی جائے۔

اے علی — خداوندِ عالم نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا پھر اُس سے فرمایا کہ آگے بڑھ' تو وہ آگے بڑھی، پھر فرمایا کہ پیچھے جا۔ تو وہ پیچھے گئی، تو خداوندِ عالم نے فرمایا:

"میری عزت وجلال کی قسم۔ میں نے کوئی ایسی مخلوق نہیں پیدا کی، جو تجھ سے زیادہ پسندیدہ ہو، میں تیرے ہی ذریعہ سے باز پُرس کروں گا، تیرے ہی مطابق عطا کروں گا، اور تیرے ہی ذریعہ سے ثواب بھی دوں گا، عتاب بھی کروں گا۔

- یَا عَلِیُّ، لَا صَدَقَةَ وَذُوْ رَحِمٍ مُحْتَاجٌ

اے علی کوئی قرابت دار محتاج ہو تو پھر (کسی اور کو) صدقہ دینا مناسب نہیں ہے۔

اس حدیث مقدس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ:

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت میں رشتہ داروں کے حقوق کو کس قدر اہمیت دی گئی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ "صلۂ رحم" کو اہم ترین فرائض میں سے شمار کیا گیا ہے جبکہ "قطع رحم" کو گناہانِ کبیرہ میں شمار کیا گیا ہے، اور گناہانِ کبیرہ وہ ہیں جن کا انجام آتشِ جہنم ہے۔

- یَا عَلِیُّ دِرْهَمٌ فِی الْخِضَابِ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ دِرْهَمٍ یُنْفَقُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَفِیْهِ اَرْبَعَ عَشَرَ خَصْلَةً:

لِیَطْرُدُ الرِّیْحَ مِنَ الْاُذُنَیْنِ، وَیَجْلُو الْبَصَرَ، وَیُلَیِّنُ الْخَیَاشِیْمَ، وَیُطِیْبُ النَّکْهَةَ، وَیَشُدُّ اللِّثَّةَ، وَیُذْهِبُ بِالضَّنیٰ، وَیُقِلُّ وَسْوَسَةَ الشَّیْطَانِ، وَتَفْرَحُ بِهِ الْمَلَائِکَةُ، وَیَسْتَبْشِرُ بِهِ الْمُؤْمِنُ، وَیَغِیْظُ بِهِ الْکَافِرُ، وَهُوَ زِیْنَةٌ وَطِیْبٌ، وَیَسْتَحْیِیْ مِنْهُ مُنْکَرٌ وَنَکِیْرٌ، وَهُوَ بَرَاءَةٌ لَهُ فِیْ قَبْرِهٖ۔

اے علیؑ ــــ خضاب میں (خرچ کیا جانے والا) ایک درہم، راہ خدا میں خرچ کئے جانے والے ہزار درہم سے افضل ہے۔

خضاب میں ۱۴ باتیں ہیں:

کانوں سے (بدبودار) ہوا کو دور کرتی ہے۔ بینائی کو تیز کرتی ہے۔ نتھنوں کو نرم کرتی ہے ــــ خوشبو کو پاکیزہ بناتی ہے۔ داڑھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ کمزوری کو دور کرتی ہے۔ شیطان کے وسوسے کو دُور کرتی ہے، فرشتے اس سے فرحت پاتے ہیں۔ مومنین کے چہرے پر بشاشت آتی ہے۔ کافر ناراض ہوتے ہیں۔ یہ باعث زینت ہے۔ (آدمی کو) خوشبو (دار بناتی ہے)۔ منکر نکیر (ایسے شخص پر سختی کرنے سے) شرمندگی محسوس کرتے ہیں۔ اور قبر میں اسکے ذریعے برات ملے گی۔

❋

۱۔ یَا عَلِیُّ لَاخَیْرَ فِی الْقَوْلِ اِلَّا مَعَ الْفِعْلِ، وَلَا مِنَ الْمَنْظَرِ اِلَّا مَعَ الْمَخْبَرِ، وَلَا فِی الْمَالِ اِلَّا مَعَ الْجُوْدِ، وَلَا فِی الصِّدْقِ اِلَّا مَعَ الْوَفَاءِ، وَلَا فِی الْفِقْهِ اِلَّا مَعَ الْوَرَعِ، وَلَا فِی الصَّدَقَۃِ اِلَّا مَعَ النِّیَّۃِ، وَلَا فِی الْحَیَاۃِ اِلَّا مَعَ الصِّحَّۃِ، وَلَا فِی الْوَطَنِ اِلَّا مَعَ الْاَمْنِ وَالسُّرُوْرِ۔

اے علیؑ ــ بات میں اُسی وقت خوبی ہے جب اُس کے ساتھ عمل بھی ہو۔ ظاہر اُسی وقت (قابل ستائش) ہے جب باطن بھی (اچھا ہو)۔ مال وہی اچھا ہے جس کے ساتھ سخاوت ہو۔ سچائی وہی اچھی ہے جس کے ساتھ وفا ہو ــــ فقہ (کی تعلیم) وہی اچھی ہے جس کے ساتھ پرہیزگاری ہو۔ صدقہ وہی اچھا ہے، جس میں خلوص نیت ہو۔ زندگی وہی اچھی ہے جو تندرستی کے ساتھ ہو اور وطن وہی اچھا ہے جس میں امن اور خوشی ہو۔

❋

۱۔ یَا عَلِیُّ حَرَّمَ اللّٰہُ مِنَ الشَّاۃِ سَبْعَۃَ اَشْیَاءَ: اَلدَّمَ، وَالْمَذَاکِیْرَ، وَالْمَثَانَۃَ، وَالنُّخَاعَ، وَالْغُدَدَ، وَالطِّحَالَ، وَالْمَرَارَۃَ۔

اے علیؑ ــــ بکری کی سات چیزیں حرام ہیں:

خون، عضو تناسل، مثانہ، حرام مغز، غدود، پتہ، تلی۔

❊

:- یَا عَلِيُّ لَا تُمَاكِسْ فِي أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ: فِي شِرَاءِ الْأُضْحِيَةِ، وَالْكَفَنِ، وَالنَّسَمَةِ، وَالْكِرَاءِ إِلَى مَكَّةَ۔

اے علی ــــ چار چیزوں میں مول تول نہ کرنا:

قربانی کے جانور، کفن (کے حصول) و غلام کی خریداری، اور مکّہ کے کرایہ میں۔

❊

:- یَا عَلِيُّ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشْبَهِكُمْ بِي خُلُقاً؟

قَالَ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔

قَالَ: أَحْسَنُكُمْ خُلُقاً، وَأَعْظَمُكُمْ حِلْماً، وَأَبَرُّكُمْ بِقَرَابَتِهِ، وَأَشَدُّكُمْ مِنْ نَفْسِهِ إِنْصَافاً۔

اے علی ــــ کیا میں نہ بتاؤں کہ مجھ سے اخلاق میں کون زیادہ مشابہ ہوگا۔؟

کہا: یا رسول اللہ (بیان فرمائیے)۔

فرمایا: جو زیادہ خوش اخلاق ہو، حلم و بُردباری میں بڑھا ہوا ہو، قرابتداروں کے ساتھ زیادہ حُسنِ سلوک کرنے والا ہو اور اپنی ذات کے ساتھ انصاف میں زیادہ سخت ہو۔

❊

کچھ خاص خاص دُعائیں

:- یَا عَلِيُّ أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ الْغَرَقِ إِذَا رَكِبُوا السُّفُنَ فَقَرَأُوا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعاً قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ

بيمينه سبحانه وتعالى عما يشركون)

(بسم الله مجريها ومرسهاان ربي لغفور رحيم)

يا علي أمان لأمتي من السرقة: (قل ادعوا الله أو ادعوا الرحمن أيا ما تدعو فله الأسماء الحسنى ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها وابتغ بين ذلك سبيلا وقل الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من الذل وكبره تكبيرا.

يا علي، أمان لأمتي من الهدم: (إن الله يمسك السموات والأرض أن تزولا ولئن زالتا إن أمسكهما من أحد من بعده إنه كان حليما غفورا.

يا علي ـ أمان لأمتي من الهم: لا حول ولا قوة إلا بالله لا ملجأ ولا منجا من الله إلا إليه.

يا علي أمان لأمتي من الحرق: (إن وليي الله الذي نزل الكتاب وهو يتولى الصالحين)

(وما قدروا الله حق قدره والأرض جميعا قبضته يوم القيامة والسموات مطويات بيمينه سبحانه وتعالى عما يشركون.)

يا علي من خاف السباع فليقرأ: (لقد جاءكم رسول من أنفسكم عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رؤوف رحيم. فإن تولوا فقل حسبي الله لا إله إلا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم.)

يا علي من استصعبت عليه دابته فليقرأ في أذنها اليمنى: (وله أسلم من في السموات والأرض طوعا وكرها وإليه يرجعون.)

يا علي من كان في بطنه ماء أصفر فليكتب على بطنه آية الكرسي وليشربه فإنه يبرأ بإذن الله عز وجل.

يا علي من خاف ساحرا أو شيطانا فليقرأ: (إن ربكم الله الذي خلق السماوات

وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی اللَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ
رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔)

اے علی ۔۔ اگر کشتی پر سوار ہوتے وقت یہ دُعا پڑھیں تو ڈوبنے سے محفوظ رہیں گے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۔

(سورہ الزمر آیت ۶۷)

(شروع خدا کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے ۔۔" ان لوگوں نے جیسی قدر خداوند عالم کی کرنی چاہیئے تھی نہیں کی۔ ساری زمین قیامت کے دن اُس کے قبضہ میں ہوگی' اور تمام آسمان لپٹے ہوئے ہوں گے' وہ پاک و بے نیاز ہے ہر اُس چیز سے جسے لوگ اس کا شریک بنائیں)

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔۔ (سورہ ہود آیت ۴۱)

(اللہ کے نام سے ہی اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے' بیشک میرا پروردگار بہت معاف کرنے والا' بڑا مہربان ہے۔

اے علیؑ ۔ چوری سے امان کیلئے (یہ دعا پڑھیں):

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی وَلَا تَجْهَرْ
بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا
وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا۔

(سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۰۹، ۱۱۰)

کہہ دیجئے کہ : اللہ (کہہ کر) پکارو یا رحمان (کے نام سے) پکارو' جس نام سے بھی پکارو' تمام اچھے نام اسی کے ہیں' تم اپنی نماز نہ تو بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ (بالکل) پوشیدہ' بلکہ ان کے درمیان کا

راستہ تلاش کرو۔

اور کہہ دیجئے کہ تمام تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جو نہ اولاد رکھتا ہے نہ اس کی سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ وہ کمزور ہے کہ اس کا کوئی حمایتی ہو۔ اور تم اس کی بڑائی پوری طرح بیان کرتے رہو)

اے علیؑ ـــ عمارت منہدم ہونے سے بچانے کے لئے (یہ دُعا پڑھیں۔)

إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ـــــــــ (سورہ فاطر آیت ۴۱)

(یقینی بات ہے کہ خداوندِ عالم آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ ان کو زوال نہ آجائے۔ اور اگر انھیں زوال آجائے تو خداوندِ عالم کے علاوہ کوئی انھیں سنبھال بھی نہیں سکتا۔ بیشک وہ بہت بردبار، بڑا معاف کرنے والا ہے)

اے علی ـــ پریشانی سے بچنے کے لئے، میری اُمت کے لوگ (یہ دعا پڑھیں):

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ

ہر قوت و طاقت اللہ کی طرف سے ہے، وہ ہر پناہ گاہ اور جائے نجات بھی اسی کی طرف سے ہے)

اے علیؑ ـــ میری اُمت کے لوگ، جلنے سے بچنے کے لئے (یہ دُعا پڑھیں):

إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ۔

(سورہ اعراف آیت ۱۹۶)

(بیشک میرا سرپرست خدا ہے جس نے کتاب نازل کی اور وہی نیکو کاروں کی سرپرستی کرتا ہے)

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ، وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ، سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ

(سورۃ الزمر آیت ۶۷)

اے علیؑ — جسے درندوں کا خوف ہو، وہ پڑھے :

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(سورہ توبہ آخری آیتیں)

(بیشک تمہارے پاس، تم ہی سے ایک رسولؐ تشریف لائے ہیں، جن کو تمہاری سختیاں بہت گراں گذرتی ہیں، جو تمہاری منفعت کے بہت زیادہ خواہشمند ہیں، ایمان والوں کے ساتھ بہت شفیق و مہربان ہیں۔

پھر اگر وہ لوگ روگردانی کریں تو کہہ دیجئے کہ میرے لئے اللہ کافی ہے، اسکے علاوہ کوئی معبود نہیں اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے)

اے علیؑ — جس کی سواری کا جانور سرکشی کر رہا ہو وہ اس کے دائیں کان میں یہ پڑھے۔

وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ـ

(آل عمران آیت ۸۳)

(اور جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اسی کے فرماں بردار ہیں، خوشی سے یا ناخوشی سے — اور سب کی بازگشت اسی کی طرف ہے)

اے علیؑ — جس کے جسم میں صفرا کی زیادتی ہو وہ پیٹ پر آیت الکرسی لکھے اور اسے پیئے تو باذن اللہ شفاء پائے گا۔

اے علیؑ — جس کو جادوگر یا شیطان کا خوف ہو، وہ یہ پڑھے :

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (سورہ اعراف آیت ۵۴)

بیشک تمہارا پروردگار، اللہ ہی ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر

عرش پر (اُس کا اقتدار) قائم ہوا، وہ رات سے دن کو (اس طرح) چھپا دیتا ہے کہ وہ تیزی سے اُسے آلیتی ہے۔ اور آفتاب و ماہتاب اور ستارے اُسی کے حکم کے تابع ہیں۔ یاد رکھو پیدا کرنا اور حکم دینا اُسی کے اختیار میں ہے، پاک اور بے نیاز ہے اللہ، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

❋

:- يَا عَلِيُّ حَقُّ الْوَلَدِ عَلَى وَالِدِهِ أَنْ يُحْسِنَ اِسْمَهُ وَ أَدَبَهُ، وَ يَضَعَهُ مَوْضِعاً صَالِحاً وَحَقُّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ أَنْ لَا يُسَمِّيَهُ بِاسْمِهِ، وَلَا يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا يَجْلِسُ أَمَامَهُ وَلَا يَدْخُلَ مَعَهُ الْحَمَّامَ۔

اے علی — اولاد کا اپنے باپ پر یہ حق ہے کہ:

اُس کا اچھا نام رکھے، اچھا ادب سکھائے، اس کے لئے عمدہ جگہ کا انتخاب کرے اور باپ کا اولاد پر یہ حق ہے کہ بیٹا اپنے باپ کو نام لے کر نہ پکارے اُس کے آگے نہ چلے، اس کے سامنے نہ بیٹھے، اس کے ساتھ حمام نہ جائے۔

❋

:- يَا عَلِيُّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَسْوَاسِ: أَكْلُ الطِّينِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ بِالْأَسْنَانِ وَأَكْلُ اللِّحْيَةِ

اے علی — تین باتیں وسوسہ (پیدا کرتی) ہیں:

(۱) :- مٹی کھانا۔ (۲) :- دانتوں سے ناخن کاٹنا۔ (۳) :- داڑھی (کے بال) چبانا۔

❋

:- يَا عَلِيُّ، لَعَنَ اللّٰهُ وَالِدَيْنِ حَمَلَا وَلَدَهُمَا عَلَى عُقُوقِهِمَا۔

يَا عَلِيُّ يَلْزِمُ الْوَالِدَيْنِ مِنْ عُقُوقِ وَلَدِهِمْ مَا يَلْزِمُ الْوَلَدُ لَهُمَا مِنْ عُقُوقِهِمَا۔

يَا عَلِيُّ رَحِمَ اللّٰهُ وَالِدَيْنِ حَمَلَا وَلَدَهُمَا عَلَى بِرِّهِمَا۔

يَا عَلِيُّ مَنْ أَحْزَنَ وَالِدَيْهِ فَقَدْ عَقَّهُمَا۔

اے علیؑ — خدا کے نزدیک وہ ماں باپ لائقِ نفرین ہیں جو اپنی اولاد کو نافرمانی پر مجبور کریں۔

ولاد کو نافرمانی کی جیسی سزا ملے گی اسی جیسی سزا اُن والدین کی ہے جو اولاد (کو) نافرمان (بنائیں)[1]

اے علیؑ — خدا رحم کرے اُن ماں باپ پر جو اولاد کو نیکی کی ترغیب دیں۔

اے علیؑ — جو شخص اپنے ماں باپ کو رنج پہونچائے، وہ عاق ہونے کی راہ پر گامزن ہے۔

❋

- يَا عَلِيُّ مَنْ أُغْتِيبَ عِنْدَهُ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ فَاسْتَطَاعَ نَصْرَهُ فَلَمْ يَنْصُرْهُ خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

اے علیؑ — جس کے سامنے کسی برادر مومن کی غیبت کی جائے، وہ اگر اس کی طرف سے دفاع پر قادر ہونے کے باوجود اُس کا دفاع نہ کرے تو خداوندِ عالم دنیا و آخرت میں اُسے رُسوا کرے گا۔

- يَا عَلِيُّ مَنْ كَفَىٰ يَتِيماً فِي نَفَقَتِهِ بِمَالِهِ حَتَّىٰ يَسْتَغْنِيَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ الْبَتَّةَ۔

يَا عَلِيُّ مَنْ مَسَحَ يَدَهُ عَلَىٰ رَأْسِ يَتِيمٍ تَرَحُّماً لَهُ، أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوراً يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اے علیؑ — جو شخص اپنے مال سے کسی یتیم کے اخراجات اُس وقت تک برداشت کرے کہ وہ یتیم خود کفیل ہو جائے تو اس کے لئے جنت یقینی ہے۔

اے علیؑ — جو شخص کسی یتیم کے سر پر دستِ شفقت پھیرے اسے خداوندِ عالم (اس یتیم کے سر کے) ہر بال کے عوض، قیامت کے دن ایک نُور عطا کرے گا۔

❋

- يَا عَلِيُّ لَا فَقْرَ أَشَدُّ مِنَ الْجَهْلِ، وَلَا مَالَ أَعْوَدُ مِنَ الْعَقْلِ، وَلَا وَحْدَةَ أَوْحَشُ مِنَ الْعُجْبِ، وَلَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ، وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ، وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ، وَلَا عِبَادَةَ مِثْلُ التَّفَكُّرِ۔

اے علیؑ — جہالت سے سخت کوئی محتاجی نہیں — عقل سے زیادہ فائدہ مند کوئی مال

---

[1]: هذا ما فهمناه من العبارة، فان كان المقصود غير هذا فاستغفر الله على قصور فهمنا۔ (مترجم)

نہیں — خودپسندی سے زیادہ سخت کوئی تنہائی نہیں — تدبیر جیسی کوئی ہوشیاری نہیں خدا کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب جیسی کوئی پرہیزگاری نہیں — خوش اخلاقی جیسا کوئی حسب (خاندانی شرف) نہیں — اور غور وفکر جیسی عبادت نہیں۔

❋

یا علیُّ آفۃُ الحدیثِ الکذبُ، وآفۃُ العلمِ النسیانُ، وآفۃُ العبادۃِ الفترۃُ، وآفۃُ الجمالِ الخیلاءُ، وآفۃُ العلمِ الحسدُ۔

اے علیؑ — گفتگو کے لئے جھوٹ آفت ہے، علم کے لئے نسیان آفت ہے، عبادت کے لئے ناغہ کرنا آفت ہے۔ حسن وجمال کے لئے غرور آفت ہے، دانشوری کے لئے حسد آفت ہے۔

❋

:- یا علیُّ اربعۃٌ یذھبن ضیاعاً الاکلُ علی الشبعِ، والسراجُ فی القمرِ، والزرعُ فی السبخۃِ، والصنیعۃُ عندَ غیرِ اھلِھا۔

اے علیؑ — چار چیزیں رائیگاں جائیں گی۔

سیر ہونے کے بعد پھر کھالینا۔ چاندنی میں چراغ جلانا۔ شور زمین میں زراعت کرنا۔ اور نااہل کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا۔

❋

:- یا علیُّ من نسیَ الصلوٰۃَ علیَّ فقد أخطأَ طریقَ الجنّۃِ۔

اے علی — جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول جائے، اُس نے جنت کا راستہ گم کردیا۔

❋

:- یا علیُّ ایّاکَ ونقرۃَ الغرابِ وفریسۃَ الاسدِ۔

اے علیؑ کوّے کے چونچ مارنے اور شیر کے حملہ آور ہونے سے ہوشیار رہو۔

❋

۔ يَا عَلِيُّ لَأَنْ أُدْخِلَ يَدِي فِي فَمِ التِّنِّيْنِ إِلَى الْمِرْفَقِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَسْأَلَ مَنْ لَمْ يَكُنْ ثُمَّ كَانَ۔

اے علی — کسی (خطرناک) "اژدھا" کے منہ میں اپنا ہاتھ کہنیوں تک ڈال دینا میرے لئے زیادہ بہتر ہے، بہ نسبت کسی ایسے شخص سے سوال کرنے کے جو ابھی نیا نیا دولت مند بنا ہو۔

۔ يَا عَلِيُّ تَخَتَّمْ بِالْيَمِيْنِ فَإِنَّهَا فَضِيْلَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِلْمُقَرَّبِيْنَ۔

قَالَ: بِمَا أَتَخَتَّمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِالْعَقِيْقِ الْأَحْمَرِ، فَإِنَّهُ أَوَّلُ جَبَلٍ أَقَرَّ لِلّٰهِ تَعَالَى بِالرُّبُوْبِيَّةِ، وَلِي بِالنُّبُوَّةِ، وَلَكَ بِالْوَصِيَّةِ وَلِوُلْدِكَ بِالْإِمَامَةِ، وَلِشِيْعَتِكَ بِالْجَنَّةِ وَلِأَعْدَائِكَ بِالنَّارِ۔

اے علی — داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنو، کیونکہ یہ خداوند عالم کی طرف سے مقرب بارگاہ لوگوں کے لئے فضیلت ہے۔

پوچھا:۔ "اے خدا کے رسول کس چیز کی انگوٹھی پہنوں؟

فرمایا:۔ "عقیق سرخ کی — کیونکہ یہ سب سے پہلا پتھر ہے جس نے خداوند عالم کی ربوبیت، میری نبوت، تمہاری (ولایت اور) وصی ہونے، تمہاری اولاد کی امامت، تمہارے شیعوں کے لئے جنت اور تمہارے دشمنوں کے لئے عذابِ جہنم کی گواہی دی۔

جناب سلمان فارسیؓ سے حضورِ اکرمؐ کا خطاب

(جناب سلمان فارسی بیمار تھے تو حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، اور فرمایا):

﴿.-یا سلمان، إنّ لک فی علّتک إذا اعتللت ثلاث خصال: أنت من اللّٰہ تبارک وتعالیٰ بذکر، ودعاؤک فیہا مستجاب، ولا تدع العلّۃ علیک ذنباً إلّا حطّتہ متّعک اللّٰہ بالعافیۃ إلیٰ انقضاء أجلک

اے سلمان — تمہاری اس بیماری میں، جس میں تم مبتلا ہوئے تین باتیں ہیں:

(۱):- تم (ان دنوں) خداوندِ عالم کے ذکر میں (زیادہ) مشغول ہو۔

(۲):- اس دوران تمہاری دعائیں مستجاب ہیں۔

(۳):- بیماری ختم ہونے تک تمہارے ذمہ کوئی گناہ باقی نہ رہے گا، بلکہ یہ مرض تمہارے سارے گناہوں کو صاف کر کے رخصت ہوگا۔

خداوند عالم، تمہیں مدت العمر، عافیت عطا کرے۔

❁

﴿.- ثمّ قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ لأبی ذر رحمۃ اللّٰہ علیہ

یا أباذر، إیّاک والسّؤال، فإنّہ ذلّ حاضر، وفقر متعجّل وفیہ حساب طویل یوم القیامۃ۔ یا أباذر تعیش وحدک وتموت وحدک، وتدخل الجنّۃ وحدک لیسعد بک قوم من أہل العراق یتولّون غسلک وتجہیزک ودفنک۔

یا أباذر لا تسأل بکفّک وإن أتاک شیئ، فاقبلہ۔

جناب ابوذرِ غفاریؒ سے فرمایا۔

اے ابوذر — خبردار کسی سے کچھ مت مانگنا، کیونکہ یہ سراسر ذلت ہے اور فوری محتاجی (کا سبب) ہے اور قیامت میں اس کا طولانی حساب (دینا) ہوگا۔

اے ابوذر — تم تنہا زندگی گذارو گے، تنہائی میں تمہیں موت آئے گی اور جنت میں بھی اکیلے جاؤ گے۔

عراق کے لوگوں میں سے وہ بہت خوش قسمت لوگ ہونگے جو تمہیں غسل دیں گے، تمہاری

تجہیز و تکفین کریں گے (تمہاری نماز جنازہ پڑھیں گے) اور تمہیں دفن کرینگے۔

ابوذرؓ۔ دیکھو کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا۔ ہاں اگر کوئی چیز پیش کی جائے تو قبول کرلینا)

اپنے اصحاب کی تنبیہہ

اَلا أُخبِرُكُم بِشِرَارِكُم ؟

قَالُوا: بَلىٰ يَا رَسُولَ اللّٰہِ۔

قَالَ: المَشَّاؤُونَ بِالنَّمِيمَةِ، المُفَرِّقُونَ بَينَ الأَحِبَّةِ، البَاغُونَ لِلبُرَآءِ العَيبَ۔

کیا میں تم لوگوں کو یہ بات نہ بتاؤں کہ تم میں بُرے لوگ کون ہیں۔؟

سب نے کہا "ہاں! اے خدا کے رسولؐ ارشاد فرمائیے:

فرمایا:۔ وہ لوگ جو:

(۱):۔ چغلخوری کرتے پھرتے ہیں۔

(۲):۔ دوستوں کے درمیان جدائی ڈال دیتے ہیں۔

(۳):۔ جو پاک دامن لوگوں کو داغدار بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضورِ اکرمؐ کے مختصر حکیمانہ ارشادات

جن کے بارے میں شیخ صدوقؒ نے فرمایا ہے کہ آپؐ سے قبل ان ارشادات کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

(۲) اَلیَدُ العُلیَا خَیرٌ مِنَ الیَدِ السُّفلیٰ۔

(۳) مَا قَلَّ وَکَفیٰ خَیرٌ مِمَّا کَثُرَ وَأَلهیٰ۔

(۴) خَیرُ الزَّادِ التَّقوىٰ۔

(۵) رَأسُ العِلمِ مَخَافَةُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(۶) خَیرُ مَا أُلقِيَ فِي القَلبِ الیَقِینُ۔

(٧) الارتياب من الكفر۔
(٨) النياحة من عمل الجاهلية۔
(٩) السكر جمر النار۔
(١٠) الشعر من إبليس
(١١) الخمر جماع الآثام۔
(١٢) النساء حبائل إبليس۔
(١٣) الشباب شعبة من الجنون۔
(١٤) شر المكاسب كسب الربا۔
(١٥) شر المآكل أكل مال اليتيم ظلماً۔
(١٦) السعيد من وعظ بغيره۔
(١٧) الشقي من شقي في بطن امه، والسعيد من سعد في بطن أمه۔
(١٨) مصيركم إلى أربعة أذرع۔
(١٩) أربى الربا الكذب۔
(٢٠) سباب المؤمن فسوق وقتال المؤمن كفر وأكل لحمه من معصية الله تعالى، وحرمة ماله كحرمة دمه۔
(٢١) من يكظم الغيظ يأجره الله۔
(٢٢) من يصبر على الرزية يعوضه الله۔
(٢٣) الآن حمي الوطيس۔
(٢٤) لا يلسع المؤمن من جحر مرتين۔
(٢٥) لا يجني على المرء إلا يده۔
(٢٦) الشديد من غلب نفسه۔

(٢٧) لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ۔

(٢٨) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا يَوْمَ سَبْتِهَا وَخَمِيسِهَا۔

(٢٩) اَلْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ۔

(٣٠) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ۔

(٣١) لَوْ بَغَى جَبَلٌ عَلَىٰ جَبَلٍ لَجَعَلَهُ اللّٰهُ دَكًّا۔

(٣٢) اِبْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

(٣٣) اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔

(٣٤) اَلْمُسْلِمُ مِرْآةٌ لِأَخِيهِ۔

(٣٥) مَاتَ حَتْفَ أَنْفِهِ۔

(٣٦) اَلْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ۔

(٣٧) اَلنَّاسُ كَأَسْنَانِ الْمُشْطِ سَوَاءٌ

(٣٨) أَيُّ دَاءٍ أَدْوَءُ مِنَ الْبُخْلِ۔

(٣٩) اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ۔

(٤٠) اَلْيَمِينُ الْفَاجِرَةُ تَذَرُ الدِّيَارَ مِنْ أَهْلِهَا بَلَاقِعَ۔

(٤١) اَعْجَلُ الشَّرِّ عُقُوبَةً الْبَغْيُ۔

(٤٢) أَسْرَعُ الْخَيْرِ ثَوَابًا الْبِرُّ۔

(٤٣) اَلْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ۔

(٤٤) إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا

(٤٥) اِرْحَمْ مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكَ مَنْ فِي السَّمَاءِ

(٤٦) مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

(٤٧) اَلْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ۔

(٤٨) لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

(٤٩) مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔

(٥٠) اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ

(٥١) اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

(٥٢) اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ

(٥٣) حُبُّكَ لِلشَّيْءِ يُعْمِي وَيُصِمُّ۔

(٥٤) لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ۔

(٥٥) لَا يُؤْوِي الضَّالَّةَ إِلَّا الضَّالُّ

(٥٦) اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔

(٥٧) اَلْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ۔

(٥٨) مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ۔

(٥٩) اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ السَّقَرِ۔

(٦٠) اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ۔

(٦١) صَاحِبُ الْمَجْلِسِ أَحَقُّ بِصَدْرِ مَجْلِسِهٖ۔

(٦٢) اُحْثُوا فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ۔

(٦٣) اِسْتَنْزِلُوا الرِّزْقَ بِالصَّدَقَةِ۔

(٦٤) اِدْفَعُوا الْبَلَاءَ بِالدُّعَاءِ۔

(٦٥) جُبِلَتِ الْقُلُوبُ عَلَى حُبِّ مَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهَا وَبُغْضِ مَنْ أَسَاءَ إِلَيْهَا۔

(٦٦) مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ۔

(٦٧) لَا صَدَقَةَ وَذُو رَحِمٍ مُحْتَاجٌ۔

(٦٨) اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ نِعْمَتَانِ مَكْفُورَتَانِ

(۶۹) عَفْوُ الْمَلِكِ أَبْقَى لِلْمُلْكِ۔

(۷۰) هَيْبَةُ الرَّجُلِ لِزَوْجَتِهِ تَزِيْدُ فِي عِفَّتِهَا۔

(۷۱) لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ۔

اب ہم ذیل میں اُن ارشادات کا ترجمہ پیش کرتے ہیں — لیکن یہ واضح ہے کہ ترجمہ میں وہ فصاحت و بلاغت کہاں سے آسکتی ہے، جو آپؐ کے ارشادات میں پائی جاتی ہے۔

(۲):- اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے افضل ہے۔

(۳):- وہ کم جو کافی ہے، اُس زیادہ سے بہتر ہے جو غافل کر دے۔

(۴):- بہترین زادِ راہ پرہیزگاری ہے۔

(۵):- خداوندِ عالم کا خوف ہی حلم و بُردباری کا سید و سردار ہے۔

(۶):- جو چیزیں دل میں ڈالی جائیں اُن میں سب سے بہتر یقین ہے۔

(۷):- شکوک و شبہات، کفر (کا دیباچہ) ہیں۔

(۸):- (بیجا) نالہ و شیون، زمانہ جاہلیت کا عمل ہے۔

(۹):- نشہ (درحقیقت) جہنم کا ایک شعلہ ہے۔

(۱۰):- (نازیبا) شاعری، شیطانی عمل ہے۔

(۱۱):- شراب گناہوں کا مجموعہ ہے۔

(۱۲):- بُری عورتیں شیطان کا پھندا ہیں۔

(۱۳):- جوانی دیوانگی کا شعبہ ہے۔

(۱۴):- سب سے بُری کمائی، سود کی کمائی ہے۔

(۱۵):- سب سے بُری غذا، ظلم کر کے یتیم کا مال کھا لینا ہے

(۱۶) :- خوش قسمت ہے وہ شخص جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔

(۱۷) :- شقی شکمِ مادر میں (بھی) شقی اور سعید ماں کے شکم میں (بھی) سعید ہوتا ہے۔

(۱۸) :- تم سب کی بازگشت دو گز (قبر) کی طرف ہے۔

(۱۹) :- جھوٹ سب سے بڑی سود خوری ہے۔

(۲۰) :- مومن کو گالی دینا فسق، اُس سے جنگ کرنا کفر، اُس کا گوشت کھانا (اور اسکی غیبت کرنا) اللہ کی نافرمانی ہے، اور اُس کے خون کی طرح اُس کا مال بھی محترم ہے۔

(۲۱) :- جو غصہ کو پی جائے اُسے خدا کے نزدیک اجر ملے گا۔

(۲۲) :- جو مصیبت پر صبر کرے، خدا اسے عوض عطا کرے گا۔

(۲۳) :- اب جنگ کے شعلے بھڑک اُٹھے۔

(۲۴) :- مومن کسی سوراخ سے دو بار ڈسا نہیں جاسکتا۔

(۲۵) :- ہر شخص کے ساتھ اس کے ہاتھ ہی جنایت کرتے ہیں۔

(۲۶) :- بہادر وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھے۔

(۲۷) :- آنکھوں دیکھی، جیسی کوئی (اور) خبر نہیں ہوسکتی۔

(۲۸) :- خداوندا میری اُمت کیلئے شنبہ اور پنجشنبہ کی صبح (خاص طور سے) بابرکت قرار دے۔

(۲۹) :- نشست گاہوں (کو) امانت (دار ہونا چاہیئے)

(۳۰) :- قوم کا سردار وہ ہے جو اُن کا خدمت گار ہو۔

(۳۱) :- اگر ایک پہاڑ دوسرے کے خلاف بغاوت کرے تو خدا اسے زمین بوس کرے گا۔

(۳۲) :- جو تمہارے واجب النفقہ ہیں ان سے ابتداء کرو۔

(۳۳) :- جنگ (مخفی) تدبیروں (سے وابستہ ہے)۔

(۳۴) :- مردِ مسلمان، اپنے بھائی کے لئے آئینہ (کی حیثیت رکھتا) ہے۔

(۳۵) :- اچانک موت سے ہم آغوش ہوگیا۔

(۳۶)۔ گفتار کے ساتھ آزمائش ہے۔

(۳۷):۔ تمام لوگ، کنگھی کے دندانوں کی طرح برابر ہیں۔

(۳۸):۔ کنجوسی سے زیادہ سخت کون سا مرض ہے؟

(۳۹):۔ حیا، مکمل طور سے بھلائی ہے۔

(۴۰):۔ جھوٹی قسم گھروں کو ویرانہ بنادیتی ہے۔

(۴۱):۔ جس بدی کا بُرا انجام سب سے زیادہ تیز رفتار ہے، وہ بغاوت ہے۔

(۴۲):۔ ثواب کے لحاظ سے سب سے تیز رفتار نیکی (لوگوں کے ساتھ) حُسنِ سلوک ہے۔

(۴۳):۔ مسلمانوں کو اپنے عہد و پیمان کا پابند رہنا چاہیئے۔

(۴۴):۔ شعر میں حکمت (بھی) ہوتی ہے، اور بعض بیان، جادو (جیسا اثر) رکھتے ہیں۔

(۴۵):۔ تم زمین والوں پر مہربانی کرو، آسمان والا تم پر مہربانی کرے گا۔

(۴۶):۔ جو اپنے ساز و سامان کی حفاظت میں مارا جائے، شہید کا درجہ پائے گا۔

(۴۷):۔ تحفہ (دے کر) واپس مانگنے والا (ایسا ہے) جیسے قے کر کے اسکی واپسی کا طلبگار۔

(۴۸):۔ کسی مومن کے لئے روا نہیں ہے کہ اپنے برادر مومن سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔

(۴۹):۔ جو خود رحم نہیں کرتا، اُس پر رحم کیا بھی نہیں جاتا۔

(۵۰):۔ ندامت توبہ ہے۔

(۵۱):۔ بچّہ شوہر کا ہے، بدکار کے لئے پتھر ہے۔

(۵۲):۔ نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا اُسے انجام دینے والا جیسا ہے۔

(۵۳):۔ تم کسی چیز پر فریفتہ ہو جاؤ تو وہ تمہیں اندھا اور بہرا بنا دے گی۔

(۵۴):۔ جو شخص لوگوں کا شکر نہیں ادا کرتا۔ وہ خدا کا بھی شکر نہیں ادا کرتا۔

(۵۵):۔ گمراہ آدمی ہی گمراہی کی باتیں پہونچاتا ہے۔

(۵۶):- خود کو آتشِ جہنم سے بچاؤ، اگرچہ تھوڑی سی کھجور (صدقہ دے کر) ہی سہی۔

(۵۷):- روحوں کے بھی صف بصف لشکر ہیں، تو جو ایک دوسرے کو پہچانیں وہ دوست بن جاتی ہیں اور جو ایک دوسرے کو نہ پہچانیں وہ الگ تھلگ ہو جاتی ہیں۔

(۵۸):- صاحبِ ثروت کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

(۵۹):- سفر کی سختیاں — گویا جہنم کا ایک حصّہ ہیں۔

(۶۰):- سونے اور چاندی کی طرح لوگ بھی گویا معدن ہیں (اُن کی بھی گوناگوں قسمیں ہیں)

(۶۱):- جس نے کسی نشست کا اہتمام کیا ہو وہ اس کی مسند نشینی کا زیادہ حقدار ہے۔

(۶۲):- (بیجا) تعریف کرنے والوں کے منھ پر خاک ڈالو۔

(۶۳):- صدقہ دے کر رزق (میں کشادگی) طلب کرو۔

(۶۴):- دُعا کے ذریعے سے بلا کو دُور کرو۔

(۶۵):- دِلوں میں یہ بات راسخ ہے کہ جو احسان کرے گا اُس سے محبت، اور جو بدسلوکی کرے گا اُس سے عداوت رکھیں۔

(۶۶):- صدقہ دینے سے کبھی مال کم نہیں ہوا۔

(۶۷):- جب قرابت دار حاجت مند ہو (تو دوسروں کو) صدقہ نہیں دیا جائے گا (بلکہ قرابتدار کی حاجت پوری کی جائے گی)

(۶۸):- صحت اور فارغ البالی دو منفرد نعمتیں ہیں جن کی ناقدری کی جاتی ہے۔

(۶۹):- بادشاہ عفو و درگذر سے کام لے تو سلطنت کو زیادہ بقا ملتی ہے۔

(۷۰):- شوہر کا اپنی بیوی سے (باوقار) اور پُر شکوہ رویّہ رکھنا، اُس کی عفت میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔

(۷۱):- جس کام میں خدا کی نافرمانی ہو اُس میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔

✻

ایک شامی کو
جنابِ امیر علیہ السلام کی نصیحتیں

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنِ بَکْرِ الْمُرَادِی، عَنْ مُوسَی بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِیہِ عَنْ جَدِّہِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ، عَنْ أَبِیہِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ قَالَ:

بَیْنَا أَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ ذَاتَ یَوْمٍ جَالِسٌ مَعَ أَصْحَابِہِ یُعَبِّئُہُمْ لِلْحَرْبِ إِذْ أَتَاہُ شَیْخٌ عَلَیْہِ شَحْبَۃُ السَّفَرِ فَقَالَ: أَیْنَ أَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ؟

فَقِیْلَ: ھُوَ ذَا.

فَسَلَّمَ عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ: یَا أَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ، إِنِّیْ أَتَیْتُکَ مِنْ نَاحِیَۃِ الشَّامِ وَأَنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ قَدْ سَمِعْتُ فِیْکَ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَا أُحْصِيْ، وَإِنِّیْ أَظُنُّکَ سَتُغْتَالُ، فَعَلِّمْنِیْ مِمَّا عَلَّمَکَ اللّٰہُ۔

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ: نَعَمْ یَا شَیْخُ، مَنِ اعْتَدَلَ یَوْمَاہُ فَھُوَ مَغْبُوْنٌ، وَمَنْ کَانَتِ الدُّنْیَا ھَمَّتَہُ اشْتَدَّتْ حَسْرَتُہُ عَلٰی فِرَاقِھَا، وَمَنْ کَانَ غَدُہُ شَرَّ یَوْمَیْہِ فَھُوَ مَحْرُوْمٌ، وَمَنْ لَمْ یُبَالِ بِمَا زُوِیَ مِنْ آخِرَتِہِ إِذَا سَلِمَتْ لَہُ دُنْیَاہُ فَھُوَ ھَالِکٌ، وَمَنْ لَمْ یَتَعَاھَدِ النَّقْصَ مِنْ نَفْسِہِ غَلَبَ عَلَیْہِ الْھَوٰی، وَمَنْ کَانَ فِیْ نَقْصٍ فَالْمَوْتُ أَھْوَنُ لَہُ۔

یَا شَیْخُ، إِنَّ الدُّنْیَا خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ وَلَھَا أَھْلٌ وَإِنَّ الْآخِرَۃَ لَھَا أَھْلٌ ظَلَفَتْ أَنْفُسُھُمْ عَنْ مُفَاخَرَۃِ أَھْلِ الدُّنْیَا، لَا یَتَنَافَسُوْنَ فِی الدُّنْیَا، وَلَا یَفْرَحُوْنَ بِغَضَارَتِھَا، وَلَا یَحْزَنُوْنَ لِبُؤْسِھَا۔

یَا شَیْخُ، مَنْ خَافَ الْبَیَاتَ قَلَّ نَوْمُہُ، مَا أَسْرَعَ اللَّیَالِیَ وَالْأَیَّامَ فِیْ عُمُرِ

العَبدُ، فَاخزُن لِسانَكَ، وَعُدَّ كَلامَكَ إلاّ بِخَيرٍ.

يا شَيخُ، اِرضَ لِلنّاسِ ما تَرضى لِنَفسِكَ، وَآتِ لِلنّاسِ ما تُحِبُّ أَن يُؤتى إلَيكَ.

ثُمَّ أَقبَلَ عَلى أَصحابِهِ فَقالَ: أَيُّهَا النّاسُ، أَما تَرَونَ أَنَّ أَهلَ الدُّنيا يُمسُونَ وَيُصبِحُونَ عَلى أَحوالٍ شَتّى؟

فَبَينَ صَريعٍ يَتَلَوّى، وَبَينَ عائِدٍ وَمَعُودٍ، وَآخَرَ بِنَفسِهِ يَجُودُ، وَآخَرَ لا يُرجى، وَآخَرَ مُسَجّى، وَطالِبُ الدُّنيا وَالمَوتُ يَطلُبُهُ، وَغافِلٌ وَلَيسَ بِمَغفُولٍ عَنهُ، وَعَلى أَثَرِ الماضي يَصيرُ الباقي.

فَقالَ لَهُ زَيدُ بنُ صُوحانَ العَبدِيُّ: يا أَميرَ المُؤمِنينَ أَيُّ سُلطانٍ أَغلَبُ وَأَقوى؟

قالَ عَلَيهِ السَّلامُ: اَلمَوتُ.

قالَ: فَأَيُّ ذُلٍّ أَذَلُّ؟

قالَ عَلَيهِ السَّلامُ: اَلحِرصُ عَلَى الدُّنيا.

قالَ: فَأَيُّ فَقرٍ أَشَدُّ؟

قالَ عَلَيهِ السَّلامُ: اَلكُفرُ بَعدَ الإيمانِ.

قالَ فَأَيُّ دَعوَةٍ أَضَلُّ؟

قالَ عَلَيهِ السَّلامُ: اَلدّاعي بِما لا يَكُونُ.

قالَ فَأَيُّ عَمَلٍ أَفضَلُ؟

قالَ عَلَيهِ السَّلامُ: اَلتَّقوى.

قالَ فَأَيُّ عَمَلٍ أَنجَحُ؟

قالَ عَلَيهِ السَّلامُ: طَلَبُ ما عِندَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ.

قَالَ: فَأَيُّ صَاحِبٍ لَكَ شَرٌّ؟
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْمُزَيِّنُ لَكَ مَعْصِيَةَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.
قَالَ: فَأَيُّ الْخَلْقِ أَشْقَى؟
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ بَاعَ دِيْنَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ.
قَالَ: فَأَيُّ الْخَلْقِ أَقْوَى؟
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْحَلِيْمُ.
قَالَ: فَأَيُّ الْخَلْقِ أَشَحُّ؟
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ أَخَذَ الْمَالَ مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ فَجَعَلَهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ.
قَالَ: فَأَيُّ النَّاسِ أَكْيَسُ؟
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ أَبْصَرَ رُشْدَهُ مِنْ غَيِّهِ فَمَالَ إِلَى رُشْدِهِ.
قَالَ: فَمَنْ أَحْلَمُ النَّاسِ؟
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلَّذِي لَا يَغْضَبُ.
قَالَ: فَأَيُّ النَّاسِ أَثْبَتُ رَأْياً؟
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ لَمْ تَغُرَّهُ النَّاسُ مِنْ نَفْسِهِ وَلَمْ تَغُرَّهُ الدُّنْيَا بِتَشَوُّقِهَا.
قَالَ: فَأَيُّ النَّاسِ أَحْمَقُ؟
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْمُغْتَرُّ بِالدُّنْيَا وَهُوَ يَرَى مَا بِهَا مِنْ تَقَلُّبِ أَحْوَالِهَا.
قَالَ: فَأَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ حَسْرَةً؟
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلَّذِي حُرِمَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ.
قَالَ: فَأَيُّ الْخَلْقِ أَعْمَى؟
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلَّذِي عَمِلَ لِغَيْرِ اللهِ يَطْلُبُ بِعَمَلِهِ الثَّوَابَ مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

قَالَ: فَأَيُّ الْقُنُوعِ أَفْضَلُ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْقَانِعُ بِمَا أَعْطَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

قَالَ فَأَيُّ الْمَصَائِبِ أَشَدُّ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُصِيبَةُ بِالدِّينِ.

قَالَ فَأَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ انْتِظَارُ الْفَرَجِ.

قَالَ: فَأَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَخْوَفُهُمْ لِلّٰهِ وَ أَعْمَلُهُمْ بِالتَّقْوَى، وَأَزْهَدُهُمْ فِي الدُّنْيَا.

قَالَ: فَأَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَثْرَةُ ذِكْرِهِ، وَالتَّضَرُّعُ إِلَيْهِ بِالدُّعَاءِ.

قَالَ: فَأَيُّ الْقَوْلِ أَصْدَقُ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

قَالَ فَأَيُّ الْأَعْمَالِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ.

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: التَّسْلِيمُ وَالْوَرَعُ.

قَالَ: فَأَيُّ النَّاسِ أَصْدَقُ؟

قَالَ: مَنْ صَدَقَ فِي الْمَوَاطِنِ.

ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الشَّيْخِ فَقَالَ: يَا شَيْخُ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقاً ضَيَّقَ الدُّنْيَا عَلَيْهِمْ، نَظَراً إِلَيْهِمْ، فَزَهَّدَهُمْ فِيهَا وَفِي حُطَامِهَا.

فَرَغِبُوا فِي دَارِ السَّلَامِ الَّتِي دَعَاهُمْ إِلَيْهَا، وَصَبَرُوا عَلَى ضِيقِ الْمَعِيشَةِ، وَصَبَرُوا عَلَى الْمَكْرُوهِ، وَاشْتَاقُوا إِلَى مَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْكَرَامَةِ. فَبَذَلُوا أَنْفُسَهُمْ ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللهِ، وَكَانَتْ خَاتِمَةُ أَعْمَالِهِمُ الشَّهَادَةَ، فَلَقُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ،

وَعَلِمُوا أَنَّ الْمَوْتَ سَبِيلُ مَنْ مَضَى وَسَبِيلُ مَنْ بَقِيَ، فَتَزَوَّدُوا لِلْآخِرَةِ غَيْرَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَبِسُوا الْخَشِنَ، وَصَبَرُوا عَلَى الطُّولِ وَخَدَمُوا الْفَضْلَ، وَأَحَبُّوا فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَبْغَضُوا فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، أُولٰئِكَ الْمَصَابِيحُ وَأَهْلُ النَّعِيمِ فِي الْآخِرَةِ وَالسَّلَامُ.

قَالَ الشَّيْخُ: وَأَيْنَ أَدَعُ الْجَنَّةَ وَأَنَا أَرَاهَا وَأَرَى أَهْلَهَا مَعَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، جَهِّزُونِي بِقُوَّةٍ أَتَقَوَّى بِهَا عَلَى عَدُوِّكَ.

فَأَعْطَاهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سِلَاحًا، وَحَمَلَهُ عَلَى الْخَيْلِ.

وَكَانَ فِي الْحَرْبِ بَيْنَ يَدَيْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَضْرِبُ قُدُمًا، وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْجَبُ مِمَّا يَصْنَعُ. فَلَمَّا اشْتَدَّتِ الْحَرْبُ أَقْبَلَ بِفَرَسِهِ حَتَّى قُتِلَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَأَتْبَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَوَجَدَهُ صَرِيعًا، وَوَجَدَ دَابَّتَهُ وَوَجَدَ سَيْفَهُ فِي ذِرَاعِهِ.

فَلَمَّا انْقَضَتِ الْحَرْبُ أُتِيَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِدَابَّتِهِ وَسِلَاحِهِ وَصَلَّى عَلَيْهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَقَالَ: هٰذَا وَاللَّهِ السَّعِيدُ حَقًّا فَتَرَحَّمُوا عَلَى أَخِيكُمْ.

منقول ہے کہ:

ایک روز حضرت امیرالمومنین علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے پاس بیٹھے ہوئے انھیں جنگ کے نشیب و فراز سمجھا رہے تھے کہ وہاں ایک سن رسیدہ آدمی آیا جس کے (حلیہ سے) آثارِ سفر نمایاں تھے، اور کہنے لگا کہ:

"امیر المومنین علیہ السلام کہاں ہیں؟"

اسے بتایا گیا کہ یہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔

اُس نے آپ کو سلام کیا اور کہنے لگا:

"اے امیرالمومنینؑ میں شام سے آیا ہوں، بہت سن رسیدہ ہوں، میں نے آپ کے اس قدر فضائل سُنے ہیں جنھیں شمار نہیں کرسکتا، اور مجھے اندیشہ ہے کہ آپ پر حملہ کیا جائے گا (جس میں آپ شہید ہوجائیں گے) تو اللہ نے آپ کو جو علم عطا کیا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی سکھایئے۔

یہ سن کر آپؑ نے فرمایا:

ہاں۔ اے بزرگ (تم نے سچ کہا)

(یاد رکھو)۔ جس شخص کے دو دن یکساں ہوں، وہ خسارے میں ہے۔

اور جس کی بھرپور توجہ دنیا کی طرف ہوگی، اُس کے لئے یہاں سے جُدائی شدید حسرت کا باعث ہوگی۔

جس شخص کا اگلا دن پچھلے دن سے بدتر ہو وہ محروم ہے۔

جس شخص کو اس بات کی بالکل پرواہ نہ ہو کہ اُس کی دنیا اچھی رہنے کی صورت میں اس کی آخرت میں کیا کمی ہو رہی ہے تو وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہے۔

جو شخص اپنی ذات کے نقص کا احساس نہ کرے اُس پر خواہشات غالب ہیں۔

اور جو نقص کی طرف گامزن ہے اس کے لئے موت آسان ہے۔

اے بزرگ!

دنیا سرسبز ہے اور اس کے کچھ اہل ہیں اور کچھ اہلِ آخرت ہیں، جن کے نفوس اس بات پر آمادہ نہیں ہیں کہ وہ اہلِ دنیا کے ساتھ فخر و مباہات کریں، نہ وہ دنیا کی خاطر جھگڑتے ہیں، نہ اس کی رونق پر خوش ہوتے نہ اس کی سختیوں پر غمزدہ ہوتے ہیں۔

اے بزرگوار۔

جس شخص کو خوف لاحق ہو، اس کی نیند کم ہوجاتی ہے۔

بندے کی زندگی پر روز و شب کتنی تیز رفتاری سے اثر انداز ہو رہے ہیں، لہٰذا اپنی زبان پر قابو رکھو، اور نیک بات کے سوا کچھ نہ کہو۔

اے بزرگوار۔
لوگوں کے لئے وہی پسند کرو، جو اپنے لئے پسند کرتے ہو، اور لوگوں کو وہ چیز دو جو تمہیں دی جائے تو پسند کرو۔
اس کے بعد آپ نے اپنے ساتھیوں کی طرف رُخ کر کے فرمایا:
"اے لوگو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اہلِ دنیا مختلف اطوار سے صبح شام کرتے ہیں۔
کوئی زخمی ہے، جو بلبلا رہا ہے، کوئی (کسی کی) عیادت کر رہا ہے، کوئی (مریض) ہے) جس کی عیادت کی جا رہی ہے، کوئی آخری سانسیں لے رہا ہے، کوئی ایسا ہے جس کے بارے میں اب کوئی امید باقی نہیں رہی، اور کوئی لٹایا جا چکا ہے۔
لوگ دنیا کے طلبگار ہیں، جب کہ موت اُن کی طلب گار ہے۔
کچھ غافل ہیں، لیکن اُن کی طرف سے غفلت نہیں کی جاتے گی، اور گذشتگان کے نشانِ راہ پر باقی لوگ بھی گامزن (ہونگے)

(۲)

اس موقع پر آپ کے ایک صحابی) زید بن صوحان عبدی نے عرض کی:
اے امیر المومنین۔ کون سا سلطان سب سے زیادہ غالب اور طاقت ور ہے۔؟
فرمایا:۔ موت۔
پوچھا:۔ سب سے بڑی ذلت کیا ہے۔؟
فرمایا:۔ دنیا کی حرص۔
پوچھا:۔ سب سے سخت محتاجی کیا ہے؟
فرمایا:۔ ایمان کے بعد کفر (اختیار کر لینا)
پوچھا:۔ کس بات کی طرف دعوت دینا سب سے زیادہ لغو ہے؟
فرمایا:۔ ایسی بات کی طرف، جو ہونے والی ہی نہ ہو۔

پوچھا:۔ کون سا عمل سب سے زیادہ کامیاب ہے۔؟

فرمایا:۔ خداوندِ عالم کے خزانۂ (رحمت) سے طلب کرنا۔

پوچھا:۔ سب سے بُرا ساتھی کون ہے۔؟

فرمایا:۔ وہ جو خدا کی نافرمانی کو تمہاری نگاہوں میں آراستہ کر دے۔

پوچھا:۔ سب سے زیادہ بدقسمت کون ہے۔؟

فرمایا:۔ جو اپنے دین کو کسی اور کی دنیا (سنوارنے) کے لئے بیچ دے۔

پوچھا:۔ لوگوں میں سب سے زیادہ قوی کون ہے۔؟

فرمایا:۔ حلیم و بُردبار۔

پوچھا:۔ سب سے زیادہ کنجوس کون ہے۔؟

فرمایا:۔ جو غیر حلال طریقے سے مال حاصل کرے اور جس کا حق نہیں ہے اُسے دے۔

پوچھا:۔ لوگوں میں سب سے زیادہ ہوشیار کون ہے؟

فرمایا:۔ جو گمراہی سے (نکل کر) ہدایت کو پہچان لے اور پھر اُسی ہدایت کی طرف رُخ کرے۔

پوچھا:۔ لوگوں میں سب سے زیادہ بُردبار کون ہے۔؟

فرمایا:۔ جو غصہ نہ کرے۔

پوچھا:۔ کس شخص کی رائے زیادہ مستحکم ہے؟

فرمایا:۔ جسے لوگ اس کے نفس کے بارے میں زیادہ دھوکہ نہ دے سکیں اور نہ دنیا اپنی ترغیبات سے اُسے فریفتہ کر سکے۔

پوچھا:۔ لوگوں میں بے عقل کون ہے۔؟

فرمایا:۔ وہ جو دنیا کے بدلتے حالات دیکھنے کے باوجود دنیا کے فریب میں آجائے۔

پوچھا:۔ کون شخص سب سے زیادہ حسرت واندوہ میں ہوگا۔؟

فرمایا:۔ جو دنیا و آخرت (دونوں) سے محروم رہے کہ یہ بہت ہی واضح خسارہ ہے۔

پوچھا:۔ کون شخص (آنکھ رکھتے ہوئے بھی) اندھا ہے ۔

فرمایا:۔ جو کسی عمل کو انجام تو (دوسروں کو دکھانے کے لئے) دے۔ اور اُس کا ثواب خداوندِ عالم سے طلب کرے۔

پوچھا:۔ کون سی قناعت افضل ہے۔؟

فرمایا:۔ خداوندِ عالم کی عطا پر قانع رہنا۔

پوچھا:۔ کون سے مصائب زیادہ سخت ہیں۔؟

فرمایا:۔ وہ مصیبت جو دین پر آئے۔

پوچھا:۔ خدا کے نزدیک نہایت پسندیدہ عمل۔؟

فرمایا:۔ اُس کی طرف سے (بہتری اور) کشادگی کا انتظار۔

پوچھا:۔ خدا کے نزدیک کون لوگ اچھے ہیں۔؟

فرمایا:۔ خدا سے خوب ڈرنے والے، تقویٰ کے مطابق زیادہ عمل کرنے والے، دنیا میں زیادہ زاہدانہ زندگی گذارنے والے۔

پوچھا:۔ خدا کے نزدیک کون سا کلام افضل ہے۔؟

فرمایا:۔ کثرت سے ذکر (خدا) اور گڑگڑا کر اُس سے دُعا کرنا۔

پوچھا:۔ سچ کے لحاظ سے کون سی بات سب پر مقدم ہے۔؟

فرمایا:۔ خدا کی وحدانیت کی گواہی۔

پوچھا:۔ اعمال میں خدا کے نزدیک زیادہ باعظمت۔؟

فرمایا:۔ (حکم خدا کے آگے) تسلیم خم رکھنا۔ اور پرہیزگاری (اختیار کرنا)

پوچھا:۔ لوگوں میں زیادہ راست گفتار؟

فرمایا:۔ وہ جو میدانِ کارزار میں (اپنے عہد و پیمان کو) سچ کر دکھائے۔

اس کے بعد جناب امیرؑ نے اُس بزرگ (شامی) کی طرف رُخ کر کے فرمایا:

اے بزرگوار۔

خدا نے کچھ ایسے لوگوں کو (بھی) پیدا کیا ہے، جن کیلئے دنیا کو تنگ کر دیا ہے اُس نے اُن کو دکھیا تو (خدا نے) اُن لوگوں کو دنیا اور اُس کے ساز و سامان سے بے نیاز کر دیا۔

یہ لوگ (آخرت کی) سلامتی کے گھر، جس کی طرف خدا نے اُن کو دعوت دی ہے، راغب ہوگئے وہ روزگار کی تنگی اور مشکلات اور سختی پر صبر کرتے، اور خداوندِ عالم کی بارگاہ میں اُن کے لئے جو مراتب ہیں، ان کے مشتاق رہتے ہیں، انہوں نے خوشنودیٔ خدا کی طلب میں اپنی جان کی بازی لگا دی، اور ان کا خاتمہ شہادت پر ہوا۔

(جب) یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو وہ اُن سے راضی تھا۔

یہ لوگ جانتے تھے کہ موت ہی اُن لوگوں کی بھی گذرگاہ ہے، جو دنیا سے جا چکے ہیں، اور ان لوگوں کی بھی گذرگاہ ہے، جو ابھی باقی ہیں۔

ان لوگوں نے سونے اور چاندی کے بجائے آخرت کے لئے توشۂ راہ جمع کیا، کھُردرا لباس پہنا....

خدا کی خاطر ہی (کسی سے) محبت کی اور اُس کی (خوشنودی کی) خاطر ہی (کسی سے) ناراض ہوئے۔

یہ لوگ درحقیقت شاہراہِ حیات کے چراغ، اور آخرت کی نعمتوں کے حقدار ہیں... (والسلام)

اُس بزرگ نے پوچھا:

یا امیرالمومنینؑ اب میں جنت کو چھوڑ کر کہاں جا سکتا ہوں، (گویا میری نگاہیں) بہشت کو دیکھ رہی ہیں، اور میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ اہلِ جنت سب آپ کے ساتھ ہیں۔

اب آپ مجھے وہ ہتھیار فراہم کیجئے جس کے ذریعہ آپ کے دشمنوں سے مقابلہ کر سکوں۔

امیرالمومنینؑ نے اُسے اسلحہ بھی دیا اور گھوڑے پر سوار بھی کیا۔

(جب دشمن سے جنگ چھڑی تو اُس بزرگ نے) امیرالمومنینؑ کی نگاہوں کے سامنے، دشمن پر پوری طاقت سے حملہ کیا، آپؑ کمالِ مسرت سے اُس کے حُسنِ عمل کا مشاہدہ کر رہے تھے۔

پھر جب جنگ نے شدت اختیار کی تو وہ بزرگ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آگے ہی بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ شہادت پائی۔

امیرالمومنینؑ کے ایک صحابی اُس کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ تو شہید ہو چکا ہے لیکن اب بھی تلوار اسکے ہاتھ میں تھی اور اس کا گھوڑا بھی اس کے پاس تھا۔

جب جنگ رُکی تو اُسے گھوڑے اور تلوار سمیت جناب امیر کے پاس لایا گیا۔

آپؑ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی اور فرمایا:

"خدا کی قسم — یہ بہت خوش قسمت انسان تھا۔ اپنے اس برادر (مومن) کے لئے اللہ سے رحمت کی درخواست کرو۔

محمدؒ بن حنفیہ کو جنابِ امیرؑ کی نصیحت

(۷۳) وَقَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ وَصِیَّتِہٖ لِابْنِہٖ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّۃِ:

یَا بُنَیَّ، اِیَّاکَ وَالْاِتِّکَالَ عَلَی الْاَمَانِیْ، فَاِنَّہَا بَضَائِعُ النَّوْکٰی تُثَبِّطُ عَنِ الْآخِرَۃِ وَمِنْ خَیْرِ حَظِّ الْمَرْءِ قَرِیْنٌ صَالِحٌ. جَالِسْ اَہْلَ الْخَیْرِ تَکُنْ مِنْہُمْ، بَایِنْ اَہْلَ الشَّرِّ وَمَنْ یَصُدُّکَ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَذِکْرِ الْمَوْتِ بِالْاَبَاطِیْلِ الْمُزَخْرَفَۃِ، وَالْاَرَاجِیْفِ الْمُلَفَّقَۃِ تَبِنْ مِنْہُمْ، وَلَا یَغْلِبَنَّ عَلَیْکَ سُوْءُ الظَّنِّ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّہٗ، لَنْ یَدَعَ بَیْنَکَ وَبَیْنَ خَلِیْلِکَ صُلْحًا

ذَکِّ بِالْاَدَبِ قَلْبَکَ کَمَا یُذَکَّی النَّارُ بِالْحَطَبِ فَنِعْمَ الْعَوْنُ الْاَدَبُ لِلْخِیْرَۃِ التَّجَارِبُ لِذَوِی اللُّبِّ، اُضْمُمْ آرَاءَ الرِّجَالِ بَعْضَہَا اِلٰی بَعْضٍ ثُمَّ اخْتَرْ اَقْرَبَہَا اِلَی الصَّوَابِ وَاَبْعَدَہَا مِنَ الْاِرْتِیَابِ۔

یَا بُنَیَّ، لَا شَرَفَ اَعْلٰی مِنَ الْاِسْلَامِ وَلَا کَرَمَ اَعَزُّ مِنَ التَّقْوٰی وَلَا مَعْقِلَ اَحْرَزُ مِنَ الْوَرَعِ وَلَا شَفِیْعَ اَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَۃِ وَلَا لِبَاسَ اَجْمَلُ مِنَ الْعَافِیَۃِ

ولا وقاية أمنع من السلامة ولا كنز أقنع من القنوع ولا مال أذهب للفاقة من الرضا بالقوت، ومن اقتصر على بلغة الكفاف فقد انتظم الراحة وتبوأ خفض الدعة. الحرص داع إلى التقحم في الذنوب، ألق عنك واردات الهموم بعزائم الصبر

عود نفسك الصبر فنعم الخلق الصبر، واحملها على ما أصابك من أهوال الدنيا وهمومها. فاز الفائزون ونجا الذين سبقت لهم من الله الحسنى، فإنه جنة من الفاقة والجئ نفسك في الأمور كلها إلى الله الواحد القهار فإنك تلجئها إلى كهف حصين، وحرز حريز، ومانع عزيز، واخلص المسألة لربك فإن بيده الخير والشر، والإعطاء والمنع والصلة والحرمان.

وقال عليه السلام في هذه الوصية

يا بني، الرزق رزقان: رزق تطلبه ورزق يطلبك فإن لم تأته أتاك فلا تحمل هم سنتك على هم يومك وكفاك كل يوم ما هو فيه.

فإن تكن السنة من عمرك فإن الله عز وجل سيأتيك في كل غد بجديد ما قسم لك. وإن لم تكن السنة من عمرك فما تصنع بغم وهم ما ليس لك.

واعلم أنه لم يسبقك إلى رزقك طالب، ولن يغلبك عليه غالب، ولن يحتجب عنك ما قدر لك، فكم رأيت من طالب متعب نفسه مقتر عليه رزقه، ومقتصد في الطلب قد ساعدته المقادير، وكل مقرون به الفناء. اليوم لك وأنت من بلوغ غد على غير يقين، ولرب مستقبل يوما ليس بمستدبره، ومغبوط في أول ليلة قام في آخرها بواكيه.

فلا يغرنك من الله طول حلول النعم، وإبطاء موارد النقم فإنه لو خشي الفوت عاجل بالعقوبة قبل الموت

يا بني، أقبل من الحكماء مواعظهم وتدبر أحكامهم. وكن آخذ الناس

بِمَا تَأْمُرُ بِهِ، وَأَكُفَّ النَّاسَ عَمَّا تَنْهَى عَنْهُ، وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ تَكُنْ مِنْ أَهْلِهِ.
فَإِنَّ اسْتِتْمَامَ الْأُمُورِ عِنْدَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالتَّفَقُّهُ فِي الدِّينِ فَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ.

إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَكِنَّهُمْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَ مِنْهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

وَاعْلَمْ أَنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الطَّيْرُ فِي جَوِّ السَّمَاءِ وَالْحُوتُ فِي الْبَحْرِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًى بِهِ وَفِيهِ شَرَفُ الدُّنْيَا وَالْفَوْزُ بِالْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَنَّ الْفُقَهَاءَ هُمُ الدُّعَاةُ إِلَى الْجِنَانِ وَالْأَدِلَّاءُ عَلَى اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَحْسِنْ إِلَى جَمِيعِ النَّاسِ خُلُقَكَ حَتَّى إِذَا غِبْتَ عَنْهُمْ حَنُّوا إِلَيْكَ، وَإِذَا مِتَّ بَكَوْا عَلَيْكَ وَقَالُوا: إِنَّا لِلهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، وَلَا تَكُنْ مِنَ الَّذِينَ يُقَالُ عِنْدَ مَوْتِهِ: اَلْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

وَاعْلَمْ أَنَّ رَأْسَ الْعَقْلِ بَعْدَ الْإِيمَانِ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ مُدَارَاةُ النَّاسِ، وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يُعَاشِرُ بِالْمَعْرُوفِ مَنْ لَا بُدَّ مِنْ مُعَاشَرَتِهِ حَتَّى يَجْعَلَ اللهُ إِلَى الْخَلَاصِ مِنْهُ سَبِيلًا، فَإِنِّي وَجَدْتُ جَمِيعَ مَا يَتَعَايَشُ بِهِ النَّاسُ وَبِهِ يَتَعَاشَرُونَ مِلْءَ مِكْيَالٍ، ثُلُثَاهُ اسْتِحْسَانٌ وَثُلُثُهُ تَغَافُلٌ، وَمَا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنَ الْكَلَامِ وَلَا أَقْبَحَ مِنْهُ. بِالْكَلَامِ ابْيَضَّتِ الْوُجُوهُ، وَبِالْكَلَامِ اسْوَدَّتِ الْوُجُوهُ.

وَاعْلَمْ أَنَّ الْكَلَامَ فِي وَثَاقِكَ مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهِ فَإِذَا تَكَلَّمْتَ بِهِ صِرْتَ فِي وَثَاقِهِ. وَاخْزُنْ لِسَانَكَ كَمَا تَخْزُنُ ذَهَبَكَ وَوَرِقَكَ فَإِنَّ اللِّسَانَ كَلْبٌ عَقُورٌ فَإِنْ أَنْتَ خَلَّيْتَهُ عَقَرَ، وَرُبَّ كَلِمَةٍ سَلَبَتْ نِعْمَةً.

مَنْ سَيَّبَ عِذَارَهُ قَادَهُ إِلَى كُلِّ كَرِيهَةٍ وَفَضِيحَةٍ، ثُمَّ لَمْ يَخْلُصْ مِنْ دَهْرِهِ إِلَّا عَلَى مَقْتٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَذَمٍّ مِنَ النَّاسِ، قَدْ خَاطَرَ بِنَفْسِهِ مَنِ اسْتَغْنَى

بِرَأْيِهِ، وَمَنِ اسْتَقْبَلَ وُجُوهَ الْآرَاءِ عَرَفَ مَوَاقِعَ الْخَطَإِ. مَنْ تَوَرَّطَ فِي الْأُمُورِ غَيْرَ نَاظِرٍ فِي الْعَوَاقِبِ فَقَدْ تَعَرَّضَ لِمُقَطِّعَاتِ النَّوَائِبِ، وَالتَّدْبِيرُ قَبْلَ الْعَمَلِ يُؤْمِنُكَ مِنَ النَّدَمِ.

وَالْعَاقِلُ مَنْ وَعَظَتْهُ التَّجَارِبُ وَفِي التَّجَارِبِ عِلْمٌ مُسْتَأْنَفٌ، وَفِي تَقَلُّبِ الْأَحْوَالِ عُرِفَ جَوَاهِرُ الرِّجَالِ. الْأَيَّامُ تُهْتِكُ لَكَ عَنِ السَّرَائِرِ الْكَامِنَةِ. فَافْهَمْ وَصِيَّتِي هٰذِهِ وَلَا تَذْهَبَنَّ عَنْكَ صَفْحًا، فَإِنَّ خَيْرَ الْقَوْلِ مَا نَفَعَ.

إِعْلَمْ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَابُدَّ لَكَ مِنْ حُسْنِ الْإِرْتِيَادِ، وَبَلَاغِكَ مِنَ الزَّادِ مَعَ خِفَّةِ الظَّهْرِ فَلَا تَحْمِلْ عَلَى ظَهْرِكَ فَوْقَ طَاقَتِكَ فَيَكُونُ عَلَيْكَ ثَقِيلًا فِي حَشْرِكَ وَنَشْرِكَ فِي الْقِيَامَةِ، فَبِئْسَ الزَّادُ إِلَى الْمَعَادِ الْعُدْوَانُ عَلَى الْعِبَادِ، وَاعْلَمْ أَنَّ أَمَامَكَ مَهَالِكَ وَمَهَاوِيَ وَجُسُوراً وَعَقَبَةً كَؤُوداً لَامَحَالَةَ وَأَنْتَ هَابِطُهَا وَإِنَّ مَهْبِطَهَا إِمَّا عَلَى جَنَّةٍ أَوْ عَلَى نَارٍ. فَارْتَدْ لِنَفْسِكَ قَبْلَ نُزُولِكَ إِيَّاهَا، فَإِذَا وَجَدْتَ مِنْ أَهْلِ الْفَاقَةِ، مَنْ يَحْمِلُ زَادَكَ إِلَى الْقِيَامَةِ فَيُوَافِيكَ بِهِ غَداً حَيْثُ تَحْتَاجُ إِلَيْهِ فَاغْتَنِمْ وَحَمِّلْهُ وَاَكْثِرْ مِنْ تَزْوِيدِهِ وَأَنْتَ قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَعَلَّكَ تَطْلُبُهُ فَلَا تَجِدُهُ.

وَإِيَّاكَ أَنْ تَثِقَ لِتَحْمِيلِ زَادِكَ مَنْ لَا وَرَعَ لَهُ وَلَا أَمَانَةَ فَيَكُونُ مَثَلُكَ مَثَلَ ظَمْآنٍ أَتَى سَرَاباً حَتَّى إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئاً فَتَبْقَى فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ مُنْقَطِعاً بِكَ

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي هٰذِهِ الْوَصِيَّةِ:

يَا بُنَيَّ الْبَغْيُ سَائِقٌ إِلَى الْحَيْنِ لَنْ يَهْلِكَ امْرُؤٌ عَرَفَ قَدْرَهُ. مَنْ خَطَرَ شَهْوَتَهُ صَانَ قَدْرَهُ، قِيمَةُ كُلِّ امْرِءٍ مَا يُحْسِنُهُ، الْإِعْتِبَارُ يُفِيدُكَ الرَّشَادَ وَأَشْرَفُ الْغِنَى تَرْكُ الْمُنَى، الْحِرْصُ فَقْرٌ حَاضِرٌ، الْمَوَدَّةُ قَرَابَةٌ مُسْتَفَادَةٌ، صَدِيقُكَ أَخُوكَ لِأَبِيكَ وَأُمِّكَ، وَلَيْسَ كُلُّ أَخٍ لَكَ لِأَبِيكَ وَأُمِّكَ صَدِيقُكَ، لَا تَتَّخِذَنَّ

عَدُوّ صَدِيقِكَ صَدِيقاً فتعادي صَدِيقك۔

كَمْ مِنْ بَعِيدٍ أَقْرَبُ مِنْكَ مِنْ قَرِيبٍ، وَصُولُ مُعْدِمٍ خَيْرٌ مِنْ مُثْرٍ جَافٍ۔

الْمَوْعِظَةُ كَهْفٌ لِمَنْ وَعَاهَا، مَنْ مَنَّ بِمَعْرُوفٍ أَفْسَدَهُ. مَنْ أَسَاءَ خُلُقَهُ عَذَّبَ نَفْسَهُ وَكَانَتِ الْبِغْضَةُ أَوْلَى بِهِ، لَيْسَ مِنَ الْعَدْلِ الْقَضَاءُ بِالظَّنِّ عَلَى الثِّقَةِ۔

مَا أَقْبَحَ الْأَشَرَ عِنْدَ الْبَطَرِ وَالْكَآبَةَ عِنْدَ النَّائِبَةِ الْمُعْضِلَةِ وَالْقَسْوَةَ عَلَى الْجَارِ، وَالْخِلَافَ عَلَى الصَّاحِبِ، وَالْحِنْثَ مِنْ ذِي الْمُرُوءَةِ، وَالْغَدْرَ مِنَ السُّلْطَانِ كُفْرُ النِّعْمَةِ مُوقٌ، وَمُجَالَسَةُ الْأَحْمَقِ شُؤْمٌ. اِعْرِفِ الْحَقَّ لِمَنْ عَرَفَهُ لَكَ شَرِيفاً كَانَ أَوْ وَضِيعاً. مَنْ تَرَكَ الْقَصْدَ جَارَ مَنْ تَعَدَّى الْحَقَّ ضَاقَ مَذْهَبُهُ كَمْ مِنْ دَنِفٍ قَدْ نَجَا، وَصَحِيحٍ قَدْ هَوَى. قَدْ يَكُونُ الْيَأْسُ إِدْرَاكاً وَالطَّمَعُ هَلَاكاً إِسْتَعْتِبْ مَنْ رَجَوْتَ عِتَابَهُ، لَا يُؤْمَنَنَّ مِنْ أَمْرٍ عَلَى غَدْرٍ، الْغَدْرُ شَرُّ لِبَاسِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ، مَنْ غَدَرَ مَا أَخْلَقَ أَنْ لَا يُوفَى لَهُ۔

الْفَسَادُ يُبِيرُ الْكَثِيرَ وَالْاِقْتِصَادُ يُنْمِي الْيَسِيرَ. مِنَ الْكَرَمِ الْوَفَاءُ بِالذِّمَمِ، مَنْ كَرُمَ سَادَ، وَمَنْ تَفَهَّمَ ازْدَادَ، اِمْحَضْ أَخَاكَ النَّصِيحَةَ وَسَاعِدْهُ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَحْمِلْكَ عَلَى مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، زُلْ مَعَهُ حَيْثُ زَالَ۔

لَا تَصْرِمْ أَخَاكَ عَلَى ارْتِيَابٍ وَلَا تَقْطَعْهُ دُونَ اسْتِعْتَابٍ لَعَلَّ لَهُ عُذْراً وَأَنْتَ تَلُومُ. اِقْبَلْ مِنْ مُتَنَصِّلٍ عُذْرَهُ فَتَنَالَكَ الشَّفَاعَةُ۔

وَأَكْرِمِ الَّذِينَ بِهِمْ تَصُولُ وَازْدَدْ لَهُمْ عَلَى طُولِ الصُّحْبَةِ بِرّاً وَإِكْرَاماً وَتَبْجِيلاً وَتَعْظِيماً فَلَيْسَ جَزَاءُ مَنْ عَظَّمَ شَأْنَكَ أَنْ تَضَعَ مِنْ قَدْرِهِ، وَلَا جَزَاءُ مَنْ سَرَّكَ أَنْ تَسُوءَهُ. أَكْثِرِ الْبِرَّ مَا اسْتَطَعْتَ بِجَلِيسِكَ فَإِنَّكَ إِذَا شِئْتَ رَأَيْتَ رُشْدَهُ، مَنْ كَسَاهُ الْحَيَاءُ ثَوْبَهُ اخْتَفَى عَنِ الْعُيُونِ عَيْبُهُ۔

مَنْ تَحَرَّى الْقَصْدَ خَفَّتْ عَلَيْهِ الْمُؤَنُ، مَنْ لَمْ يُعْطِ نَفْسَهُ شَهْوَتَهَا أَصَابَ

رُشْدَه، مَعَ كُلِّ شِدَّةٍ رَخَاءٌ، وَمَعَ كُلِّ أَكْلَةٍ غُصَصٌ. لَا تَنَالُ نِعْمَةً إِلَّا بَعْدَ أَذًى
لِنْ لِمَنْ غَاضَكَ تَظْفَرْ بِطَلِبَتِكَ، سَاعَاتُ الْهُمُومِ سَاعَاتُ الْكَفَّارَاتِ وَالسَّاعَاتُ
تُنْفِدُ عُمْرَكَ وَلَا خَيْرَ فِي لَذَّةٍ مِنْ بَعْدِهَا النَّارُ، وَمَا خَيْرٌ بِخَيْرٍ بَعْدَهَا النَّارُ
وَمَا شَرٌّ بِشَرٍّ بَعْدَهُ الْجَنَّةُ، كُلُّ نَعِيمٍ دُونَ الْجَنَّةِ مَحْقُورٌ، وَكُلُّ بَلَاءٍ دُونَ النَّارِ
عَافِيَةٌ. لَا تُضَيِّعَنَّ حَقَّ أَخِيكَ اتِّكَالًا عَلَى مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكَ بِأَخٍ مَنْ
أَضَعْتَ حَقَّهُ، لَا يَكُونَنَّ أَخُوكَ عَلَى قَطِيعَتِكَ أَقْوَى مِنْكَ عَلَى صِلَتِهِ، وَلَا عَلَى الْإِسَاءَةِ
إِلَيْكَ أَقْوَى مِنْكَ عَلَى الْإِحْسَانِ إِلَيْهِ.

يَا بُنَيَّ إِذَا قَوِيتَ فَاقْوَ عَلَى طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا ضَعُفْتَ فَاضْعُفْ عَنْ مَعْصِيَةِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تُمَلِّكَ الْمَرْأَةَ مِنْ أَمْرِهَا مَا جَاوَزَ نَفْسَهَا فَافْعَلْ
فَإِنَّهُ أَدْوَمُ لِجَمَالِهَا، وَأَرْخَى لِبَالِهَا، وَأَحْسَنُ لِحَالِهَا. فَإِنَّ الْمَرْأَةَ رَيْحَانَةٌ وَلَيْسَتْ
بِقَهْرَمَانَةٍ فَدَارِهَا عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَحْسِنِ الصُّحْبَةَ لَهَا فَيَصْفُوَ عَيْشُكَ.

وَاحْتَمِلِ الْقَضَاءَ بِالرِّضَا، وَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَجْمَعَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَاقْطَعْ
طَمَعَكَ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

اے نورِ نظر! خبردار! آرزوؤں پر بھروسہ نہ کرنا، کیونکہ یہ بے وقوف لوگوں کا ساز و سامان ہے اور آخرت کو اوجھل کر دیتا ہے۔

کسی انسان کے نصیب کی خوبی ہے کہ اُسے نیک ساتھی مل جائے۔

نیک لوگوں کے ساتھ بیٹھو، اُن ہی میں سے ہو جاؤ گے۔

بُرے لوگوں اور جو تمہیں ذکرِ خدا سے غافل اور اپنی لغو و لایعنی باتوں اور سچی و جھوٹی داستانوں (میں الجھا کر) موت کی یاد سے دُور کر دیں، اُن سے الگ رہو۔

دیکھو (کسی صورت میں) خداوندِ عالم کے بارے میں بدگمانی تم پر مسلّط نہ ہونے پائے،

کیونکہ ایسا کرنے سے

جس طرح لکڑی سے آگ روشن کی جاتی ہے، ادب کے ذریعہ اپنے قلب کو روشن کرو کیونکہ صاحبانِ عقل و دانش کے لئے، عمدہ تجربات کی راہ میں ادب بہترین معاون ہے۔

لوگوں کی آراء اور تجاویز کو پیش نظر رکھ کر ان میں سے جو ثواب سے زیادہ قریب ہو اور شکوک و شبہات سے سب سے دور ہو اُسے اپناؤ۔

اے نورِ نظر — اسلام سے بلند کوئی شرف نہیں، اور تقویٰ سے زیادہ فائدہ مند کوئی فضل و کرم نہیں، پرہیزگاری سے زیادہ محفوظ کوئی پناہ گاہ نہیں، توبہ سے زیادہ مفید کوئی سفارش نہیں، عافیت سے زیادہ خوبصورت کوئی لباس نہیں سلامتی سے بہتر کوئی تحفظ نہیں، قناعت سے بڑا کوئی خزانہ نہیں قوتِ لایموت پر راضی رہنے سے بڑھ کر حاجت کو دور کرنے والا کوئی مال نہیں۔

جو شخص بقدرِ کفایت رزق پر راضی رہے اس نے اپنی راحت کا سامان کر لیا۔ اور سکون کی وادی میں جگہ بنالی۔

حرص و طمع گناہ (کی وادی میں) چھلانگ لگانے کیلئے مہمیز کرتی ہے۔

مستحکم صبر و شکیبائی کے ذریعہ سے افکار و آلام کی واردات کو دور کردو۔

اپنے آپ کو صبر کا خوگر بناؤ، کیونکہ صبر بہت اچھی عادت ہے، دنیا کی ہولناکیوں اور پریشانیوں میں جو بھی بات پیش آئے اُس پر صبر کے شہسوار کو بٹھادو۔

فائز المرام کامیاب ہو گئے اور نجات پائی جن کیلئے اللہ کی طرف سے نیکی سند تھی، کیونکہ یہ تنگدستی کے مقابلے میں سپر ہے۔

اپنے نفس کو تمام معاملات میں خداوند وحدہ لاشریک کی پناہ میں دے دو۔ کیونکہ وہی محفوظ قلعہ مضبوط پناہ گاہ اور صاحب قوت محافظ ہے۔

اپنے پروردگار سے خلوص کے ساتھ مانگو کیونکہ ہر نیک و بد، دینا نہ دینا، عطا کرنا یا محروم رکھنا سب اس کے اختیار میں ہے۔

اسی وصیت کا ایک حصہ

اے نورِ نظر — رزق دو قسم کے ہیں، ایک وہ ہے جس کی تمہیں تلاش ہے دوسرا وہ جو تمہیں تلاش کرتا ہے، اگر تم اُس تک نہ پہونچ سکو تو وہ تمہارے پاس آجائے گا، لہٰذا سال بھر کا غم آج کے دن پر مسلط نہ کرو، ہر دن کیلئے اُسی کی فکر کافی ہے — اب اگر تمہاری زندگی کا سال باقی ہے تو خداوندِ عالم ہر آنے والے دن اُس کا جدید رزق تمہیں عطا کرے گا، اور اگر تمہاری زندگی میں ایک سال باقی ہی نہیں بچا ہے تو اُس مدت کے بارے میں فکرمند ہونے کی کیا ضرورت جو آنے والی ہی نہیں ہے!

یاد رکھو، تمہارے رزق تک، تم سے پہلے کوئی اور نہیں پہونچے گا، اور نہ اس میں کوئی تم پر غالب آئے گا، اور جو کچھ تمہارے لئے مقرر ہو چکا ہے وہ تم سے مخفی نہیں رہے گا۔

تم نے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہوگا جو طلبِ رزق میں خود کو بہت زیادہ تھکا دیتے ہیں مگر اُنھیں مختصر رزق ملتا ہے، اور درمیانہ طریقے سے محنت کرنے والے کا قسمت (اس طرح) ساتھ دیتی ہے (کہ رزق کی فراوانی نظر آنے لگتی ہے)

(لیکن یاد رکھو) سب کچھ فنا ہو جانے والا ہے۔

آج کا دن تمہارا اپنا ہے، لیکن کل تمہاری رسائی ہوگی یا نہیں، اُس کا تمہیں کوئی یقین نہیں ہے۔

کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو دن کا استقبال تو کرتے ہیں، اختتام نہیں دیکھ پاتے۔

کچھ ایسے ہیں جو رات کے ابتدائی حصے میں قابلِ رشک مسرتوں میں) ہوتے ہیں، لیکن رات کے آخری حصے میں لوگ ان (کی جدائی) پر رو رہے ہوتے ہیں۔

کسی پر تا دیر اگر نعمتوں کی فراوانی ہو رہی ہو، اور اُس کی گرفت میں تاخیر ہو رہی ہو تو اس کے کسی دھوکے میں نہ پڑنا، کیونکہ (جو مالکِ حقیقی ہے) اگر اُسے اندیشہ ہوتا کہ یہ (مجرم میرے ہاتھ سے) نکل جائے گا تو وہ موت سے قبل ہی سزا دینے میں جلدی کرتا۔

اے نورِ نظر — صاحبانِ حکمت و دانش سے، اُن کی نصیحتیں اور احکام کا تدبر حاصل کرو۔

جن باتوں کا لوگوں کو حکم دو، اُن پر سب سے زیادہ، تم خود عمل پیرا نظر آؤ۔

جن باتوں سے لوگوں کو منع کرو، اُن سے سب سے زیادہ تم خود اجتناب کرو۔

نیکی کا حکم دیتے رہو تم بھی اُس کے اہل بن جاؤ گے! کیونکہ خداوند عالم کے نزدیک معاملات کی تکمیل (کا راستہ) امر بالمعروف نہی عن المنکر اور دین میں فہم و فراست سے وابستہ ہے۔

علماء انبیاء کے وارث ہیں، لیکن یہ (وراثت درہم و دینار کی نہیں ہے) بلکہ یہ اُن کے علم کے وارث ہیں، تو جس نے اُن سے لیا، اس نے وافر حصّہ پایا۔

یاد رکھو۔!

طالبِ علم کیلئے زمین و آسمان میں رہنے والے مغفرت کی دعا کرتے ہیں، یہاں تک کہ پرندے آسمان کی فضاؤں میں، اور مچھلیاں سمندر میں۔

فرشتے طالبِ علم کے لئے خوشی سے اپنے پَر بچھاتے ہیں۔

(علم کے حصول) میں دنیا کا شرف، اور قیامت کے دن جنّت میں جانے کی کامیابی نصیب ہوگی، کیونکہ فقہا جنّت کی طرف دعوت دینے والے، اور خداوند عالم کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں۔

تمام لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔

جو کچھ اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی (دوسرے) لوگوں کے لئے پسند کرو، اور جو چیز دوسروں کے لئے ناپسند کرتے ہو وہ اپنے لئے بھی ناپسند کرو۔

سب لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آؤ تاکہ جب تم سامنے موجود رہو تو وہ تمہارے مشتاق رہیں، اور جب دنیا سے گذر جاؤ تو تم پر روئیں، اور ان کی زبان پر یہ جملہ ہو۔

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

اُن لوگوں میں سے نہ ہونا جن کی موت کی خبر سُن کر لوگ خدا کا شکر ادا کریں۔

۶۵

یاد رکھو۔ خداوند عالم پر ایمان کے بعد، عقل و دانش کی ارفع منزل یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ

حسنِ سلوک کیا جائے۔

جن لوگوں کے ساتھ زندگی گذارنا ناگزیر ہے، اُن کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرنے میں کوئی بھلائی نہیں — یہاں تک کہ خداوندِ عالم گلو خلاصی کی کوئی سبیل نکالے؛ کیونکہ میرا مشاہدہ ہے کہ لوگ باہمی طور پر جو ایک دوسرے کے ساتھ معاشرتی زندگی گذارتے ہیں، وہ گویا بھرا ہوا ایک پیمانہ ہے جس کا دو تہائی حصہ حسنِ سلوک، اور ایک تہائی لوگوں کی کوتاہیوں سے چشم پوشی کرنا ہے۔

؞

خداوندِ عالم کی پیدا کردہ چیزوں میں سب سے عمدہ بھی کلام ہے سب سے قبیح بھی کلام ہے۔

(کچھ ایسے) کلام ہیں جن سے چہرے نورانی ہو جاتے ہیں اور (کچھ ایسے) کلام ہیں جن سے چہرے سیاہ ہو جاتے ہیں۔

یاد رکھو۔ بات تمہارے اختیار میں ہے، جب تک زبان سے نہ نکالو۔ لیکن جب بول دو گے تو پھر تم اس کے قبضے میں چلے جاؤ گے تو جس طرح اپنے سونے چاندی کی حفاظت کرتے ہو، اسی طرح اپنی زبان پر قابو رکھو۔

(بعض لوگوں کی) زبان ایک کٹکھنے کتے کے مانند (ہوتی) ہے کہ اگر اُسے آزاد چھوڑ دو تو کاٹ لے اور بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو (آنے والی) نعمت کو سلب کر لیتے ہیں۔

جو اپنی زبان کو بالکل آزاد چھوڑ دے، وہ اُسے ہر پریشانی اور رسوائی تک پہنچا دے گی، پھر وہ اس کھائی سے بس اس طرح نکلے گا کہ خداوندِ عالم کی ناراضگی اور بندوں کی مذمت (اس کے) شاملِ حال ہوگی۔

؞

جو شخص اپنی رائے پر ہی اکتفا کرنے لگے وہ اپنے آپ کو خطرات میں ڈالتا ہے، اور جو لوگوں کے مشوروں کو سامنے رکھتا ہے، وہ غلطی کے امکانات کو پہچان لیتا ہے۔

جو شخص اپنے انجام پر نظر رکھے بغیر معاملات میں کود پڑے اُسے گوناگوں مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

کام کو انجام دینے سے پہلے تدبیر کر لینا شرمندگی سے بچا لیتا ہے۔

۲۰

عقلمند وہ ہے جو تجربات سے نصیحت حاصل کرے، کیونکہ تجربات میں نت نئی معلومات (پوشیدہ ہیں)

حالات کے الٹ پھیر سے لوگوں پہچانے جاتے ہیں۔

زمانہ، تمہارے لئے بہت سے پوشیدہ رازوں کو آشکار کر دے گا۔

میری اس نصیحت کو سمجھو اس کی طرف سے غفلت نہ کرنا کیونکہ سب سے بہتر بات وہ ہے جو فائدہ پہونچائے۔

۲۱

نورِ نظر — یاد رکھو.....

تم اپنی پیٹھ پر طاقت سے زیادہ بوجھ مت اٹھانا، ورنہ (ہوسکتا ہے کہ) وہ قیامت کے دن حشر کے موقع پر تمہارے لئے سنگین ثابت ہو۔

روزِ قیامت کے لئے بدترین زادِ راہ: بندوں پر ظلم و ستم کرنا ہے۔

یاد رکھو — تمہارے سامنے ہولناک وادیاں، گھاٹیاں، پُل اور گہری کھائیاں ہیں، جن سے تمہیں لازماً گذرنا ہے۔ اُس کے بعد یا تو جنّت میں اُترو گے یا جہنم میں؛ لہٰذا اُترنے (کا وقت آنے) سے پہلے اپنے آپ کو تیار کر لو۔

پھر اگر تمہیں کوئی حاجت مند نظر آئے (جس کی مدد) تمہارے لئے قیامت تک کے لئے زادِ راہ بن جائے، اور وہ کل (روزِ قیامت) جب تمہیں اُس کی ضرورت ہوگی، یہ توشۂ راہ تمہارے سپرد کر دے، تو اسے غنیمت سمجھو، اس کے کاندھوں پر یہ بوجھ رکھ دو، اور اپنی قدرت و اختیار کے زمانہ میں بہت زیادہ توشۂ راہ اُس کے سپرد کر دو۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ بعد میں تم (ایسا شخص) تلاش کرو اور تمہیں نہ ملے!

۲۲

خبردار اپنے توشۂ راہ کا بوجھ اٹھانے کیلئے ایسے شخص پر اعتبار نہ کرنا جو صاحبِ ورع و امانت نہ ہو، ورنہ تمہاری مثال اُس پیاسے جیسی ہو جائے گی جو (پانی کی تلاش میں سراب کی طرف گیا، لیکن جب وہاں تک پہونچا تو اسے کچھ نہ ملا۔

ایسی صورت میں تم روزِ قیامت، خالی ہاتھ رہ جاؤ گے۔

اسی وصیت نامہ کا ایک حصہ

اے نورِ نظر ـــــ....

- جو شخص اپنی قدر و منزلت کو پہچان لے وہ ہلاک نہیں ہوگا۔
- جو شخص اپنی خواہشاتِ نفسانی پر قابو رکھے گا اس کی قدر و منزلت محفوظ رہے گی۔
- ہر انسان کی قیمتِ حیات وہ نیکیاں ہیں، جنھیں وہ انجام دیتا ہے۔
- اعتبار، تمہیں رہنمائی کا فائدہ دے گا۔
- سب سے بہتر تونگری، آرزوؤں کے آگے بند باندھنا ہے۔
- لالچ واضح محتاجی ہے۔
- مودّت حاصل کی ہوئی قرابت ہے۔
- تمہارا سچا دوست (گویا) تمہارا حقیقی بھائی ہے جبکہ ہر سگا بھائی دوست نہیں ہوتا۔
- اپنے دوست کے دشمن سے دوستی نہ کرو، ورنہ تمہارا (وہ) دوست تمہارے خلاف ہو جائے گا۔
- کتنے ہی ایسے "دُور والے" ہیں ـــ جو "قریبی" سے زیادہ نزدیک ہو جاتے ہیں۔
- وہ تنگدست جو تم سے میل ملاپ رکھے، اُس ثروت مند سے بہتر ہے جو دوری اختیار کرے۔
- نصیحت، اس شخص کے لئے پناہ گاہ ہے جو اُسے محفوظ رکھے۔
- جو شخص نیکی کر کے احسان جتائے اس نے (اپنی نیکی کو) برباد کر دیا۔
- جو بد اخلاقی کرتا ہے وہ اپنے آپ کو عذاب میں ڈالتا ہے اور اس بات کا حقدار ہے کہ لوگ

اس سے عداوت کریں۔

● - انصاف یہ نہیں ہے کہ کسی معتبر شخص کے گمان پر فیصلہ کر دیا جائے۔

"و"

کتنا بُرا ہے... اپنے ساتھی سے وعدہ خلافی کرنا، صاحبانِ مروت سے جھوٹی قسم کھانا

حکمراں سے غداری کرنا۔

کفرانِ نعمت حماقت ہے۔

احمق کی ہم نشینی (باعثِ) نحوست ہے۔

جو بھی تم سے ملے، چاہے صاحبِ شرف ہو یا نچلے درجے کا (بہر صورت) اُس کا حق پہچانو۔

جس نے میانہ روی کو چھوڑا، اس نے ظلم کیا۔

جو حق سے تجاوز کرے گا، اس کی راہ تنگ ہو جائے گی۔

کتنے ہی بیمار اچھے ہو جاتے ہیں، اور کتنے ہی تندرست فنا سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔

بعض اوقات نا امیدی میں یافت، اور لالچ میں ہلاکت ہوتی ہے...

"ی"

غداری کسی مردِ مسلمان کا بہت ہی بُرا لباس ہے۔

جو شخص بے وفائی کرے وہ اس بات کا بہت زیادہ سزاوار ہے کہ اُس کے ساتھ وفا نہ کی جائے۔

"و"

غلط طریقِ کار سے زیادہ مال بھی برباد ہو جاتا ہے، اور میانہ روی سے تھوڑے مال میں بھی برکت نصیب ہوتی ہے۔

یہ کریمانہ بات ہے کہ انسان قرابت داروں سے باوقار سلوک کرے۔

جو فیاضی سے کام لے گا وہ سرداری کرے گا۔

جو فہم و فراست کو استعمال کرے گا نمو پائے گا۔

اپنے بھائی کو پُرخلوص نصیحت کرو، ہر حال میں اس کی مدد کرو، جب تک وہ تمہیں خدا کی نافرمانی پر آمادہ نہ کردے جہاں تک چلے اس کے ساتھ جاؤ۔

شکوک و شبہات کی وجہ سے اپنے بھائی سے قطع تعلق نہ کرو اور جب تک (اپنے شکوک کے بارے میں) اُس سے بازپُرس نہ کرلو، اس کا ساتھ مت چھوڑو، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اُسے کوئی عُذر درپیش رہا ہو اور تم اسے (خواہ مخواہ) ملامت کر رہے ہو۔

عُذر قبول کرلیا کرو، شفاعت نصیب ہوگی۔

وہ

جو لوگ تمہارے دست و بازو ہوں اُن کا احترام کرو، جب تک صحت مند رہو، اُن لوگوں کے ساتھ نیکی، اکرام، تعظیم اور اُن کی زیادہ سے زیادہ عزّت کرو کیونکہ جن لوگوں کی وجہ سے تمہاری شان میں اضافہ ہوا ہے ان کا یہ صلہ نہیں ہے کہ اُن کی قدر و منزلت برباد کی جائے، اور نہ ہی جو لوگ تمہاری پردہ پوشی کرتے ہیں، ان کی نیکی کا بدلہ یہ ہے کہ ان کے ساتھ نامناسب سلوک کیا جائے۔

اپنے ہم نشینوں کے ساتھ جتنا ہوسکے اچھا سلوک کرو، تو اگر تم چاہو گے تو اس کا (اچھا نتیجہ) بھی دیکھو گے۔

وہ

جس شخص نے شرم و حیا کا لباس پہن رکھا ہو، نظروں سے اُس کے عیب چھُپے رہتے ہیں۔

جو لوگ میانہ روی اختیار کرتے ہیں، اُن کے کاندھوں کا بوجھ ہلکا رہتا ہے۔

جو خود کو نفسانی خواہشات کے حوالے نہ کرے، وہ صحیح راستے پر رہے گا۔

ہر سختی کے ساتھ آرام بھی ہے، جبکہ ہر کھانے کے ساتھ اُچھو ہونے (کا اندیشہ) بھی ہے۔

نعمت تو سختی (برداشت کرنے) کے بعد ہی ملتی ہے۔

جو تم پر غصّہ کرے، اُس سے بھی نرمی سے پیش آؤ تو مدّعا حاصل کرلو گے۔

فکر و پریشانی کی گھڑیاں (درحقیقت گناہوں کے) کفّارے کی ساعتیں ہیں۔

گھنٹے، تمہاری زندگی کو مٹاتے جارہے ہیں۔

اُس لذت میں کوئی بھلائی نہیں جس کے بعد آتشِ جہنم (کا سامنا) ہو، نہ اس نیکی کی کوئی حیثیت ہے جس کے بعد دوزخ میں جانا پڑے، اور نہ وہ خرابی خرابی ہے، جس کے بعد جنت (ملنے والی) ہو۔

جنت کے مقابلے میں ہر نعمت پست ہے، اور جہنم کے مقابلے میں ہر بلا (بھی) عافیت ہے۔

﴿﴾

اے نورِ نظر — جب تمہارے اندر طاقت ہو تو خدا کی اطاعت میں توانا نظر آؤ، اور جب کمزوری کا شکار ہو تو اللہ کی نافرمانی کرنے سے بے بس ہو جاؤ۔

اگر تم سے یہ ہو سکے کہ عورتوں کو اُنکے اپنے معاملات سے آگے (ذمہ داری و اختیار) نہ دو، تو ایسا ہی کرنا، کیونکہ ایسا کرنے سے اُن کا حُسن و جمال دیرپا رہے گا، اُن کا ذہن صاف رہے گا، اور اُن کی حالت بہتر رہے گی۔ کیونکہ عورت پھول ہے، خدمت گار نہیں ہے، ہر حالت میں اُس کا خیال رکھو، اسے اچھی ہم نشینی دو تو زندگی صاف ستھری رہے گی۔

﴿﴾

قضا و قدر کے فیصلے کو خوشی سے برداشت کرو۔

اور اگر یہ چاہتے ہو کہ دنیا و آخرت کی بھلائی جمع ہو جائے تو (اس کا راستہ یہ ہے کہ) لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس کی لالچ مت کرو۔ (جو کچھ خدا کے اختیار میں ہے، وہ اُس سے طلب کرو۔)

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

حضورِ اکرمؐ اور ائمہ طاہرینؑ کی کچھ اور حکیمانہ نصیحتیں

وَرَوَى مُحَمَّدُ بنُ أَبِي عُمَيرٍ، عَن أَبَانِ بنِ عُثمَانَ وَهِشَامِ بنِ سَالِمٍ وَمُحَمَّدِ بنِ حُمرَانَ، عَنِ الصَّادِقِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ:

عَجِبْتُ لِمَنْ فَزِعَ مِنْ أَرْبَعٍ كَيْفَ لَا يَفْزَعُ إِلَى أَرْبَعٍ: عَجِبْتُ لِمَنْ خَافَ كَيْفَ لَا يَفْزَعُ إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ) فَإِنِّي

سَمِعْتُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ بِعَقِبِھَا: (فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ لَمْ یَمْسَسْھُمْ سُوْءٌ۔)

وَعَجِبْتُ لِمَنِ اغْتَمَّ کَیْفَ لَا یَفْزَعُ إِلٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی: (لَا إِلٰہَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ إِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ) فَإِنِّیْ سَمِعْتُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ بِعَقِبِھَا: (فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ)۔

وَعَجِبْتُ لِمَنْ مُکِرَبِہٖ کَیْفَ لَا یَفْزَعُ إِلٰی قَوْلِہٖ عَزَّوَجَلَّ: (وَأُفَوِّضُ أَمْرِیْ إِلَی اللّٰہِ إِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔) فَإِنِّیْ سَمِعْتُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ بِعَقِبِھَا: (فَوَقَاہُ اللّٰہُ سَیِّئَاتِ مَا مَکَرُوْا)

وَعَجِبْتُ لِمَنْ أَرَادَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا کَیْفَ لَا یَفْزَعُ إِلٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی: (مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ)

فَإِنِّیْ سَمِعْتُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ بِعَقِبِھَا:

(إِنْ تَرَنِ أَنَا أَقَلَّ مِنْکَ مَالًا وَوَلَدًا فَعَسٰی رَبِّیْ أَنْ یُؤْتِیَنِ خَیْرًا مِنْ جَنَّتِکَ وَیُرْسِلَ عَلَیْھَا حُسْبَانًا مِنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحَ صَعِیْدًا زَلَقًا أَوْ یُصْبِحَ مَاؤُھَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِیْعَ لَہٗ طَلَبًا۔) وَعَسٰی مُوْجِبَۃٌ۔

✿

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے:

تعجب ہے: چار قسم کے لوگ اپنی پریشانی میں چار چیزوں کی پناہ کیوں نہیں لیتے؟

(۱) :۔۔ جو شخص خوف زدہ ہے، وہ قرآن مجید کی اس آیت کی پناہ کیوں نہیں لیتا، جس میں قدرت نے فرمایا ہے: حسبنا اللہ ونعم الوکیل (ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور بہترین حمایت کرنے والا ہے)

اس کے آخر میں خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ (جن لوگوں نے ایسا کہا، اُن کا انجام یہ تھا کہ):

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ۔
(وہ خدا کی نعمت اور فضل کے ساتھ پلٹے، بُرائی نے اُن کو چُھوا تک نہیں)

(۲): تعجب ہے جو شخص غمزدہ ہے وہ خُدا کے اس فرمان کی پناہ کیوں نہیں لیتا کہ:
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (اے پالنے والے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، بیشک میں زیادتی کرنے والوں میں سے تھا)
جبکہ خُداوند عالم نے اس کے آخر میں فرمایا ہے کہ:
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ (ہم نے اُن کی دعا قبول کی، اُن کو غم سے نجات دی، اور اسی طرح ہم صاحبان ایمان کو نجات دیں گے۔)

(۳) تعجب ہے: جس شخص کے خلاف تدبیریں کی جا رہی ہوں وہ خدا کے اس فرمان کی پناہ کیوں نہیں لیتا کہ:
وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ (اور میں اپنا معاملہ خدا کے سُپرد کرتا ہوں، بیشک خدا بندوں کو اچھی طرح دیکھنے والا ہے)
کیونکہ اسکے آخر میں خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ:
فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا۔ (جو بُری تدبیریں (دشمنوں نے) کی تھیں، خدا نے اُن سے اُن لوگوں کو بچا لیا)۔

(۴): تعجب ہے: جو شخص دنیا کی زیب و زینت چاہتا ہے، وہ اس فرمانِ الٰہی کی طرف توجہ کیوں نہیں کرتا کہ:
مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (جو خدا چاہے (وہی ہوگا) خدا کے سوا کوئی (سرچشمہ) قوت نہیں ہے)
جس کا نتیجہ خداوند عالم نے یہ بیان کیا ہے کہ:
اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَعَسٰى رَبِّیْٓ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَیُرْسِلَ عَلَیْهَا

حُسبَانًا مِنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا ، اَوْيُصْبِحَ مَاؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَبًا.

(سورۂ کہف آیت ۴۰، ۴۱، ۴۲)

اگر تم یہ دیکھ رہے ہو کہ میں مال و اولاد میں تم سے کم ہوں تو میرا پروردگار مجھے تمہارے اس باغ سے بہتر دے اور (ہو سکتا ہے) اس پر کوئی آسمانی عذاب بھیج دے تو یہ چٹیل یا چکنا میدان بن جائے، یا اس کا پانی نیچے اتر جائے اور تمہارے اختیار میں نہ رہے کہ تم اسے ڈھونڈ لاؤ۔

امام جعفرِ صادقؑ کا فرمانِ گرامی

عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الصَّادِقِ: أَنَّهُ جَاءَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: بِأَبِي أَنْتَ وَ اُمِّي يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ عَلِّمْنِي مَوْعِظَةً.

فَقَالَ لَهُ: إِنْ كَانَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ تَكَفَّلَ بِالرِّزْقِ، فَاهْتِمَامُكَ لِمَاذَا؟

وَإِنْ كَانَ الرِّزْقُ مَقْسُومًا، فَالْحِرْصُ لِمَاذَا؟

وَإِنْ كَانَ الْحِسَابُ حَقًّا، فَالْفَرَحُ لِمَاذَا؟

وَإِنْ كَانَ الْخَلَفُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَقًّا فَالْبُخْلُ لِمَاذَا؟

وَإِنْ كَانَتِ الْعُقُوبَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ النَّارَ، فَالْمَعْصِيَةُ لِمَاذَا؟

وَإِنْ كَانَ الْمَوْتُ حَقًّا فَالْفَرَحُ لِمَاذَا؟

وَإِنْ كَانَ الْعَرْضُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَقًّا، فَالْمَكْرُ لِمَاذَا؟

وَإِنْ كَانَ الشَّيْطَانُ عَدُوًّا، فَالْغَفْلَةُ لِمَاذَا؟

وَإِنْ كَانَ الْمَمَرُّ عَلَى الصِّرَاطِ حَقًّا، فَالْعُجْبُ لِمَاذَا؟

وَإِنْ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَضَاءِ اللّٰهِ وَقَدَرِهِ، فَالْحُزْنُ لِمَاذَا؟

وَإِنْ كَانَتِ الدُّنْيَا فَانِيَةً، فَالطُّمَأْنِينَةُ لِمَاذَا؟

(ابان بن عثمان سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

- جب خداوندِ عالم نے رزق کی کفالت لی ہے تو پھر پریشانی کس بات کی ؟
- اور جب ہر ایک کو اُس کے حصّے کے مطابق ملنے والا ہے، تو لالچ کیسی ؟
- اور جب (روزِ قیامت) حساب برحق ہے، تو (ساز و سامانِ دنیا پر) اترانا کیسا - ؟
- اور جب (خرچ ہو جانے والے مال کا) عوض بھی خُدا ہی دینے والا ہے تو پھر کنجوسی کیسی ؟
- اور جب خداوندِ عالم کی طرف سے جہنّم کی سزا مقرر ہے تو گناہ کیسا - ؟
- اور جب موت برحق ہے تو شادمانی کیسی - ؟
- اور جب خدا کی بارگاہ میں پیش ہونا برحق ہے تو ہیر پھیر کیسا - ؟
- اور جب شیطان (جیسا) دشمن (موجود) ہے تو غفلت کیسی - ؟
- اور جب پُلِ صراط سے گذرنا برحق ہے تو خود پسندی کیسی - ؟
- اور جب تمام معاملات خدا کے مقرر کردہ فیصلے کے مطابق ہیں تو رنج کیسا - ؟
- اور جب دنیا فنا ہو جانے والی (چیز) ہے تو اس (پر اطمینان کیسا) ؟

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنِّي لَأَرْحَمُ ثَلَاثَةً وَحَقٌّ لَهُمْ أَنْ يُرْحَمُوا: عَزِيزٌ أَصَابَتْهُ مَذَلَّةٌ بَعْدَ الْعِزِّ، وَغَنِيٌّ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ بَعْدَ الْغِنَى، وَعَالِمٌ يَسْتَخِفُّ بِهِ أَهْلُهُ وَالْجَهَلَةُ.

امام علیہ السلام نے فرمایا: مجھے تین قسم کے لوگوں پر رحم آتا ہے، اور یہ لوگ واقعاً قابلِ رحم ہیں:

(۱) :- ایک معزز انسان، آبرومندانہ زندگی گذار رہا ہو (پھر) اچانک ذلّت میں پڑ جائے۔

(۲) :- ایک ثروت مند انسان، خوشحالی کے بعد تنگ دستی میں مبتلا ہو جائے۔

(۳) :- وہ عالم جس کے اہل (خاندان) اور نادان لوگ، اس کا مذاق اڑائیں (اُسے کمتر سمجھیں۔

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: خَمْسٌ هُنَّ كَمَا أَقُولُ: لَيْسَ لِبَخِيلٍ رَاحَةٌ، وَلَا لِحَسُودٍ لَذَّةٌ وَلَا لِمَمْلُوكٍ وَفَاءٌ وَلَا لِكَذَّابٍ مُرُوَّةٌ وَلَا يَسُودُ سَفِيهٌ

پانچ چیزیں ایسی ہی ہیں جیسی میں بیان کر رہا ہوں:

بخیل کیلئے راحت نہیں ہے۔ حسد کرنے والے کیلئے کوئی لذت نہیں ہے۔ غلام میں وفا ناپید ہے۔ زیادہ جھوٹ بولنے والے کی مروت (باقی) نہیں رہتی۔ اور بے وقوف آدمی سیادت نہیں کر سکتا۔

حسنِ اخلاق کی اہمیت

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّكُمْ لَنْ تَسَعُوا النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ، فَسَعُوهُمْ بِأَخْلَاقِكُمْ.

حضرت رسول خدا کا ارشاد ہے:

(تمام) لوگوں کو تم اپنے مال سے تو نہیں نواز سکتے، اپنے اخلاق سے تو نوازو۔

فرمانِ حضورِ اکرمؐ

ـــ اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ قَالَ: أَعْبَدُ النَّاسِ مَنْ أَقَامَ الْفَرَائِضَ، وَأَسْخَی النَّاسِ مَنْ أَدّٰی زَکوٰةَ مَالِهٖ، وَأَزْهَدُ النَّاسِ مَنِ اجْتَنَبَ الْحَرَامَ، وَأَتْقَی النَّاسِ مَنْ قَالَ الْحَقَّ فِیْمَا لَهُ وَعَلَیْهِ، وَأَعْدَلُ النَّاسِ مَنْ رَضِيَ لِلنَّاسِ مَا یَرْضٰی لِنَفْسِهٖ وَکَرِهَ لَهُ مَا یَکْرَهُ لِنَفْسِهٖ، وَأَکْیَسُ النَّاسِ مَنْ کَانَ أَشَدَّ ذِکْرًا لِلْمَوْتِ، وَأَغْبَطُ النَّاسِ مَنْ کَانَ تَحْتَ التُّرَابِ قَدْ أَمِنَ الْعِقَابَ وَیَرْجُو الثَّوَابَ، وَأَغْفَلُ النَّاسِ مَنْ لَمْ یَتَّعِظْ بِتَغَیُّرِ الدُّنْیَا مِنْ حَالٍ إِلٰی حَالٍ۔

وَأَعْظَمُ النَّاسِ فِي الدُّنْیَا خَطَرًا مَنْ لَمْ یَجْعَلْ لِلدُّنْیَا عِنْدَهُ خَطَرًا، وَأَعْلَمُ النَّاسِ مَنْ جَمَعَ عِلْمَ النَّاسِ إِلٰی عِلْمِهٖ، وَأَشْجَعُ النَّاسِ مَنْ غَلَبَ هَوَاهُ۔ وَأَکْثَرُ النَّاسِ قِیْمَةً أَکْثَرُهُمْ عِلْمًا، وَأَقَلُّ النَّاسِ قِیْمَةً أَقَلُّهُمْ عِلْمًا، وَأَقَلُّ النَّاسِ لَذَّةً الْحَسُودُ، وَأَقَلُّ النَّاسِ رَاحَةً الْبَخِیْلُ، وَأَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِمَا افْتَرَضَ اللهُ عَلَیْهِ، وَأَوْلَی النَّاسِ بِالْحَقِّ أَعْلَمُهُمْ بِهٖ، وَأَقَلُّ النَّاسِ حُرْمَةً الْفَاسِقُ، وَأَقَلُّ النَّاسِ وَفَاءً الْمُلُوْکُ، وَأَقَلُّ النَّاسِ صَدِیْقًا الْمَلِکُ، وَأَفْقَرُ النَّاسِ الطَّامِعُ، وَأَغْنَی النَّاسِ مَنْ لَمْ یَکُنْ لِلْحِرْصِ أَسِیْرًا۔ وَأَفْضَلُ النَّاسِ إِیْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَأَکْرَمُ النَّاسِ أَتْقَاهُمْ، وَأَعْظَمُ النَّاسِ قَدْرًا مَنْ تَرَکَ مَا لَا یَعْنِیْهِ۔

وَأَوْرَعُ النَّاسِ مَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَإِنْ کَانَ مُحِقًّا، وَأَقَلُّ النَّاسِ مُرُوَّةً مَنْ کَانَ کَاذِبًا۔ وَأَشْقَی النَّاسِ الْمُلُوْکُ وَأَمْقَتُ النَّاسِ الْمُتَکَبِّرُ وَأَشَدُّ النَّاسِ اجْتِهَادًا مَنْ تَرَکَ الذُّنُوْبَ، وَأَحْکَمُ النَّاسِ مَنْ فَرَّ مِنْ جُهَّالِ النَّاسِ وَأَسْعَدُ النَّاسِ مَنْ خَالَطَ کِرَامَ النَّاسِ وَأَعْقَلُ النَّاسِ أَشَدُّهُمْ مُدَارَاةً لِلنَّاسِ وَأَوْلَی النَّاسِ بِالتُّهْمَةِ مَنْ جَالَسَ أَهْلَ التُّهْمَةِ، وَأَعْتَی النَّاسِ مَنْ قَتَلَ غَیْرَ قَاتِلِهٖ

أَوْضَرَبَ غَيْرَضَارِبِهٖ، وَأَوْلَى النَّاسِ بِالْعَفْوِ أَقْدَرُهُمْ عَلَى الْعُقُوبَةِ وَأَحَقُّ النَّاسِ
بِالذَّنْبِ السَّفِيهُ الْمُغْتَابُ، وَأَذَلُّ النَّاسِ مَنْ أَهَانَ النَّاسَ وَأَحْزَمُ النَّاسِ
أَكْظَمُهُمْ لِلْغَيْظِ، وَأَصْلَحُ النَّاسِ أَصْلَحُهُمْ لِلنَّاسِ وَخَيْرُ النَّاسِ
مَنِ انْتَفَعَ بِهِ النَّاسُ۔

جو شخص فرائض کو تکمیل تک پہونچائے وہ بہت (اچھا) عبادت گذار ہے۔

جو اپنے مال کی زکواۃ دے وہ عمدہ سخی ہے۔

جو حرام چیزوں سے بچے وہ بہت زاہد ہے۔

زیادہ پرہیزگار وہ شخص ہے جو (ہر حال میں) حق بات کہے، چاہے اُس کے خلاف ہو یا موافق۔

بہت انصاف پسند ہے وہ شخص جو لوگوں کیلئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو، اور لوگوں کیلئے اُس بات کو ناپسند کرے جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔

سب سے ہوشیار وہ انسان ہے جو موت کو سب سے زیادہ یاد رکھے۔

وہ شخص سب سے زیادہ قابلِ رشک ہے، جو زیرِ زمیں جانے کے بعد عذاب سے محفوظ اور ثواب کا امیدوار ہو۔

اور وہ شخص انتہائی غافل ہے جو دنیا کی حالت کو بدلتے ہوئے دیکھنے کے باوجود نصیحت حاصل نہ کرے۔

اس دنیا میں اللہ کے بندوں میں سے، بڑی شان والا وہ ہے جو اس دنیا کو اہمیت نہ دے۔

لوگوں میں زیادہ علم والا وہ ہے، جو لوگوں کے علوم کو اپنے علم کے ساتھ جمع کرے۔

سب سے زیادہ بہادر وہ شخص ہے جو اپنی خواہشات پر قابو رکھے۔

جس کا علم زیادہ ہے اُسی کی قیمتِ حیات سب سے زیادہ ہے، اور جس کے پاس علم کم ہے

اس کی قیمتِ حیات کم ہے۔

حسد کرنے والے کو (دنیا میں) سب سے کم لذت ملتی ہے، اور بخل کرنے والے کو سب سے کم راحت۔

لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو فرائضِ الٰہی (کی بجا آوری میں بخل کرے۔

لوگوں میں سب سے مقدم حق اس کا ہے جو علم میں سب سے زیادہ ہو۔

لوگوں میں سب سے کم احترام کے لائق وہ ہے، جو خدا کا نافرمان ہو۔

غلام سب سے کم وفادار ہوتے ہیں۔

بادشاہوں کے دوست سب سے کم ہوتے ہیں۔

لوگوں میں سب سے کم مایہ، لالچی ہے۔

سب سے زیادہ بے نیاز آدمی وہ ہے جو حرص و طمع کا اسیر نہ ہو۔

سب سے افضل ایمان اُس کا ہے جو سب سے زیادہ خوش اخلاق ہو۔

لوگوں میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو۔

قدر و منزلت کے لحاظ سے سب سے بلند انسان وہ ہے جو لایعنی باتوں میں حصّہ نہ لے۔

سب سے زیادہ پاکیزہ آدمی وہ ہے جو حق پر ہونے کے باوجود ہر قسم کی کٹ حجتی سے پرہیز کرے۔

جھوٹ بولنے والا، سب سے کم مروّت رکھنے والا انسان ہے اور سب سے زیادہ محروم غلام ہیں۔

تکبّر کرنے والوں سے سب سے زیادہ نفرت کی جاتی ہے۔

سب سے عمدہ کوشش اس کی ہے جو گناہوں سے کنارہ کشی کرے۔

لوگوں میں سب سے زیادہ سمجھ دار وہ ہے جو لوگوں کے ساتھ سب سے زیادہ قریب ہے۔

سب سے سرکش وہ ہے جو قاتل کے علاوہ کسی کو قتل کرے، یا مارنے والے کے بجائے کسی اور کو مارے۔

جو سزا دینے کا زیادہ اختیار رکھتا ہو، وہی معاف کرنے کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔
سب سے ذلیل آدمی وہ ہے جو دوسروں کی توہین کرے۔
سب سے زیادہ دُور اندیش وہ ہے جو غصہ کو سب سے زیادہ پینے والا ہو۔
لوگوں میں سب سے زیادہ صالح وہ ہے جو سب کے لئے صلاح (اور بہتری) چاہتا ہو۔
اور سب سے بہتر انسان وہ ہے جس سے لوگوں کو فائدہ پہونچے۔

لغو باتوں سے اجتناب

وَمَرَّ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِرَجُلٍ يَتَكَلَّمُ بِفُضُولِ الْكَلَامِ فَوَقَفَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا هٰذَا إِنَّكَ تُمْلِي عَلَى حَافِظَيْكَ كِتَاباً إِلَى رَبِّكَ. فَتَكَلَّمْ بِمَا يَعْنِيكَ، وَدَعْ مَا لَا يَعْنِيكَ

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا يَزَالُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ يُكْتَبُ مُحْسِناً مَا دَامَ سَاكِتاً فَإِذَا تَكَلَّمَ كُتِبَ مُحْسِناً أَوْ مُسِيئاً۔

وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلصَّمْتُ كَنْزٌ وَافِرٌ، زَيْنُ الْحَلِيمِ وَسِتْرُ الْجَاهِلِ۔

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَلَامٌ فِي حَقٍّ خَيْرٌ مِنْ سُكُوتٍ عَلَى بَاطِلٍ۔

امیرالمومنین علیہ السلام کسی ایسی جگہ سے گذرے جہاں ایک آدمی لغو باتیں کر رہا تھا تو امام علیہ السلام وہاں ٹھہر گئے، اور اس شخص سے فرمایا:
اے شخص!۔ (یہ بات سمجھ لے کہ تو جو باتیں کر رہا ہے تو) درحقیقت کراماً کاتبین (اپنے دونوں فرشتوں) کے ذریعہ خداوندِ عالم کے پاس خط (بھجوا رہا) ہے، لہٰذا وہ باتیں کہہ جو بامقصد ہوں، بے مقصد باتوں کو چھوڑ۔
نیز آپ نے فرمایا۔ مرد مسلمان جب تک خاموش رہے نیکو کار ہی لکھا جاتا ہے

جب بولے گا تو یا نیکو کار لکھا جائے گا یا سیاہ کار۔

امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے:

"خاموشی بہت بڑا خزانہ ہے، بُرد بار انسان کے لئے زینت ہے، اور جاہل کیلئے پردہ پوشی کا ذریعہ"

نیز یہ بھی فرمایا:

"حق بات کہنا، باطل پر خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

حُسنِ تحریر

وروی اسماعیل بن مسلم، عن الصادق جعفر بن محمد، عن أبیہ عن آبائہ علیہم السلام قال:

قَالَ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ: کَانَتِ الْفُقَہَاءُ وَالْحُکَمَاءُ اِذَا کَاتَبَ بَعْضُھُمْ بَعْضاً کَتَبُوا بِثَلَاثٍ لَیْسَ مَعَھُنَّ رَابِعَۃٌ: مَنْ کَانَتِ الْآخِرَۃُ ھَمَّہٗ کَفَاہُ اللّٰہُ ھَمَّہٗ مِنَ الدُّنْیَا، وَمَنْ اَصْلَحَ سَرِیْرَتَہٗ اَصْلَحَ اللّٰہُ عَلَانِیَتَہٗ، وَمَنْ اَصْلَحَ فِیْمَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللّٰہِ اَصْلَحَ اللّٰہُ فِیْمَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّاسِ۔

❀

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

فقہا اور حکماء جب ایک دوسرے کے پاس تحریر بھیجتے تھے تو اس میں تین ہی باتیں ہوتی تھیں...

(۱) :- جو شخص آخرت کی فکر میں لگا ہو، خداوند عالم اسے دنیا کی فکر سے آزاد کر دیتا ہے۔

(۲) :- جو شخص اپنے باطن کو آراستہ کر لے، خداوند عالم اس کا ظاہر (بھی) خوشنما بنا دیتا ہے۔

(۳) :- جو شخص اپنی ذات اور اپنے خدا کے درمیان معاملہ درست رکھے، خداوند عالم اُس کے اور بندوں کے درمیان کے معاملات کی اصلاح کر دیتا ہے۔

●

حُسنِ عمل

وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: طُوبیٰ لِمَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ، فَحَسُنَ مُنْقَلَبُهُ إِذْ رَضِيَ عَنْهُ رَبُّهُ. وَوَيْلٌ لِمَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ، فَسَاءَ مُنْقَلَبُهُ إِذَا سَخِطَ عَلَيْهِ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خوشحال ایسے شخص کیلئے جس نے لمبی زندگی پائی، نیک عمل کیا تو اس کا انجام اچھا ہوا کیونکہ اس کا پروردگار اس سے راضی ہوا۔

اور افسوس ہے اُس شخص پر جس نے زندگی تو لمبی پائی مگر عمل بُرا کیا، جس کی وجہ سے اس کا انجام بھی بُرا ہوا کیونکہ اُس کا پروردگار اُس سے ناراض ہوا۔

وہ بندہ جس کا خدا نے شکریہ ادا کیا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ قَالَ: أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي شَكَرْتُ لِجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَرْبَعَ خِصَالٍ، فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: لَوْلَا أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَخْبَرَكَ مَا أَخْبَرْتُكَ، مَا شَرِبْتُ خَمْرًا قَطُّ لِأَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنِّي إِنْ شَرِبْتُهَا زَالَ عَقْلِي، وَمَا كَذَبْتُ قَطُّ لِأَنِّي عَلِمْتُ أَنَّ الْكَذِبَ يَنْقُصُ الْمُرُوَّةَ. وَمَا زَنَيْتُ قَطُّ لِأَنِّي خِفْتُ إِذَا عَمِلْتُ عُمِلَ بِي. وَمَا عَبَدْتُ صَنَمًا قَطُّ لِأَنِّي عَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يَضُرُّ وَلَا يَنْفَعُ قَالَ: فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَدَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ: حَقٌّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَجْعَلَ لَكَ جَنَاحَيْنِ تَطِيرُ بِهِمَا مَعَ الْمَلَائِكَةِ فِي الْجَنَّةِ۔

(جابر جعفی کی روایت ہے: حضرت امام محمدؑ باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ:
خداوندِ عالم نے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس وحی بھیجی کہ جعفر بن ابی طالبؑ کی چار باتوں کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ تو آنحضرتؐ نے جنابِ جعفرؓ کو بلا کر یہ بات بتائی (اور ان کی زبان سے سننا چاہا کہ انہوں نے کون سے ایسے کام انجام دیئے ہیں جن پر خدا نے شکریہ ادا کیا ہے)

جنابِ جعفر نے کہا کہ اگر خداوندِ عالم وحی کے ذریعہ سے آپ کو مطلع نہ کر چکا ہوتا تو میں آپ سے بیان نہ کرتا، کہ:

(۱):- میں نے کبھی شراب نہیں پی، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس کے پینے سے عقل زائل ہو جاتی ہے۔

(۲): میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، کیونکہ مجھے علم ہے کہ جھوٹ بولنے سے شخصیّت مسخ ہو جاتی ہے۔

(۳): میں نے کبھی بدکاری نہیں کی، کیونکہ میں اس کے بُرے انجام سے ڈرتا ہوں۔

(۴): میں نے کبھی کسی بُت کو سجدہ نہیں کیا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔

یہ باتیں سُن کر حضورِ اکرمؐ نے اپنا دستِ مبارک اُن کے شانے پر رکھا، اور فرمایا:
"خدا کے ذمہ (تمہارا) یہ حق ہے کہ وہ تمہیں ایسے دُو پَر عطا کرے جن کے ذریعہ سے تم جنّت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کرو"۔

(اور حضورِ اکرمؐ کے اسی ارشاد کے مطابق آپ کو جعفرِ طیّار کے نام سے یاد کیا جاتا ہے)

محتاج وغنی

وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ :-

قَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ : عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ، وَكُلُّكُمْ فُقَرَاءُ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُهُ، وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَصَمْتُهُ۔

حضور اکرمؐ کا فرمان ہے کہ پروردگارِ عالم کا ارشاد ہے:

"میرے بندو! تم سب بے راہ رو ہو، سوا اُن کے جن کی ہم نے ہدایت کر دی، تم سب محتاج ہو سوا اُن کے جنھیں ہم نے بے نیاز کر دیا، اور تم سب گناہ (کی راہ پر ہو) سوائے اُن لوگوں کے جنھیں ہم نے بچا لیا۔"

یومِ جدید

وَفِي رِوَايَةِ السَّكُونِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

مَا مِنْ يَوْمٍ يَمُرُّ عَلَى ابْنِ آدَمَ إِلَّا قَالَ لَهُ ذٰلِكَ الْيَوْمُ : أَنَا يَوْمٌ جَدِيدٌ وَأَنَا عَلَيْكَ شَهِيدٌ، فَقُلْ فِيَّ خَيْراً، وَاعْمَلْ فِيَّ خَيْراً أَشْهَدْ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَإِنَّكَ لَنْ تَرَانِي بَعْدَهَا أَبَداً۔

سکونی کی روایت ہے، حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

اولادِ آدمؑ پر جو دن بھی گذرتا ہے وہ اس کو بتاتا ہے کہ:

"میں ایک نیا دن ہوں، تمہارے لئے گواہ (بن کر آیا) ہوں، میری موجودگی میں اچھی بات کرنا، نیک عمل انجام دینا۔ میں روزِ قیامت (خدا کی بارگاہ میں) تمہارے بارے میں گواہی دوں گا۔

اور یاد رکھو (آج کے) بعد تم مجھے کبھی بھی دیکھ نہیں سکو گے۔

مومن کی سات علامات

وَفِی رِوَایَةِ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِه:

لِلْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ سَبْعَةُ حُقُوْقٍ وَاجِبَةٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْهِ: اَلْاِجْلَالُ لَهٗ فِیْ عَیْنِهٖ، وَالْوُدُّ لَهٗ فِیْ صَدْرِهٖ، وَالْمُوَاسَاةُ لَهٗ فِیْ مَالِهٖ، وَأَنْ یُحَرِّمَ غِیْبَتَهٗ، وَأَنْ یَعُوْدَهٗ فِیْ مَرَضِهٖ، وَأَنْ یُشَیِّعَ فِیْ جَنَازَتِهٖ وَأَنْ لَا یَقُوْلَ بَعْدَ مَوْتِهٖ إِلَّا خَیْراً۔

مسعدہ بن صدقہ کی روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
خداوندِ عالم کی طرف سے ایک مومن پر، دوسرے مومن کے سات حق واجب الادا ہیں:
(۱): اپنی نگاہوں میں اس کے لئے عزت اور (۲): اپنے دل میں اس کی محبت رکھے۔
(۳) اپنے مال سے اُسے مدد پہونچائے (۴): اُس کی غیبت کو حرام سمجھے (۵) بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے (۶) (مرجائے تو) اس کی تشییع جنازہ کرے اور (۷) اُس کے دُنیا سے گذرنے کے بعد سوائے کلمۂ خیر کے اُس کے لئے کچھ نہ کہے۔

دُشمنانِ خُدا

وَرَوَی ابْنُ أَبِیْ عُمَیْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِیْ زِیَادٍ التَّقَفِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهَبٍ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: حَسْبُ الْمُؤْمِنِ مِنَ اللّٰهِ نُصْرَةً أَنْ یَرٰی عَدُوَّهٗ یَعْمَلُ بِمَعَاصِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

وَرَوَی ابْنُ أَبِیْ عُمَیْرٍ، عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ وَهَبٍ، عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِصْبِرْ عَلٰی أَعْدَاءِ النِّعَمِ، فَاِنَّكَ لَنْ تُكَافِیَ مَنْ عَصَی اللّٰهَ فِیْكَ بِأَفْضَلَ مِنْ أَنْ تُطِیْعَ اللّٰهَ فِیْهِ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ :

مومن کے (دل کی تشفی) کے لئے خداوند عالم کی یہ نصرت بھی کافی ہے کہ وہ اپنے دشمن کو خدا کی نافرمانی کرتے ہوئے دیکھے۔

نیز — یہ بھی فرمایا

دشمنانِ نعمت (کی عداوت) پر صبر کرو کیونکہ جو شخص تمہارے مسئلہ میں خدا کی نافرمانی کر رہا ہے اس کا بہت اچھا بدلہ یہ ہے کہ تم اس کے بارے میں خدا کی اطاعت ہی کرتے رہو۔

شہید کا درجہ

وَرَوَى الْمُعَلَّى بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَمَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَوُضِعَتِ الْمَوَازِينُ، فَتُوزَنُ دِمَاءُ الشُّهَدَاءِ مَعَ مِدَادِ الْعُلَمَاءِ فَيَرْجَحُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلَى دِمَاءِ الشُّهَدَاءِ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ :

"جب قیامت کا دن ہوگا، خداوند عالم سب لوگوں کو ایک جگہ جمع کرے گا، میزان رکھ دی جائے گی اور شہدا کے خون کا علماء (کے قلم کی) روشنائی سے موازنہ کیا جائے گا تو علماء کے قلم کی روشنائی شہداء کے خون سے وزنی ثابت ہوگی۔

خدا سے اچھی امید رکھو

وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :

كُنْ لِمَا لَا تَرْجُو أَرْجَى مِنْكَ لِمَا تَرْجُو، فَإِنَّ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ خَرَجَ يَقْتَبِسُ

لِأَهْلِهِ نَاراً فَكَلَّمَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فَرَجَعَ نَبِيّاً۔
وَخَرَجَتْ مَلِكَةُ سَبَأ فَأَسْلَمَتْ مَعَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَخَرَجَ سَحَرَةُ فِرْعَوْنَ يَطْلُبُوْنَ الْعِزَّةَ لِفِرْعَوْنَ فَرَجَعُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔

حضرت امیرالمومنین سے منقول ہے:

جس بات کے آرزومند ہو اُس سے زیادہ اُس کی امید رکھو جس کی تم نے تمنا بھی نہیں کی۔ دیکھو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) آگ لینے (کوہ طور پر) تشریف لے گئے تھے، جہاں خداوند عالم نے اُن سے بات کی، اور پیغمبری (عطا کر کے واپس بھیجا)۔ اور ملکۂ سبا (بلقیس) گھر سے نکلی (کسی اور ارادہ سے) مگر جناب سلیمانؑ (کے پاس پہونچی تو) مسلمان ہوئی (اُن کے ساتھ زندگی گذاری) —— اور فرعونؑ کے بلائے ہوئے جادوگر (اپنے گھر سے تو) فرعونؑ کی عزت بڑھانے کیلئے نکلے تھے، مگر وہاں سے صاحبانِ ایمان ہو کر پلٹے۔

قرآن سے وابستگی

وَرُوِیَ عَبْدُاللّٰہِ بْنِ عَبَّاس، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ أَنَّہُ قَالَ أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ۔

جنابِ ابنِ عباس سے منقول ہے کہ حضورِ اکرمؐ نے فرمایا:

"میری امت کے اشراف لوگ وہ ہیں جو قرآن سے وابستہ اور راتوں کو (عبادت کرنے) والے ہیں۔

جبرئیلؑ کی زبانی

وَنَزَلَ جَبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ فَقَالَ:

يَا جِبْرَئِيلُ عِظْنِي۔

فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ۔ أَوْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، وَاحْبِبْ مَنْ شِئْتَ فَإِنَّكَ مُفَارِقُهُ، وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مُلَاقِيهِ، شَرَفُ الْمُؤْمِنِ صَلَوَاتُهُ بِاللَّيْلِ، وَعِزُّهُ كَفُّ الْأَذٰى عَنِ النَّاسِ۔

جبرئیلؑ امین نے ... حضور اکرمؐ سے کہا۔

"آپ جب تک چاہیں زندہ رہیں (آخر کار) دنیا سے جانا ہے۔

"جس سے چاہیں دوستی کریں (بہر حال) اس سے جدا ہونا ہے۔

"جو چاہیں عمل کریں (اس کا انجام) سامنے آنے والا ہے۔

"مومن کا شرف نمازِ شب، اور اُس کی عزت یہ ہے کہ لوگوں کی تکلیف دور کرے (انھیں تکلیف نہ پہونچائے)

دُعا کی اہمیت

وَرَوَى الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْخَشَّابُ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ كَلُّوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنِ الصَّادِقِ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ: أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُولُ: مَا مِنْ أَحَدٍ ابْتُلِيَ وَإِنْ عَظُمَتْ بَلْوَاهُ أَحَقَّ بِالدُّعَاءِ مِنَ الْمُعَافَى الَّذِي لَا يَأْمَنُ الْبَلَاءَ۔

اسحاق بن عمار کی روایت ہے... حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے:

کوئی شخص کتنی ہی بڑی آزمائش میں ہو، وہ اُس سے زیادہ دُعا کا حقدار نہیں جو (بظاہر) محفوظ ہو لیکن اُس پر بلا نازل ہونے کا اندیشہ ہو۔

تقویٰ ـــــ اور ـــــ توکّل

وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ مَهْزِيَارَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْحُرِثِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَحْوَلِ صَاحِبِ الطَّاقِ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الصَّادِقِ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ:

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَكْرَمَ النَّاسِ فَلْيَتَّقِ اللهَ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَتْقَى النَّاسِ فَلْيَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ۔

وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَغْنَى النَّاسِ فَلْيَكُنْ بِمَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْثَقَ مِنْهُ بِمَا فِي يَدِهِ۔

ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ هٰذَا؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ.

قَالَ: مَنْ أَبْغَضَ النَّاسَ وَأَبْغَضَهُ النَّاسُ۔

ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ هٰذَا؟

قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ۔

قَالَ: الَّذِي لَا يُقِيلُ عَثْرَةً، وَلَا يَقْبَلُ مَعْذِرَةً، وَلَا يَغْفِرُ ذَنْباً۔

ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ هٰذَا؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ۔

قَالَ: مَنْ لَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ وَلَا يُرْجَى خَيْرُهُ۔

جمیل بن صالح کی روایت... حضور اکرمؐ سے منقول ہے:

جو یہ چاہتا ہے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ معزز ہو وہ تقویٰ اختیار کرے اور جو یہ چاہتا ہے کہ سب سے زیادہ متقی ہو، وہ خدا پر کامل اعتماد رکھے اور جسے یہ پسند ہو کہ سب سے زیادہ بے نیاز ہو تو اسے چاہیئے کہ جتنا اس کے ہاتھ میں ہے اس سے زیادہ اس پر اعتبار کرے جو خدا کے پاس ہے۔

پھر آپؐ نے فرمایا۔ "کیا میں تم لوگوں کو بتا دوں کہ بہت بُرا شخص کون ہے؟

لوگوں نے عرض کیا۔ "اے خدا کے رسولؐ ارشاد فرمایئے۔
فرمایا کہ: وہ شخص جو لوگوں سے عداوت رکھے، اور لوگ اُس سے عداوت رکھیں۔
پھر دریافت کیا کہ: کیا اس سے بھی بُرے شخص کے بارے میں بتاؤں؟
لوگوں نے کہا: ہاں — ارشاد فرمایئے۔
فرمایا:۔ وہ — جو لوگوں کی لغزش سے درگذر نہیں کرتا، عذر قبول نہیں کرتا۔ اُن کی غلطی کو معاف نہیں کرتا۔
پھر دریافت کیا کہ: کیا یہ نہ بتاؤں کہ اس سے بُرا کون ہے۔؟
لوگوں نے کہا:۔ ارشاد فرمایئے۔
فرمایا:۔ وہ شخص — جس سے خیر کی کوئی امید نہ ہو، اور اُس کی طرف سے شر کا اندیشہ ہو۔

حضرت عیسیٰؑ کی نصیحتیں

إنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلامُ مَرَّ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ:
يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ، لَا تُحَدِّثُوا بِالْحِكْمَةِ الْجُهَّالَ فَتَظْلِمُوهَا، وَلَا تَمْنَعُوهَا أَهْلَهَا فَتَظْلِمُوهُمْ، وَلَا تُعِينُوا الظَّالِمَ عَلَى ظُلْمِهِ فَيَبْطُلَ فَضْلُكُمْ ——— الْأُمُورُ ثَلَاثَةٌ: أَمْرٌ بَيِّنٌ لَكَ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ، وَأَمْرٌ بَيِّنٌ لَكَ غَيُّهُ فَاجْتَنِبْهُ، وَأَمْرٌ اخْتُلِفَ فِيهِ فَرُدَّهُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل کے درمیان سے گذرے تو فرمایا۔
"اے اولادِ یعقوب! نادانوں سے حکمت کی باتیں نہ کرو، ورنہ حکمت پر ظلم کرو گے، اور جو اس کے اہل ہوں انھیں اس سے محروم نہ کرنا، ورنہ اُن لوگوں پر ظلم کرو گے — اور کسی ظالم کے ظلم میں مدد نہ کرنا، ورنہ تمہارا فضل ختم ہو جائے گا۔
(یاد رکھو) — معاملات تین قسم کے ہوں گے:

(۱): جس کی اچھائی واضح ہو، اُسے اپناؤ۔

(۲): جس کی بُرائی نمایاں ہو، اس سے دامن بچاؤ۔

(۳): جس معاملے میں اختلاف ہو، اُسے خدا کے سپرد کردو۔

عزمِ عمل

وَرَوَى الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: مَا ضَعُفَ بَدَنٌ عَمَّا قَوِيَتْ عَلَيْهِ النِّيَّةُ.

فضیل بن یسار کی روایت ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

"جس کام کا پختہ ارادہ کرلو، اس کے بارے میں جسم کمزوری نہیں دکھائے گا"۔

نفس پر کنٹرول

وَرَوَى الْحَسَنُ بْنُ فَضَّالٍ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ شُعَيْبِ الْعَقَرْقُوفِيِّ، عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: مَنْ مَلَكَ نَفْسَهُ إِذَا رَغِبَ إِذَا رَهِبَ وَإِذَا اشْتَهَى وَإِذَا غَضِبَ، فَإِذَا رَضِيَ حَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ

شعیب عقرقوفی کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے:

"جس شخص کو اپنے نفس پر (ہر حالت میں) قابو ہو، کسی چیز کی رغبت ہو تب بھی، کسی چیز کا ڈر ہو تب بھی، کوئی اشتہا ہو تب بھی، غضبناک ہو تب بھی۔ (ایسا شخص خدا کے فیصلے پر) راضی رہے، تو خدا اُس پر آتشِ جہنم کو حرام کردے گا۔

زُہد کیا ہے

وَسُئِلَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الزَّاهِدِ فِي الدُّنْيَا قَالَ: الَّذِي يَتْرُكُ

حَلالَهَا مَخافَةَ حِسابِهِ يَتْرُكُ حَرامَهَا مَخافَةَ عَذابِه.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے "دنیا میں زہد اختیار کرنے" کے بارے میں دریافت کیا گیا ہے، تو فرمایا:

"مالِ حلال... کے بارے میں حساب کے ڈر سے اجتناب کرے، اور حرام کو خدا کے خوف سے ترک کرے۔

حکمت آمیز باتیں

وَرَوىٰ مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ بِأَنْ يَتَمَنَّى لِلنَّاسِ الْغِنَى الْبُخَلَاءُ، لِأَنَّ النَّاسَ إِذَا اسْتَغْنَوْا كَفُّوا عَنْ أَمْوَالِهِمْ.

وَإِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ بِأَنْ يَتَمَنَّى لِلنَّاسِ الصَّلَاحَ أَهْلُ الْعُيُوبِ، لِأَنَّ النَّاسَ إِذَا صَلَحُوا كَفُّوا عَنْ تَتَبُّعِ عُيُوبِهِمْ، وَأَنَّ أَحَقَّ النَّاسِ بِأَنْ يَتَمَنَّى لِلنَّاسِ الْحِلْمَ أَهْلُ السَّفَهِ الَّذِينَ يَحْتَاجُونَ أَنْ يُعْفَى عَنْ سَفَهِهِمْ. فَأَصْبَحَ أَهْلُ الْبُخْلِ يَتَمَنَّوْنَ فَقْرَ النَّاسِ وَأَصْبَحَ أَهْلُ الْعُيُوبِ يَتَمَنَّوْنَ مَعَايِبَ النَّاسِ وَأَصْبَحَ أَهْلُ السَّفَهِ يَتَمَنَّوْنَ سَفَهَ النَّاسِ، وَفِي الْفَقْرِ الْحَاجَةُ إِلَى الْبَخِيلِ، وَفِي الْفَسَادِ طَلَبُ عَوْرَةِ أَهْلِ الْعُيُوبِ وَفِي السَّفَهِ الْمُكَافَاةُ بِالذُّنُوبِ

عبداللہ بن مسکان کی روایت ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

"حق یہ ہے کہ بخیلوں کو سب سے زیادہ یہ دعا کرنی چاہیئے کہ سب لوگ مالدار ہو جائیں، کیونکہ اگر لوگ مالدار ہوں گے تو اس بخیل کے مال کی طرف توجہ نہیں کریں گے۔

اور جن لوگوں میں کوئی عیب ہے انھیں سب سے زیادہ یہ دعا کرنی چاہیئے کہ لوگ اچھے بن جائیں،

کیونکہ جو لوگ اچھے ہونگے وہ اس کے عیب کی طرف توجہ نہیں دینگے۔

اور نادانی کرنے والے کو سب سے زیادہ یہ دعا کرنی چاہیئے کہ لوگ حلیم بن جائیں، کیونکہ ان لوگوں کو ضرورت ہے کہ اُن کی نادانی سے درگذر کیا جائے۔

لیکن ہو یہ رہا ہے کہ:

جو بخیل ہیں وہ متمنی رہتے ہیں کہ (بس اُن ہی کے پاس مال ہے) باقی سب لوگ تنگدست ہو جائیں۔

جو کسی عیب میں مبتلا ہیں، وہ آرزومند ہوتے ہیں کہ اس عیب میں سب مبتلا ہو جائیں۔

اور نادانی کرنے والے چاہتے ہیں کہ سب (اُن ہی جیسے نادان ہو جائیں۔

جبکہ تنگدست (اُن مالدار) بخیلوں اور بُرے لوگ عیبی لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔

کمالِ شکر کون ادا کر سکتا ہے

دروی عن أبي هاشم الجعفري أنّهُ قال: اصابتني ضيقةٌ شديدةٌ فصرتُ إلى أبي الحسن عليّ بن محمّدٍ فاستأذنتُ عليهِ فأذن لي، فلمّا جلستُ قال: يا أبا هاشم، أيّ نعم الله عليك تريدُ أن تؤدّي شكرها؟ قال أبو هاشم: فوجمتُ فلم أدرِ ما أقولُ له.

فابتدأني عليهِ السّلام فقال: إنّ الله عزّ وجلّ رزقك الإيمان فحرّم بهِ بدنك على النّار، ورزقك العافية فأعانك على الطّاعة، ورزقك القنوع فصانك عن التّبذّل. يا أبا هاشم، إنّما ابتدأتك بهذا لأنّي ظننتُ أنّك تريدُ أن تشكوَلي من فعل بك هذا، قد أمرتُ لك بمائةِ دينارٍ فخذها۔

ابو الہاشم جعفری کہتے ہیں کہ میں سخت تنگدستی میں مبتلا ہوا تو حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی ملاقات کے لئے گیا، اجازت لے کر اندر داخل ہوا، جب میں بیٹھا تو (قبل اس کے کہ میں کچھ عرض کرتا): امام علیہ السلام نے فرمایا: "اے ابو الہاشم، تم اللہ کی کس نعمت کا شکر

ادا کر سکتے ہو۔؟

ابوالہاشم کہتے ہیں کہ : یہ سن کر گویا میری زبان پر تالہ لگ گیا، کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ کیا کہوں۔

امام علیہ السلام نے خود ہی فرمایا:

بیشک خداوند عالم نے تمہیں ایمان کی دولت عطا فرمائی۔ جس کے ذریعہ تمہارے جسم پر آتشِ جہنّم حرام کردی۔ تمہیں عافیت سے نواز کر اطاعتِ (خداوندی) میں تمہاری مدد کی۔ تمہیں قناعت کی صفت دی، اور لوگوں کے سامنے خفیف ہونے سے محفوظ رکھا۔

پھر فرمایا:۔ اے ابوالہاشم۔ میں نے گفتگو میں ابتداء اس لئے کی ہے کہ مجھے اندازہ تھا کہ تم (زمانہ کی چیرہ دستیوں) کی بات کرنا چاہتے ہو۔ میں نے حکم دیا (تھا کہ تمہارے لئے) سو دینار (لائے جائیں) یہ لے لو۔

بصیرت کے بغیر عمل

وَرَوىٰ مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ: اَلْعَامِلُ عَلٰى غَيْرِ بَصِيْرَةٍ كَالسَّائِرِ عَلٰى غَيْرِ الطَّرِيْقِ فَلَا تَزِيْدُهُ سُرْعَةُ السَّيْرِ مِنَ الطَّرِيْقِ اِلَّا بُعْدًا۔

طلحہ بن زید کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

بصیرت کے بغیر عمل کرنے والا ایسا ہے جیسے غلط راستے پر چلنے والا، کہ وہ جتنی تیز رفتاری سے چلے گا، راستے سے اتنا ہی دُور ہو جائے گا۔

عقل کی راحت

وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلنَّوْمُ رَاحَةُ الْجَسَدِ، وَالنُّطْقُ رَاحَةُ الرُّوْحِ، وَالسُّكُوْتُ رَاحَةُ الْعَقْلِ۔

امام علیہ السلام سے یہ بھی منقول ہے کہ :

نیند بدن کی راحت؛ گفتگو : روح کی راحت : اور خاموشی عقل کی راحت ہے۔

نصیحت و رہنمائی

وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَاعِظٌ مِنْ قَلْبِهِ وَزَاجِرٌ مِنْ نَفْسِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ قَرِينٌ مُرْشِدٌ اسْتَمْكَنَ عَدُوُّهُ مِنْ عُنُقِهِ.

مفضل بن عمر کی روایت ہے : امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے :

جس کا دل اُسے نصیحت کرنے والا، جس کا باطن اُسے روکنے والا، اور کوئی ساتھی رہنمائی کرنے والا نہ ہو، اس کا دشمن اس کی گردن پر مسلّط ہو سکتا ہے۔

اہلِ خاندان سے سلوک

وَرَوَى جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ الْفَزَارِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: إِنَّ عِيَالَ الرَّجُلِ أُسَرَاؤُهُ، فَمَنْ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُسَرَائِهِ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ أَوْشَكَ أَنْ تَزُولَ تِلْكَ النِّعْمَةُ.

مسعدہ کا بیان ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا :

"انسان کے اہل و عیال اس کی نگرانی میں ہیں، تو جسے خداوندِ عالم نعمت سے نوازے وہ اپنے زیرِ نگرانی افراد کے لئے فراخدلی دکھائے، اور اگر ایسا نہ کرے تو اندیشہ ہے کہ وہ نعمت زائل ہو جائے۔

حضورِ اکرمؐ کے چند اور رُوح پرور ارشادات

وَرَوىٰ صَفْوَانُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَبِي الصَّبَاحِ الْكِنَانِي قَالَ: قُلْتُ لِلصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، أَخْبِرْنِي عَنْ هٰذَا الْقَوْلِ قَوْلُ مَنْ هُوَ؟

"أَسْأَلُ اللّٰهَ الْإِيمَانَ وَالتَّقْوىٰ، وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ عَاقِبَةِ الْأُمُورِ، إِنَّ أَشْرَفَ الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالىٰ، وَرَأْسُ الْحِكْمَةِ طَاعَتُهُ، وَأَصْدَقُ الْقَوْلِ وَأَبْلَغُ الْمَوْعِظَةِ وَأَحْسَنُ الْقَصَصِ كِتَابُ اللّٰهِ. وَأَوْثَقُ الْعُرىٰ الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ وَخَيْرُ الْمِلَلِ مِلَّةُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَأَحْسَنُ السُّنَنِ سُنَّةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَحْسَنُ الْهُدىٰ هُدىٰ مُحَمَّدٍ، وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوىٰ، وَخَيْرُ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ، وَخَيْرُ الْهُدىٰ مَا اتُّبِعَ، وَخَيْرُ الْغِنىٰ غِنَى النَّفْسِ وَخَيْرُ مَا أُلْقِيَ فِي الْقَلْبِ الْيَقِينُ، وَزِينَةُ الْحَدِيثِ الصِّدْقُ وَزِينَةُ الْعِلْمِ الْإِحْسَانُ، وَأَشْرَفُ الْمَوْتِ قَتْلُ الشَّهَادَةِ، وَخَيْرُ الْأُمُورِ خَيْرُهَا عَاقِبَةً، وَمَا قَلَّ وَكَفىٰ خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهىٰ، وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ.

وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ، وَأَكْيَسُ الْكَيْسِ التُّقىٰ، وَأَحْمَقُ الْحُمْقِ الْفُجُورُ، وَشَرُّ الرُّؤْيَا رُؤْيَا الْكَذِبِ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَشَرُّ الْعَمىٰ عَمَى الْقَلْبِ وَشَرُّ النَّدَامَةِ نَدَامَةُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَأَعْظَمُ الْخَطَّائِينَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِسَانُ الْكَذَّابِ، وَشَرُّ الْكَسْبِ الرِّبَا. وَشَرُّ الْمَآكِلِ أَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْمًا، وَأَحْسَنُ زِينَةِ الرَّجُلِ السَّكِينَةُ مَعَ الْإِيمَانِ، وَمَنْ يَتَّبِعِ السُّمْعَةَ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ، وَمَنْ يَعْرِفِ الْبَلَاءَ يَصْبِرْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَا يَعْرِفْهُ يُنْكِرْهُ، وَالرَّيْبُ كُفْرٌ، وَمَنْ يَسْتَكْبِرْ يَضَعْهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يُطِعِ الشَّيْطَانَ يَعْصِ اللّٰهَ، وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ يُعَذِّبْهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَشْكُرْهُ يَزِدْهُ اللّٰهُ.

وَمَنْ يَصْبِرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ يُغْنِيهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَحَسْبُهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ يُؤْجِرْهُ اللّٰهُ، لَا تُسْخِطُوا اللّٰهَ بِرِضَا أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ، وَلَا تَتَقَرَّبُوا إِلىٰ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ بِتَبَاعُدٍ مِنَ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ شَيْءٌ فَيُعْطِيَهُ بِهِ خَيْرًا أَوْ لِيَصْرِفَ بِهِ عَنْهُ سُوءًا إِلَّا بِطَاعَتِهِ وَابْتِغَاءِ مَرْضَاتِهِ

إِنَّ طَاعَةَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَجَاحُ كُلِّ خَيْرٍ يُبْتَغَى وَنَجَاةٌ مِنْ كُلِّ شَرٍّ يُتَّقَى. وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَعْصِمُ مَنْ أَطَاعَهُ. وَلَا يَعْتَصِمُ مِنْهُ مَنْ عَصَاهُ، وَلَا يَجِدُ الْهَارِبُ مِنَ اللّٰهِ مَهْرَباً فَإِنَّ أَمْرَ اللّٰهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ نَازِلٌ بِإِذْلَالِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْخَلَائِقُ، وَكُلَّمَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ. مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ.

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ» فَقَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: هٰذَا قَوْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

ابو الصباح کنانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا کہ مندرجہ ذیل اقوال کس کے ہیں؟ :-

میں خدا سے ایمان اور تقویٰ کی درخواست کرتا ہوں۔

کاموں کے بُرے انجام سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

سب سے افضل گفتگو : ذکرِ خداوند عالم ہے۔

اللہ کی اطاعت، حکمت و دانائی کی سردار ہے۔

سب سے سچی بات، سب سے بلیغ موعظہ اور سب سے خوبصورت داستان اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے

خدا پر ایمان، سب سے مضبوط رسیمان (حیات) ہے۔

سب سے اچھی ملّت : ملّتِ ابراہیمؑ ہے۔

سب سے بہتر طریقہ : انبیاؑ کا طریقہ ہے۔

سب سے عمدہ ہدایت : حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (عطا کردہ) ہدایت ہے۔

سب سے بہتر توشۂ راہ : تقویٰ ہے۔

سب سے بہتر دانش وہ ہے جو فیض رساں ہو۔

اور سب سے بہتر رہنمائی وہ ہے جس کی پیروی کی جائے۔

سب سے عمدہ تونگری : نفس کی بے نیازی ہے۔

دل میں جو چیزیں ڈالی جاتی ہیں ان میں سب سے عمدہ یقین ہے۔

گفتگو کی زینت سچائی ہے۔

علم کی زینت (لوگوں کے ساتھ) حسن سلوک ہے۔

سب سے اشرف موت : شہادت ہے۔

معاملات میں سب سے بہتر وہ ہے جس کا انجام اچھا ہو۔

وہ کم، جو کافی ہو جائے اُس زیادہ سے بہتر ہے جو غافل بنا دے۔

شقی وہ ہے جو ماں کے شکم سے ہی شقی ہو۔

خوش بخت وہ ہے، جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔

سب سے زیادہ ہوشیار وہ ہے، جو پرہیزگار ہو — اور بہت ہی احمق ہے وہ، جو بدکار ہو۔

جھوٹے خواب، بہت ہی بُرے خواب ہیں۔

بدعتیں (ایجاد کرنا) سب سے بُری بات ہے۔

بدترین اندھاپن، عقل کا اندھاپن ہے۔

اور سخت ترین پشیمانی، روزِ قیامت (پیش آنے والی) ندامت و پشیمانی ہے۔

خدا کے نزدیک جھوٹے کی زبان، سب سے بڑی خطا کار ہے۔

بدترین کاروبار، سود کا کاروبار ہے۔

بدترین غذا، کسی یتیم کا مال، ظلم کر کے کھا لینا ہے۔

مرد کی سب سے اچھی زینت اطمینان اور ایمان ہے۔

• • • • •

جو آزمائش کو پہچان لے وہ صبر کرتا ہے، اور جو نہ پہچانے وہ پریشان ہوتا ہے۔

شکوک و شبہات، انکار (تک لے جاتے) ہیں۔

جو تکبر کرے، خداوند عالم اُسے پست کر دیتا ہے۔

جو شیطان کی بات مانتا ہے، وہ خدا کی نافرمانی کرتا ہے، اور جو خدا کی نافرمانی کرے، خدا اُسے سزا دے گا۔

جو شکر ادا کرے خدا (اس کی نعمت میں) اضافہ کرے گا۔

جو مصیبت پر صبر کرے خدا اُسے بے نیاز کر دے گا۔

جو خدا پر بھروسہ کرے، اس کیلئے خدا کافی ہے، اور جو خدا پر توکل کرے، خدا اُسے جزا دے گا۔

مخلوقات میں سے کسی کی خوشی کیلئے خدا کو ناراض نہ کرو۔ اور نہ خدا سے دور ہو کر کسی کا تقرب حاصل کرو۔ کیونکہ خدا اور کسی بندے کے درمیان کوئی (رشتہ داری) نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے خدا اسے نوازے گا۔ یا اُس کی تکلیف دور کرے گا۔ (یہ باتیں) صرف اس کی اطاعت اور اسکی خوشنودی حاصل کر کے ہی پائی جا سکتی ہیں۔

خدا کی اطاعت میں ہر اُس بھلائی کا حصول ہے جس کی آرزو ہو اور ہر اُس پریشانی سے نجات ہے، جس کا ڈر ہو۔

جو خدا کی اطاعت کرے گا، خدا اُسے محفوظ رکھے گا اور جو اُس کی نافرمانی کرے گا وہ بچ نہیں سکے گا۔ خدا سے بھاگنے والے کیلئے کوئی پناہ گاہ نہیں ہے کیونکہ خدا کا فیصلہ نازل ہو کر رہے گا۔ چاہے لوگ اُسے پسند نہ کریں۔

ہر آنے والا قریب ہی ہے۔ جو خدا نے چاہا، وہ ہوا۔ جو اُس نے نہیں چاہا، وہ نہیں ہوا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا:۔ "یہ اقوال حضور اکرمؐ کے ہیں۔

نفس کے سپرد ہو جانے والے

(۱۶۱)۔ (۱۰۸) وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: قَالَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ: أَيُّمَا عَبْدٍ أَطَاعَنِي لَمْ أَكِلْهُ إِلَى غَيْرِي، وَأَيُّمَا عَبْدٍ عَصَانِي وَكَلْتُهُ إِلَى نَفْسِهِ ثُمَّ لَمْ أُبَالِ فِي أَيِّ وَادٍ هَلَكَ۔

حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ خداوند عالم نے فرمایا:

جو بندہ میری اطاعت کرے گا، میں اسے کسی کے حوالے نہیں کروں گا، بلکہ اس کو خود ہی اپنی نعمتوں سے نوازوں گا، لیکن جو بندہ میری معصیت کرے گا، اسے اُسکے نفس کے سپرد کردوں گا، پھر کوئی پرواہ نہیں وہ کسی وادی میں ہلاک ہوجائے۔

میزانِ عمل

وَرَوی مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَيْر، عَنْ عِيسَى الْفَرَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ كَانَ ظَاهِرُهُ أَرْجَحَ مِنْ بَاطِنِهِ خَفَّ مِيزَانُهُ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

جس کا، ظاہر اُس کے باطن سے زیادہ خوشنما ہو اُس کے نامۂ اعمال کی میزان ہلکی ہے۔

نافرمانی کا نتیجہ

وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ: إِذَا عَصَانِي مَنْ خَلْقِي مَنْ يَعْرِفُنِي سَلَّطْتُ عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِي مَنْ لَا يَعْرِفُنِي۔

حضورِ اکرمؐ فرماتے ہیں کہ

خداوند عالم کا ارشاد ہے:

جو بندہ میری معرفت رکھنے کے باوجود میری نافرمانی کرے اُس پر اپنی مخلوقات میں اُسے مسلّط کردوں گا جو مجھے مانتا ہی نہ ہو

حسنِ معاشرت

وَرَوَى ابنُ أبي عُمَيرٍ، عَنْ إسحاقِ بنِ عمّارٍ قالَ: قالَ الصّادِقُ عليهِ السَّلامُ: يا إسحاقُ صانِعِ المُنافِقَ بِلِسانِكَ، وَأخلِصْ وُدَّكَ لِلمُؤمِنِ، وَإنْ جالَسَكَ يَهُودِيٌّ فَأحسِنْ مُجالَسَتَهُ۔

اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

"اے اسحاق۔ منافق کیلئے بھی اپنی زبان سے شائستہ بات ہی کرنا (البتہ) خالص محبت مومن سے کرنا، اور اگر کوئی یہودی بھی تمہاری ہم نشینی اختیار کرے تو اسکے ساتھ اچھی نشست رکھنا

کیف اصبحت

وَرَوَى المُفَضَّلُ بنُ عُمَرَ، عَنِ الصّادِقِ جَعفَرِ بنِ مُحَمَّدٍ عَلَيهِمَا السَّلامُ، عَنْ أبيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلَيهِمُ السَّلامُ قالَ: قيلَ لِلحُسَينِ بنِ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ: كَيفَ أصبَحتَ يا بنَ رَسُولِ اللهِ؟ قالَ: أصبَحتُ وَلِي رَبٌّ فَوقِي وَالنّارُ أمامِي وَالمَوتُ يَطلُبُنِي وَالحِسابُ مُحدِقٌ بِي وَأنا مُرتَهَنٌ بِعَمَلِي۔

لا أجِدُ ما أُحِبُّ وَلا أدفَعُ ما أكرَهُ، وَالأُمُورُ بِيَدِ غَيرِي، فَإنْ شاءَ عَذَّبَنِي وَإنْ شاءَ عَفا عَنِّي، فَأيُّ فَقيرٍ أفقَرُ مِنِّي۔

مفضل بن عمر کی روایت ہے... فرزند رسولؐ سے دریافت کیا گیا:

"اے فرزند رسولؐ آپ نے صبح کا آغاز کس حالت میں کیا۔؟

فرمایا:۔ میری صبح کا آغاز اس طرح ہوا ہے کہ: اوپر میرا پروردگار ہے ۔ آتشِ جہنم میرے سامنے ہے۔ موت مجھے بلا رہی ہے، حساب (وکتاب کا مرحلہ) مجھے گھور رہا ہے، اور میں اپنے عمل کا گروی ہوں۔

جو پسند ہے وہ لے نہیں سکتا، جو ناپسند ہے اسے دفع نہیں کر سکتا، تمام معاملات کسی اور کے اختیار میں ہیں، وہ چاہے تو مجھے سزا دے، اور چاہے تو معاف کر دے۔۔۔ پھر مجھ سے زیادہ بدحال کون سا فقیر ہوگا۔؟

آغاز اور انجام

وَرَوَى الْمُفَضَّلُ، عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّهُ قَالَ: وَقَعَ بَيْنَ سَلْمَانَ الْفَارِسِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فَقَالَ الرَّجُلُ لِسَلْمَانَ: مَنْ أَنْتَ وَمَا أَنْتَ؟ فَقَالَ سَلْمَانُ: أَمَّا أَوَّلِي وَأَوَّلُكَ نُطْفَةٌ قَذِرَةٌ، وَأَمَّا آخِرِي وَآخِرُكَ فَجِيفَةٌ مُنْتِنَةٌ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَنُصِبَتِ الْمَوَازِينُ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ الْكَرِيمُ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ اللَّئِيمُ۔

مفضّل کی روایت ہے ... حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

جناب سلمان فارسی سے ایک شخص کی بحث و تکرار ہوگئی۔

وہ کہنے لگا:۔ تم کون ہو؟ کیا ہو؟

جناب سلمان نے کہا " میری اور تمہاری ابتدا گندہ نطفہ ہے، میری اور تمہاری انتہا ایک بدبودار مُردہ ہے۔ پھر جب قیامت کا دن ہوگا، میزان رکھی جائے گی (سب کے اعمال تولے جائیں گے) تو جس کا پلّہ بھاری ہوگا وہ کریم ہے" اور جس کا پلّہ ہلکا ہوگا۔ وہ بدبخت ہے۔

آزمائش

قَالَ الْمُفَضَّلُ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: بَلِيَّةُ النَّاسِ عَلَيْنَا عَظِيمَةٌ، إِنْ دَعَوْنَاهُمْ لَمْ يُجِيبُونَا، وَإِنْ تَرَكْنَاهُمْ لَمْ يَهْتَدُوا بِغَيْرِنَا۔

مفضّل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

لوگوں کی آزمائش ہمارے ساتھ بہت بڑی ہے، اگر ہم اُن کو دعوت دیں تو لبیک نہیں کہتے، اور اگر ہم انھیں چھوڑدیں، تو ہمارے بغیر وہ ہدایت نہیں پا سکتے۔

سُکوت و کلام

وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤمِنِينَ عَلَيهِ السَّلَامُ جُمِعَ الْخَيرُ كُلُّهُ فِي ثَلَاثِ خِصَالٍ:
اَلنَّظَرُ وَالسُّكُوتُ وَالْكَلَامُ۔ فَكُلُّ نَظَرٍ لَيسَ فِيهِ اِعْتِبَارٌ فَهُوَ السَّهْوُ، وَكُلُّ كَلَامٍ لَيسَ فِيهِ ذِكْرٌ فَهُوَ لَهْوٌ، وَكُلُّ سُكُوتٍ لَيسَ فِيهِ فِكْرَةٌ فَهُوَ غَفْلَةٌ، فَطُوبَى لِمَنْ كَانَ نَظَرُهُ عِبَرًا، وَسُكُوتُهُ فِكْرًا، وَكَلَامُهُ ذِكْرًا، وَبَكَى عَلَى خَطِيئَتِهِ، وَأَمِنَ النَّاسُ شَرَّهُ۔

جناب امیرؑ سے منقول ہے:

خیر کا مجموعہ تین باتیں ہیں (۱) توجہ (۲) خاموشی (۳) گفتگو۔

• ہر وہ توجہ جس میں نصیحت حاصل نہ کی جائے، وہ بھول ہے۔ ہر وہ گفتگو جس میں ذکرِ خدا نہ ہو، بے اساس ہے، اور ہر وہ خاموشی جس کے ساتھ غور و فکر نہ ہو، غفلت ہے۔

• خوش قسمت ہے وہ شخص جس کی نگاہ عبرت، جس کی خاموشی غور و فکر اور جس کی گفتگو ذکرِ خدا سے ہم آہنگ ہو، وہ اپنی خطاؤں پر گریہ کرے اور لوگ اُس کی طرف سے کسی بھی برائی سے محفوظ ہوں۔

حضرت آدمؑ کے نام خُدا کا پیغام

وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيهِ السَّلَامُ: أَوحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَى آدَمَ: يَا آدَمُ إِنِّي أَجْمَعُ لَكَ الْخَيرَ كُلَّهُ فِي أَربَعِ كَلِمَاتٍ وَاحِدَةٌ لِي وَوَاحِدَةٌ لَكَ وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَينِي وَبَينَكَ، وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَينَكَ وَبَينَ النَّاسِ۔

فَأَمَّا الَّتِي لِي: فَتَعْبُدُنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيئًا، وَأَمَّا الَّتِي لَكَ: فَأُجَازِيكَ بِعَمَلِكَ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيهِ۔ وَأَمَّا الَّتِي فِيمَا بَينِي وَبَينَكَ: فَعَلَيكَ الدُّعَاءُ وَعَلَيَّ الْإِجَابَةُ، وَأَمَّا الَّتِي فِيمَا بَينَكَ وَبَينَ النَّاسِ فَتَرْضَى لِلنَّاسِ مَا تَرْضَى لِنَفْسِكَ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خداوندِ عالم نے حضرت آدمؑ کی طرف وحی کے ذریعہ یہ پیغام بھیجا کہ :

"اے آدمؑ۔ میں تمہارے لئے ہر بھلائی ۴ باتوں میں جمع کرتا ہوں، جن میں سے ایک میرے لئے ایک تمہارے لئے، ایک تمہارے اور میرے درمیان، اور ایک تمہارے اور دوسرے لوگوں کے درمیان ہوگی:

(۱):۔ جو میرے لئے ہے، وہ یہ ہے کہ (صرف) میری ہی عبادت کرنا، کسی کو میرا شریک نہ بنانا۔

(۲):۔ تمہارے لئے یہ ہے کہ میں تمہارے عمل کا عوض اُس وقت دوں گا، جب تمہیں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی۔

(۳):۔ میرے اور تمہارے درمیان یہ ہے کہ: تمہارا کام ہے دُعا کرنا اور میرا کام ہے قبول کرنا۔

(۴):۔ اور تمہارے اور دوسرے لوگوں کے درمیان۔ یہ ہے کہ: جو اپنے لئے پسند کرو، وہی دوسروں کے لئے پسند کرنا۔

عافیت

وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْعَافِيَةُ نِعْمَةٌ خَفِيَّةٌ، إِذَا وُجِدَتْ نُسِيَتْ وَإِذَا فُقِدَتْ ذُكِرَتْ۔

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

"عافیت ایک چھپی ہوئی نعمت ہے، جب موجود ہو تو اُس سے غفلت برتی جاتی ہے، جب مفقود ہو تو یاد کی جاتی ہے۔

دو نصیحتیں

وروی السکونی عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن آبائہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ: کلمتان غریبتان فاحتملوھا: کلمۃ حکمۃ من سفیہ فاقبلوھا، وکلمۃ سفہ من حکیم فاغفروھا۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا:

دو باتیں نادر ہیں، لیکن انھیں مدِّ نظر رکھنا۔

(۱) حکمت کی باتیں کسی بے وقوف سے بھی سنو تو قبول کرلینا۔

(۲) دانشمند انسان اگر کبھی حماقت کی بات کرجائے تو معاف کردینا۔

جناب امیرؑ کا خطبہ

عن جابر بن یزید الجعفی عن أبی جعفر محمد بن علی الباقر، عن أبیہ، عن جدہ علیہم السلام ان امیر المومنین سلام اللہ علیہ قال فی خطبۃ خطبھا بعد موت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ:

أیھا الناس، إنہ لا شرف أعلی من الإسلام، ولا کرم أعلی من التقوی، ولا معقل أحرز من الورع، ولا شفیع أنجح من التوبۃ، ولا کنز أنفع من العلم، ولا عز أرفع من الحلم، ولا حسب أبلغ من الأدب ولا نصب أوضع من الغضب ولا جمال أزین من الصمت، ولا لباس أجمل من العافیۃ ولا غائب أقرب من الموت۔

أیھا الناس، إنہ من مشی علی وجہ الأرض فإنہ یصیر إلی بطنھا۔ واللیل والنھار مسرعان فی ھدم الأعمار ولکل ذی رمق قوۃ، ولکل حبۃ آکل و أنت قوت الموت، وإن من عرف الأیام لن یغفل عن الاستعداد ولن ینجو عن الموت غنی بمالہ، ولا فقیر لإقلالہ۔

أيّها النّاس، من خاف ربّه كفّ ظلمه، ومن لم يرع في كلامه أظهر هجره، ومن لم يعرف الخير من الشّرّ فهو بمنزلة البهيم، ما أصغر المصيبة مع عظم الفاقة غداً وهيهات هيهات؛ وما تناكرتم إلّا لما فيكم من المعاصي والذّنوب. فما أقرب الرّاحة من التّعب، والبؤس من النّعيم.

وما شرّ بشرّ بعده الجنّة، وما خير بخير بعده النّار، وكلّ نعيم دون الجنّة محقور، وكلّ بلاء دون النّار عافية.

❁

جابر جعفی کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ حضور اکرمؐ کی رحلت کے بعد جناب امیرؑ نے ایک خطبہ دیا۔ اس میں فرمایا:

- اے لوگو — اسلام سے بڑھ کر کوئی شرف نہیں۔
- تقویٰ سے بڑھ کر کوئی اعزاز نہیں۔
- پرہیزگاری سے بڑھ کر کوئی پناہ گاہ نہیں۔
- توبہ سے زیادہ کامیاب کوئی سفارش نہیں۔
- علم سے زیادہ نفع بخش کوئی خزانہ نہیں۔
- حلم و بُردباری سے بڑھ کر کوئی عزت نہیں۔
- ادب سے زیادہ بلیغ کوئی حسب نہیں۔
- غصہ سے زیادہ پست کوئی تھکاوٹ نہیں۔
- عقل سے زیادہ خوش نما کوئی جمال نہیں۔
- جھوٹ سے گندی کوئی بُرائی نہیں۔
- خاموشی سے زیادہ محفوظ کوئی ڈھال نہیں
- عافیت سے زیادہ حسین کوئی لباس نہیں۔

○ موت سے زیادہ قریب کوئی غائب نہیں۔

اے لوگو۔۔

○ - (یاد رکھو)۔۔ جو شخص بھی رُوئے زمین پر چلا ہے وہ اس کے شکم کے اندر جا کر رہے گا۔

○ دن و رات، بڑی تیزی سے (لوگوں کی) عمریں گھٹا رہے ہیں

○ ہر جاندار کے لئے غذا ہے، ہر دانے کا کوئی کھانے والا ہے اور تم (سب) موت کی غذا ہو۔

○ جو زمانہ کو پہچانتا ہے، وہ تیاری کرنے میں غفلت نہیں کر سکتا۔

○ موت سے، نہ کوئی صاحبِ ثروت اپنے مال کے ذریعہ چھٹکارہ پا سکتا ہے نہ کوئی محتاج اپنی غُربت کے ذریعہ سے!

اے لوگو۔۔

○ - جو اپنے رب سے ڈرتا ہے وہ ظلم و ستم سے گریز کرتا ہے۔

○ جو شخص بات کرتے وقت لحاظ نہ رکھے اُس کی لغو گوئی آشکار ہو کر رہتی ہے۔

○ جو نیکی و بدی میں امتیاز نہ کر سکے وہ جانور کے مانند ہے۔

○ کل (روزِ قیامت) کی بڑی محتاجی کے مقابلے میں (دنیا کی) مصیبت کتنی چھوٹی ہے!

لیکن افسوس ۔۔۔ افسوس!!

تم لوگ صرف اپنی نافرمانیوں اور گناہوں کی وجہ سے (آخرت کو) ناپسند کرتے ہو۔

۰۰

تھکن کے بعد آرام بہت قریب ہے۔ اور سختی کے بعد نعمتیں!!

وہ سختی، کوئی سختی نہیں جس کے بعد جنّت (ملنے والی) ہو، اور وہ آرام کوئی آرام نہیں جس کے بعد آتشِ جہنم (کا سامنا کرنا پڑے)

جنّت کے مقابلے میں ہر نعمت معمولی ہے اور جہنّم کے مقابلے میں ہر آزمائش بھی عافیت ہے۔

❁

اندیشے

وفي رواية إسماعيل بن مسلم قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله :
ثلاث أخافهن على أمتي من بعدي: الضلالة بعد الهدى، ومضلات الفتن، وشهوة البطن والفرج.

حضورِ اکرمؐ کا ارشاد ہے:

"مجھے اپنی اُمّت کے بارے میں تین باتوں کا اندیشہ ہے:
(۱) ہدایت ملنے کے بعد ضلالت (۲) فتنوں کی گمراہیاں (۳) شکم پُری اور جنسی خواہشات کی ہوس

زیادہ طاقت ور

ومرّ رسول الله صلى الله عليه وآله بقوم يتشائلون حجراً فقال:
قال: أفلا أدلكم على أشدكم وأقواكم؟
قالوا: بلى يا رسول الله.
قال: أشدكم وأقواكم الذي إذا رضي لم يدخله رضاه في إثم ولا باطل، وإذا سخط لم يخرجه سخطه من قول الحق، وإذا ملك لم يتعاط ما ليس له
وفي خبر آخر: إذا ملك ولم يتعاط ما ليس له بحق.

حضورِ اکرمؐ ایک جگہ سے گذرے جہاں کچھ لوگ ایک (بھاری) پتھر کو (اپنی کمر پر) اٹھانے کی کوشش کر رہے تھے۔ تو آپؐ نے دریافت کیا کہ تم لوگ یہ سب کس لئے کر رہے ہو۔؟
کہنے لگے کہ:۔ تاکہ پتہ چلے ہم میں سے کون زیادہ طاقت اور تنومند ہے۔
آپؐ نے فرمایا کہ: کیا میں (ہی) تمہیں یہ نہ بتادوں کہ تم میں سے زیادہ طاقتور اور قوی کون ہے؟
کہنے لگے:۔ ہاں خدا کے رسولؐ ارشاد فرمایئے۔

آپ نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے زیادہ قوی اور طاقت ور وہ ہے کہ جب خوش ہو تو اس کی خوشی اسے کسی گناہ اور غلط بات کی طرف نہ لے جائے، ناراض ہو تو اُس کا غصہ اُس کی زبان سے ناحق بات نہ نکلوا دے، اور اگر صاحبِ اختیار ہو تو جو چیز اُس کی نہیں ہے اُسے کسی کو دینے نہ لگے۔

حُسنِ سُلوک

روى الحسن بن محبوب، عن أبي ولاد الحناط قال: سألت اباعبد الله الصادق جعفر بن محمّد عليهما السلام عن قول الله عزّوجلّ: وبالوالدين احساناً ما هذا الاحسان؟ فقال: الاحسان أن تحسن صحبتهما وأن يكلّفا أن يسألاك عن شيئاً ممّا يحتاجان إليه ان كان مستغنين، إنّ الله عزّوجلّ يقول: (لن تنالوا البرّ حتّى تنفقوا ممّا تحبّون) - ثمّ قال عليه السلام: (إمّا يبلغنّ عندك الكبر أحدهما أو كلاهما فلا تقل لهما وقل لهما قولاً كريماً والقول الكريم ان تقول لهم غفر الله لكما فذلك منك قول كريم واخفض لهما جناح الذّل من الرّحمة) وهوان لا تملأ عينيك من النظر إليهما - وتنظر إليهما برحمة ورأفة، وأن لا ترفع صوتك (ف ولا تقل لهما - اف - إن أضجراك - ولا تنهرهما - إن ضرباك -

٭

حسن بن محبوب سے منقول ہے ... راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں پوچھا کہ:

وبالوالدین احسانا (ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک کرو) - یہ حُسن سلوک کیا ہے؟

امام نے فرمایا کہ: اُن کی اچھی طرح دیکھ بھال کرو، جن چیزوں کی انھیں ضرورت رہو سکتی ہے اُن کے بارے میں انھیں زبان سے نہ کہنا پڑے (بلکہ خود ہی سمجھ داری سے کام لے کر اُن کی ضروریات پوری کر دو) چاہے وہ مستغنی کیوں نہ ہوں۔

خداوند عالم کا ارشاد ہے:

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون (جب تم اپنی پسندیدہ چیز خرچ نہ کرو، ہرگز بھلائی نہیں پا سکتے)

پھر فرمایا:

(ماں باپ کے حقوق کے سلسلے میں آیت میں آگے چل کر ارشادِ قدرت ہے:

اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما (اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے پاس بڑھاپے تک پہونچ جائیں تو اُن سے کسی بات پر اف نہ کہنا اور نہ سختی سے بات نہ کرنا۔

آگے چل کر ارشادِ قدرت ہے) قل لھما قولا کریما (ان سے شائستہ بات کرنا)

ارشادِ قدرت ہے) واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ (ان کے سامنے بازوئے اطاعت کو رحمدلی کے ساتھ جھکائے رکھنا)

(امام نے فرمایا):۔ انھیں آنکھیں پھاڑ کر مت دیکھنا بلکہ شفقت و محبت کی نگاہ سے دیکھنا، اپنی آواز کو اُن کی آواز سے بلند نہ ہونے دینا (کوئی کام انجام دیتے وقت) اپنا ہاتھ بھی اُن کے ہاتھ سے نیچے رکھنا، اور (چلتے وقت) اُن سے قدم آگے نہ بڑھانا۔

خُدا کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ

روی الحسن بن محبوب، عن مالك بن عطية، عن عابد الاحمسي، عن أبي حمزة الثمالي قال: قال زين العابدين علي بن الحسين عليه السلام:

ألا إنّ احبّكم إلى الله عزّوجلّ أحسنكم عملاً، وإنّ أعظمكم عند الله حظاً أعظمكم فيما عند الله رغبة، وإنّ أنجى الناس من عذاب الله أشدّهم لله خشية، وإنّ أقربكم إلى الله أوسعكم خلقاً، وإنّ أرضاكم عند الله أسبغكم على عياله، وإنّ أكرمكم عند الله أتقاكم۔

ابوحمزہ ثمالی کی روایت ہے: حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے:

یاد رکھو ۔۔ خداوندِ عالم کی بارگاہ میں، تم سب سے زیادہ پسندیدہ شخص وہ ہے جس کا عمل سب سے اچھا ہو۔

خدا کی بارگاہ میں، تم میں سے اس شخص کا سب سے بڑا حصہ ہے جس نے خدا سے سب سے زیادہ امید رکھی ہو۔

عذاب سے سب سے زیادہ چھٹکارہ اسے نصیب ہوگا، جو خوفِ خدا سب سے زیادہ رکھتا ہو۔

اللہ سے سب سے زیادہ قریب، تم میں سے وہ شخص ہوگا جس کا اخلاق سب سے وسیع ہو۔

اور تم میں سے، خداوندِ عالم، سب سے زیادہ خوش اُس سے ہوگا، جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ سب سے زیادہ فیاضی کرے۔

اور پیشِ پروردگار تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے، جس کا تقویٰ سب سے زیادہ ہو۔

حقِ بندگی

رَوَی الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ إِنَّهُ قَالَ لِبَعْضِ وُلْدِهِ: يَا بُنَيَّ، إِيَّاكَ أَنْ يَرَاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي مَعْصِيَةٍ نَهَاكَ عَنْهَا، وَإِيَّاكَ أَنْ يَفْقِدَكَ اللّٰهُ تَعَالَى عِنْدَ طَاعَةٍ أَمَرَكَ بِهَا، وَعَلَيْكَ بِالْجِدِّ، وَلَا تُخْرِجَنَّ نَفْسَكَ عَنِ التَّقْصِيرِ مِنْ عِبَادَةِ اللّٰهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يُعْبَدُ حَقَّ عِبَادَتِهِ

وَإِيَّاكَ وَالْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ بِنُورِ إِيمَانِكَ وَيَسْتَخِفُّ بِمُرُوَّتِكَ، وَإِيَّاكَ وَالْكَسَلَ وَالضَّجَرَ فَإِنَّهُمَا يَمْنَعَانِكَ حَظَّكَ مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

سعد بن ابی خلف کی روایت ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے کسی فرزند (کو نصیحت کرتے ہوئے) فرمایا:

"اے نورِ نظر۔ کبھی ایسا نہ ہو کہ خداوندِ عالم تمہیں کسی ایسے گناہ (کا مرتکب ہوتے ہوئے

دیکھے جس سے اس نے منع کیا ہے، اور کسی ایسی اطاعت سے غیر حاضر پائے جس کا اس نے حکم دیا ہے، پوری سنجیدگی سے اس بات پر غور کرو) اور ہمیشہ یہی سمجھو کہ اس کی عبادت میں کوتاہی ہوئی ہے کیونکہ خداوند عالم کی عبادت کا (پورا) حق کہاں ادا ہو سکتا ہے۔!

(بیجا) مذاق سے پرہیز کرنا کیونکہ اس سے ایمان کا نور رخصت ہو جاتا ہے اور انسان کی شخصیت میں ہلکا پن پیدا ہوتا ہے۔ اور دیکھو کہیں تمہارے اندر سستی یا چڑچڑاپن پیدا نہ ہو، کیونکہ یہ چیزیں تمہیں دنیا و آخرت کے منافع سے روک دیں گی۔

دُنیا کی حالت

روی علیّ بن الحکم عن ہشام بن سالم، عن الصّادق علیہ السّلام قال:

اَلدُّنیا طَالِبَۃٌ وَمَطلُوبَۃٌ، فَمَن طَلَبَ الدُّنیا طَلَبَہُ المَوتُ حَتّیٰ یُخرِجَہُ مِنہَا، وَمَن طَلَبَ الآخِرَۃَ طَلَبَتہُ الدُّنیا، حَتّیٰ تُوَفِّیَہٗ رِزقَہٗ۔

ہشام بن سالم کی روایت ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

"دنیا طالب بھی ہے مطلوب بھی۔ تو جو شخص طلب دنیا میں پڑ جائے، موت اس کی طلبگار بن جاتی ہے، یہاں تک کہ اُسے دنیا سے نکال دیتی ہے۔ اور جو آخرت کا طلب گار ہو دنیا اُسے ڈھونڈتی ہوئی اس کے پاس پہونچ جاتی ہے، یہاں تک کہ اُسے اس کا پورا رزق مل جائے۔

مشورہ کے اصول

وَرَوی محمّد بن احمد بن یحییٰ، عن محمّد بن آدم، عن ابیہ، عن اَبِی الحَسَنِ الرِّضا عن آبائہ علیہم السّلام، عن علیّ علیہ السّلام قال: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ: یَا عَلِیُّ، لَا تُشَاوِرَنَّ جَبَانًا فَإِنَّہٗ یُضَیِّقُ عَلَیکَ المَخرَجَ، وَلَا تُشَاوِرَنَّ بَخِیلًا فَإِنَّہٗ یَقصُرُ بِکَ عَن غَایَتِکَ، وَلَا تُشَاوِرَنَّ حَرِیصًا فَإِنَّہٗ یُزَیِّنُ لَکَ شَرَّہَا. وَاعلَم اَنَّ الجُبنَ وَالبُخلَ وَالحِرصَ غَرِیزَۃٌ یَجمَعُہَا سُوءُ الظَّنِّ۔

حضورِ اکرمؐ نے جنابِ امیرؑ سے فرمایا:

اے علیؑ۔ بزدل سے مشورہ نہ کرنا ورنہ وہ تمہارے لئے راستہ تنگ کر دے گا۔
بخیل سے مشورہ نہ کرنا، ورنہ تمہیں مقصد تک پہونچنے سے روک دے گا،
اور کسی لالچی سے مشورہ نہ کرنا۔ ورنہ بُرائی کو بھی آراستہ کر کے پیش کرے گا۔
یاد رکھو کہ: بزدلی، کنجوسی اور لالچ ایسی صفات ہیں جن کو بدگمانی یکجا کرتی ہے۔

❁

پرہیزگاری کا شرف

رَوَی الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْهَیْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ یَقُولُ:

مَنْ أَخْرَجَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذُلِّ الْمَعَاصِی إِلَی عِزَّةِ التَّقْوَی أَغْنَاهُ اللّٰهُ بِلَا مَالٍ وَعَزَّهُ بِلَا عَشِیرَةٍ، وَآنَسَهُ بِلَا أَنِیسٍ، وَمَنْ خَافَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخَافَ اللّٰهُ مِنْهُ کُلَّ شَیْءٍ، وَمَنْ لَمْ یَخَفِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخَافَهُ اللّٰهُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ، وَمَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْیَسِیرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْیَسِیرِ مِنَ الْعَمَلِ، وَمَنْ لَمْ یَسْتَحِ مِنْ طَلَبِ الْمَعَاشِ خَفَّتْ مَؤُونَتُهُ وَنَعِمَ أَهْلُهُ، وَمَنْ زَهِدَ فِی الدُّنْیَا أَثْبَتَ اللّٰهُ الْحِکْمَةَ فِی قَلْبِهِ، وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ، وَبَصَّرَهُ عُیُوبَ الدُّنْیَا دَاءَهَا وَدَوَاءَهَا، وَأَخْرَجَهُ مِنَ الدُّنْیَا سَالِماً إِلَی دَارِ السَّلَامِ۔

❁

جس شخص کو خداوندِ عالم نے گناہوں کی ذلت سے نکال کر پرہیزگاری کی عزت سے سرفراز کر دیا اُسے (درحقیقت) مال کے بغیر تونگر، خاندان کے بغیر معزز، اور کسی مونس وغمخوار کے بغیر انیس و ہمدرد عطا کر دیا۔

جو شخص خدا سے ڈرتا ہو، خداوندِ عالم ہر چیز کے اندر اُس کا خوف ڈال دیتا ہے، اور جو

خدا سے نہ ڈرے اسے خدا ہر ایک سے ڈرائے گا۔

جو شخص خداوند عالم کے عطا کردہ مختصر رزق پر راضی ہو، خدا اس کے تھوڑے سے عمل سے راضی ہوگا۔ جو شخص کسبِ معاش سے نہ ہچکچائے اُس کا بوجھ آسان، اور اُس کے گھر والے خوشحال رہتے ہیں۔ اور جو دنیا میں زہد اختیار کرے، خداوند عالم اُس کے قلب میں حکمت کو راسخ کر دیتا ہے۔ اُسکی زبان پر اُسے جاری کر دیتا ہے، دنیا کے عیوب، اُس کے مرض اور علاج سے با خبر کر دیتا ہے، اور اُسے دُنیا سے نکالنے کے بعد سلامتی کے ساتھ دار السلام میں جگہ عطا فرماتا ہے۔

صبر کی اہمیت

رَوَى اَبُوحَمْزَة الثُّمَالِيُّ قَالَ لِيْ اَبُوجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَمَّا حَضَرَتْ اَبِيْ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَفَاةُ ضَمَّنِيْ اِلٰى صَدْرِهٖ ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيَّ اِصْبِرْ عَلَى الْحَقِّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا يُوَفَّ اِلَيْكَ اَجْرُكَ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

(ابو حمزہ ثمالی کی روایت ہے کہ حضرت امام محمّد باقرؑ نے فرمایا:

" جب میرے پدر بزرگوار کی وفات کا وقت نزدیک آیا تو انہوں نے مجھے اپنے سینے سے لگا کر فرمایا:

بیٹے۔ حق کے معاملے میں صبر کرتے رہنا، اگرچہ تلخ ہو (کیونکہ اس سے) تمہیں بے حساب اجر عطا کیا جائے گا۔

نفس کی عداوت

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِرَجُلٍ: اِجْعَلْ قَلْبَكَ قَرِيْنًا تُزَاوِلُهٗ وَاجْعَلْ عَمَلَكَ وَالِدًا تَتَّبِعُهٗ وَاجْعَلْ نَفْسَكَ عَدُوًّا تُجَاهِدُهٗ وَاجْعَلْ مَالَكَ كَعَارِيَةٍ تَرُدُّهَا۔

عبداللہ بن یعفور کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا:

"اپنے قلب (و دماغ) کو اپنا ساتھی قرار دو۔ اور اُس کی طرف آمد و رفت رکھو۔ اپنے عمل کو اپنا والد قرار دیکر اُس کا اتباع کرو۔ اپنے نفس کو اپنا دشمن سمجھ کر اسکے ساتھ جہاد کرو اور اپنے مال کو عاریت سمجھ کر اسکے حقدار تک پہنچا دو۔

حضورِ اکرمؐ کی بعض نصیحتیں

رَوَى الْحَسَنُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَقَالَ: عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَيْئاً. فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: عَلَيْكَ بِالْيَأْسِ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ، فَإِنَّهُ الْغِنَى الْحَاضِرُ.

قَالَ: زِدْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ.

فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِيَّاكَ وَالطَّمَعَ فَإِنَّهُ الْفَقْرُ الْحَاضِرُ.

قَالَ: زِدْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ.

فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِذَا هَمَمْتَ بِأَمْرٍ فَتَدَبَّرْ عَاقِبَتَهُ، فَإِنْ يَكُ خَيْراً أَوْ رُشْداً اتَّبَعْتَهُ، وَإِنْ يَكُ شَرّاً أَوْ غَيّاً تَرَكْتَهُ.

حضورِ اکرمؐ کے بعض نصائح

ابو حمزہ ثمالی کی روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

ایک شخص نے حضورِ اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ درخواست کی کہ مجھے کچھ تعلیم دیجئے۔

تو آنحضرتؐ نے فرمایا:

لوگوں کے اختیار میں جو کچھ ہے اُس کی تمنا دل سے نکال دو (تو سمجھو کہ) تونگری حاضر ہوگئی۔

اُس نے کہا "خدا کے رسول کچھ اور فرمایئے۔

فرمایا: کبھی لالچ نہ کرنا۔ کیونکہ یہ وہ محتاجی ہے (جو گویا) سر پر سوار ہے۔

اُس نے کہا "خدا کے رسولؐ، مزید فرمایئے:

ارشاد ہوا:۔ جب کسی کام کا ارادہ تو اُسکے انجام کو سوچو۔ اگر اُس میں راستی و بھلائی

ہوتو اس کو عمل میں لانا اور اگر اس کا انجام برا اور نامناسب ہو تو اسے ترک کر دینا۔

عفت و پاک دامنی

وَرَوَى الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ غُرَابٍ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ:

مَنْ خَلَا بِذَنْبٍ فَرَاقَبَ اللهَ تَعَالَى ذِكْرُهُ فِيهِ، وَاسْتَحْيَى مِنَ الْحَفَظَةِ غَفَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ جَمِيعَ ذُنُوبِهِ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ ذُنُوبِ الثَّقَلَيْنِ۔

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

"جس شخص کو تنہائی میں گناہ کا موقع ملے لیکن وہ خدا کو یاد کرے اور (دونوں کاندھوں پر مقرر) فرشتوں سے شرمندگی محسوس کرتے ہوئے (اس گناہ سے) اپنا دامن بچائے تو خداوندِ عالم اس کے باقی سارے گناہ بھی معاف کر دے گا، چاہے وہ جن و انس کے گناہوں کے برابر ہوں"

مومن کے حالات

وَرَوَى الْعَبَّاسُ بْنُ بَكَّارٍ الضَّبِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكُوفِيُّ الْبَزَّازُ قَالَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْخَمِيسِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقْتَ الزَّوَالِ وَكَانَ مُؤْمِناً أَعَاذَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ، وَقَبِلَ شَفَاعَتَهُ فِي مِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ

وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ السَّبْتِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَمْ يَجْمَعِ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْيَهُودِ فِي النَّارِ أَبَداً۔

وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْأَحَدِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَمْ يَجْمَعِ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّصَارَىٰ فِي النَّارِ أَبَدًا، وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَمْ يَجْمَعِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَعْدَائِنَا مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ فِي النَّارِ أَبَدًا، وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ حَشَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعَنَا فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَىٰ، وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَقَاهُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ نَحْسَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَسْعَدَهُ بِمُجَاوَرَتِهِ، وَأَحَلَّهُ دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّهُ فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّهُ فِيهَا لُغُوبٌ.

ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْمُؤْمِنُ عَلَىٰ أَيِّ الْحَالَاتِ مَاتَ، وَفِي أَيِّ يَوْمٍ وَسَاعَةٍ قُبِضَ، فَهُوَ صِدِّيقٌ شَهِيدٌ. وَلَقَدْ سَمِعْتُ حَبِيبِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ الْمُؤْمِنَ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا وَعَلَيْهِ مِثْلُ ذُنُوبِ أَهْلِ الْأَرْضِ لَكَانَ الْمَوْتُ كَفَّارَةً لِتِلْكَ الذُّنُوبِ.

ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ قَالَ «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ» بِإِخْلَاصٍ فَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ الشِّرْكِ. وَمَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: (إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ) مِنْ شِيعَتِكَ وَمُحِبِّيكَ يَا عَلِيُّ.

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذَا لِشِيعَتِي؟

قَالَ: إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لِشِيعَتِكَ وَإِنَّهُمْ لَيَخْرُجُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ قُبُورِهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حُجَّةُ اللّٰهِ، فَيُؤْتَوْنَ بِحُلَلٍ خُضْرٍ مِنَ الْجَنَّةِ، وَأَكَالِيلَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَتِيجَانٍ مِنَ الْجَنَّةِ، وَنَجَائِبَ مِنَ الْجَنَّةِ، فَيَلْبَسُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ حُلَّةً خَضْرَاءَ، وَيُوضَعُ عَلَىٰ رَأْسِهِ تَاجُ الْمُلْكِ وَإِكْلِيلُ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَرْكَبُونَ النَّجَائِبَ فَتَطِيرُ بِهِمْ إِلَى الْجَنَّةِ (لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ).

جنابِ امیرؑ سے منقول ہے کہ: جس شخص کا انتقال پنجشنبہ کے دن زوالِ آفتاب سے جمعہ کے دن زوالِ آفتاب تک کسی وقت ہو، اسے خداوندِ عالم فشارِ قبر سے

محفوظ رکھتا ہے اور ربیعہ و مُضر کے قبیلوں کے مانند اس کی سفارش قبول کرتا ہے۔

اور مومنین میں جو شخص شنبہ کے دن دنیا سے رخصت ہو اُسے خدا یہودیوں کے ساتھ جہنم میں یکجا نہیں رکھے گا۔

اور جو مومن یکشنبہ کو دنیا سے رخصت ہو خداوند عالم اُسے جہنم میں عیسائیوں کے ساتھ یکجا نہیں کرے گا۔

اور جس مومن کا دوشنبہ کو انتقال ہو، پروردگار عالم اسے ہمارے دشمن بنی امیہ کے ساتھ کبھی یکجا نہیں کرے گا۔

اور جس مومن کی رحلت منگل کے دن ہو، خداوند عالم اُسے رفیقِ اعلیٰ میں ہمارے ساتھ محشور کرے گا

اور جس مومن کا انتقال بدھ کے دن ہو، اُسے خداوند عالم قیامت کے دن کی نحوست سے بچائے گا، اُسے اپنے جوار کی سعادت عطا کرے گا۔ اور اپنے فضل کی جگہ اُتارے گا۔ جہاں نہ اسے تھکن کا سامنا کرنا ہوگا، نہ کسی قسم کی پریشانی ہوگی۔

اس کے بعد فرمایا:

"مومن جس حالت میں بھی انتقال کرے اور جس دن یا جس ساعت دنیا سے رخصت ہو صدیق و شہید ہے اور میں نے۔ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ:

"اگر کوئی مومن اس حالت میں دنیا سے رخصت ہو کہ اُس کے ذمہ اہلِ زمین جیسے گناہ ہوں تو اسکی موت ہی اُن گناہوں کا کفارہ بن جائے گی۔

پھر فرمایا کہ:

"جو شخص خلوصِ دل کے ساتھ لاالہ الا اللہ کہے (خدا کی وحدانیت کا اقرار کرے) وہ شرک سے پاک ہے اور جو شخص اس حالت میں دنیا سے جائے کہ اُس نے شرک نہ کیا ہو تو جنت میں داخل ہوگا۔

اس کے بعد آپ نے قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت کی:

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء (خدا اس بات کو معاف نہیں کرے گا کہ اُس کے ساتھ شرک کیا جائے، اس کے علاوہ جو (گناہ ہوں گے) اے علیؑ تمہارے شیعوں اور محبّوں میں سے جسے چاہے گا معاف کر دے گا۔

امیرالمومنینؑ نے کہا: "اے خدا کے رسولؐ — یہ فضل و کرم ہے ہمارے شیعوں کیلئے؟
آنحضرتؐ نے فرمایا:
'میرے پروردگار کی قسم - (یہ فضل و کرم) تمہارے شیعوں کے لئے ہے' وہ لوگ قیامت میں اپنی قبروں سے یہ کہتے ہوئے نکلیں گے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ، عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ حُجَّۃُ اللّٰہِ

(اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، علیؑ بن ابی طالبؑ حجت خدا ہیں)
پھر انھیں جنت کے سبز لباس پہنائے جائیں گے، جنت کے تاج بہشت کی کلغیاں اور سواری کے جانور دیئے جائیں گے۔ تو ان میں سے ہر ایک وہ سبز لباس پہن لے گا، سر پر شاہانہ تاج سجا دیا جائے گا، کلغیاں لگا دی جائیں گی اور (وہاں کی مخصوص) سواریوں میں بیٹھ کر وہ لوگ جنت کی طرف پرواز کر جائیں گے۔

(ارشادِ قدرت ہے):
لَا یَحْزُنُھُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ وَتَتَلَقّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ھٰذَا یَوْمُکُمُ الَّذِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (قیامت کا بڑا خوف ان لوگوں کو غمزدہ نہیں کرے گا، فرشتے ان سے ملاقات کریں گے (اور خوشخبری سنائیں گے کہ): یہی وہ دن ہے جس کا (دنیا میں) تم سے وعدہ کیا جاتا تھا)

خوش اخلاقی

وَسُئِلَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ: مَا حَدُّ حُسْنِ الْخُلْقِ؟ قَالَ: تُلَیِّنُ جَانِبَکَ وَتُطَیِّبُ کَلَامَکَ، وَتَلْقٰی اَخَاکَ بِبِشْرٍ حَسَنٍ۔
وَسُئِلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ: مَا حَدُّ السَّخَاءِ؟ قَالَ: تُخْرِجُ مِنْ مَالِکَ الْحَقَّ الَّذِیْ اَوْجَبَہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْکَ فَتَضَعُہُ فِیْ مَوْضِعِہٖ۔

امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا گیا کہ حسن اخلاق کا معیار کیا ہے۔؟ تو فرمایا—

(لوگوں سے) نرمی سے پیش آؤ، گفتگو (شائستہ اور) پاکیزہ کرو اور برادر (مومن) سے خندہ پیشانی سے ملو۔

دریافت کیا گیا: سخاوت کی حد کیا ہے؟۔ تو فرمایا:

اپنے مال سے وہ حق نکال دو، جو خداوند عالم نے تم پر واجب قرار دیا ہے اور اُسے صحیح جگہ تک پہنچا دو۔

راہِ خدا میں انفاق

وَرَوی یَعقُوبُ بنُ یَزِید، عَن أَحمَدَ بنِ الحَسَنِ المِیثَمِي، عَنِ الحُسَینِ بنِ أَبِي حَمزَةَ قَالَ: سَمِعتُ أَبَا عَبدِاللّٰهِ عَلَیهِ السَّلَامُ یَقُولُ: أَنفِق وَأَیقِن بِالخَلَفِ، وَاعلَم أَنَّهُ مَن لَم یُنفِق فِي طَاعَةِ اللّٰهِ ابتُلِيَ بِأَن یُنفِقَ فِي مَعصِیَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَمَن لَم یَمشِ فِي حَاجَةِ وَلِيِّ اللّٰهِ ابتُلِيَ بِأَن یَمشِيَ فِي حَاجَةِ عَدُوِّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

حسین بن حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

(راہِ خدا میں) خرچ کرو، اور اس کے عوض کا یقین رکھو اور سمجھ لو کہ جو شخص خدا کی اطاعت میں خرچ نہیں کرے گا وہ کسی ایسی آزمائش میں پڑ سکتا ہے کہ نافرمانی کی راہوں میں مال خرچ کر دے (جو شخص خدا کے کسی) دوستدار کی حاجت کو پورا کرنے کیلئے قدم نہیں اٹھائے گا وہ ایسی آزمائش میں پڑ سکتا ہے) کہ کسی دشمنِ خدا کی حاجت کے لئے قدم اٹھائے۔

صبر و یقین

وَرَوی أَحمَدُ بنُ إِسحَاقَ بنِ سَعدٍ، عَن عَبدِاللّٰهِ بنِ مَیمُونٍ، عَنِ الصَّادِقِ جَعفَرِ بنِ مُحَمَّدٍ، عَن أَبِیهِ عَلَیهِمَا السَّلَامُ قَالَ: قَالَ الفَضلُ بنُ عَبَّاسٍ:

أُهدِيَ إِلَی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ بَغلَةٌ أَهدَاهَا لَهُ کِسرَی أَو قَیصَرُ۔ فَرَکِبَهَا النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ بِجُلٍّ مِن شَعرٍ وَأَردَفَنِي خَلفَهُ، ثُمَّ قَالَ لِي: یَا غُلَامُ، احفَظِ اللّٰهَ یَحفَظُكَ، وَاحفَظِ اللّٰهَ تَجِدهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّف إِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفُكَ فِي الشِّدَّةِ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ مَضَى الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ، فَلَوْ جَهِدَ النَّاسُ أَنْ يَنْفَعُوكَ بِأَمْرٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ لَكَ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ وَلَوْ جَهَدُوا أَنْ يَضُرُّوكَ بِأَمْرٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَعْمَلَ بِالصَّبْرِ مَعَ الْيَقِينِ فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَاصْبِرْ فَإِنَّ فِي الصَّبْرِ عَلَى مَا تَكْرَهُ خَيْرًا كَثِيرًا

وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔

فضل بن عباس سے منقول ہے:

کسریٰ یا قیصر کی طرف سے حضورِ اکرم کے پاس تحفے کے طور پر ایک خچر آیا، جس پر آپ سوار ہوئے اور مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیا۔

"صاحبزادے — اللہ کو یاد رکھو۔ وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔

اللہ کو یاد رکھو۔ تم اُسے (گویا) اپنے سامنے پاؤ گے۔

خوشحالی میں اللہ کو پہچانو تو وہ (تمہاری) بدحالی کے زمانہ میں (بھی) تمہیں یاد رکھے گا۔

جب کچھ مانگنا ہو تو خدا سے مانگنا — اور مدد کی درخواست کرنی ہو تو اُسی سے کرنا، قلمِ تقدیر اپنا کام کر چکا ہے، اب اگر لوگ کوشش بھی کریں کہ تمہیں کوئی ایسا فائدہ پہنچائیں جو خداوندِ عالم نے تمہارے لئے نہیں لکھا ہے، تو وہ لوگ (کچھ) نہیں کر سکیں گے، اور اگر وہ لوگ اس بات کی سعی کریں کہ تمہیں کوئی ایسا نقصان پہنچائیں جو خداوندِ عالم نے تمہارے لئے نہیں لکھا ہے، تو وہ لوگ ایسا نہیں کر سکیں گے۔

اگر تم سے یہ ہو سکے کہ صبر کے ساتھ یقین کے مطابق عمل کرو، تو ایسا ہی کرنا، اور اگر ایسا نہ کر سکو تو بھی صبر (ضرور) کرنا، کیونکہ ناپسندہ باتوں پر صبر کرنے میں خیرِ کثیر ہے۔

اور یاد رکھنا کہ صبر کے ساتھ (خدا کی) نصرت ہے، پریشانی کے بعد خوشحالی ہے، بیشک مشکل

کے ساتھ آسانی اور دشواری کے ساتھ سہولت ہے

٭

عالم طفولت

عن جابر بن عبد الله الأنصاري قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله:

إذا وقع الولد في جوف بطن أمه صار وجهه قبل ظهر أمه إن كان ذكراً، وإن كانت أنثى صار وجهها قبل بطن أمها، ويداه على وجنتيه، وذقنه على ركبتيه كهيئة الحزين المهموم. فهو كالمصرور منوط بمعاء من سرته إلى سرة أمه.

فبتلك السرة يغتذي من طعام أمه وشرابها إلى الوقت المقدر لولادته، فيبعث الله عز وجل ملكاً فيكتب على جبهته شقي أو سعيد، مؤمن أو كافر، غني أو فقير، ويكتب أجله ورزقه وسقمه وصحته، فإذا انقطع الرزق المقدر له من سرة أمه زجره الملك فانقلب جزعاً من الزجرة، وصار رأسه قبل المخرج. فإذا وقع إلى الأرض وقع إلى هول عظيم وعذاب أليم إن أصابته ريح أو مشقة أو مسته يد وجد لذلك من الألم ما وجده المسلوخ عنه جلده. يجوع فلا يقدر على الاستطعام ويعطش فلا يقدر على الاستسقاء، ويتوجع فلا يقدر على الاستغاثة.

فيوكل الله تبارك وتعالى برحمته والشفقة عليه، والمحبة له أمه فتقيه الحر والبرد بنفسها، وتكاد تفديه بروحها، وتصير من التعطف عليه بحال لا تبالي أن تجوع إذا شبع، وتعطش إذا روي، وتعرى إذا كسي.

وجعل الله تعالى ذكره رزقه في ثديي أمه في إحداهما شرابه وفي الأخرى طعامه وحتى إذا رضع آتاه الله عز وجل في كل يوم بما قدر له فيه من رزق. فإذا أدرك فهمه الأهل والمال والشره والحرص. ثم هو مع ذلك بمعرض الآفات والعاهات والبليات من كل وجه، والملائكة تهديه وترشده، والشياطين

تُضِلُّهُ وَتُغْوِيهِ، فَهُوَ هَالِكٌ إِلَّا أَنْ يُنْجِيَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

وَقَدْ ذَكَرَ اللهُ تَبَارَكَ ذِكْرُهُ نِسْبَةَ الْإِنْسَانِ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ○ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ○ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ○ ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ○ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ)

قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، هٰذَا حَالُنَا فَكَيْفَ حَالُكَ وَحَالُ الْأَوْصِيَاءِ بَعْدَكَ فِي الْوِلَادَةِ؟

فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ:

يَا جَابِرُ، لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ أَمْرٍ جَسِيمٍ لَا يَحْتَمِلُهُ إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ.

إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ وَالْأَوْصِيَاءَ مَخْلُوقُونَ مِنْ نُورِ عَظَمَةِ اللهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ، يُودِعُ اللهُ أَنْوَارَهُمْ أَصْلَابًا طَيِّبَةً، وَأَرْحَامًا طَاهِرَةً، يَحْفَظُهَا بِمَلَائِكَتِهِ، وَيُرَبِّيهَا بِحِكْمَتِهِ، وَيَغْذُوهَا بِعِلْمِهِ.

فَأَمْرُهُمْ يَجِلُّ عَنْ أَنْ يُوصَفَ، وَأَحْوَالُهُمْ تَدِقُّ عَنْ أَنْ تُعْلَمَ، لِأَنَّهُمْ نُجُومُ اللهِ فِي أَرْضِهِ، وَأَعْلَامُهُ فِي بَرِيَّتِهِ، وَخُلَفَاؤُهُ عَلَى عِبَادِهِ، وَأَنْوَارُهُ فِي بِلَادِهِ، وَحُجَجُهُ فِي خَلْقِهِ.

يَا جَابِرُ، هٰذَا مِنْ مَكْنُونِ الْعِلْمِ وَمَخْزُونِهِ فَاكْتُمْهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِهِ.

جنابِ جابرؓ کی روایت آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ:

ماں کے شکم میں بچّہ اگر مذکر ہو تو اُس کا چہرہ ماں کی پُشت کی طرف اور مؤنث ہو تو اس کا چہرہ ماں کے شکم کی طرف ہوتا ہے۔

بچّے کے ہاتھ اس کی کنپٹی کی طرف اور ٹھوڑی گھٹنوں کی طرف ہوتی ہے اور غمزدہ انسان کی طرح سکڑا ہوا رہتا ہے... آنتوں کے ذریعہ سے اُسے رزق ملتا ہے۔

ایک مدت تک وہ اسی طرح کھاتا پیتا ہے، یہاں تک کہ ولادت کا وقت آجائے۔
پھر خداوند عالم ایک فرشتے کو بھیجتا ہے....
...جب وہ بچہ دنیا میں آتا ہے تو...
اگر تیز ہوا چلے، کوئی سختی پیش آئے، یا کوئی ہاتھ اُسے چھوئے تو اسے تکلیف پہونچتی ہے۔
(اس وقت) اگر بھوک لگے تو کھانا نہیں مانگ سکتا، پیاسا ہو تو پانی نہیں طلب کرسکتا، کسی تکلیف میں ہو تو کسی کو مدد کیلئے نہیں پکار سکتا۔
مگر خداوند عالم اُس کی ماں کے دل میں اُس کیلئے مہربانی اور شفقت ڈال دیتا ہے، جو اسے سردی گرمی سے بچاتی ہے، اس پر جان فدا کرنے کو تیار ہوجاتی ہے اور بچے کی الفت میں اس کی یہ حالت ہوجاتی ہے کہ:
"بچہ شکم سیر ہو تو اُسے اپنی بھوک کی، وہ سیراب ہوجائے تو اپنی پیاس کی... پرواہ نہیں رہتی۔
خداوند عالم نے ماں کے دودھ کو ہی بچے کا کھانا پانی قرار دیا ہے... روزانہ جتنی غذا کی اسے ضرورت ہو قدرت کے لطف وکرم سے مل جاتی ہے... یہاں تک کہ جب وہ بڑا ہوتا ہے تو (رفتہ رفتہ) بہت سی باتیں اسے سمجھاتا ہے۔
اُس کے ساتھ ہی وہ آفات و بلیات اور ہر طرف سے عوارض کی آماجگاہ رہتا ہے، فرشتوں (کے ذریعے سے) اس کی ہدایت و رہنمائی (کا سامان کیا جاتا) ہے شیطان اُسے گمراہ کرنے اور بہکانے میں لگا رہتا ہے اور اگر خدا نہ بچائے تو ہلاک ہوکر رہ جائے۔
قرآن مجید میں خالقِ کائنات نے انسان (کی خلقت) کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ. ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ. ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً، فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا، فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا، ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ، فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ.

(اور یقیناً ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا، پھر اسے نطفہ بنا کر ایک محفوظ جگہ میں قرار دیا۔ پھر نطفہ کو ہم نے جما ہوا خون بنا دیا، پھر اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا بنا دیا، پھر ہم نے ہڈیوں کو گوشت کا لباس پہنا دیا۔

پھر اُسے دوسری بناوٹ میں پیدا کر دیا۔ بابرکت ہے اللہ جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے۔ اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مرجانے والے ہو۔ پھر بلاشبہ تم لوگ قیامت میں دوبارہ اٹھائے جاؤ گے) (سورۂ مومنون آیت ۱۲، تا ۱۶)

جنابِ جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔

"اے خدا کے رسولؐ ۔ یہ تو ہماری حالت ہے (جو آپؐ نے بیان فرمائی) آپؐ اور آپؐ کے اوصیاء کی کیفیت کیا ہے۔؟

یہ سُن کر آنحضرتؐ کچھ دیر خاموش رہے، پھر فرمایا:

"اے جابرؓ ! تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے، جس (کے رموز) کو وہی برداشت کرسکتا ہے جسے (خدا کی طرف سے علم و دانش کا) وافر حصّہ ملا ہو۔

انبیاء اور اوصیاء خداوندِ عالم کے نورِ عظمت سے پیدا ہوتے ہیں۔

پروردگارِ عالم ان کے انوار کو پاکیزہ اصلاب اور طاہر ارحام کے سُپرد کرتا ہے۔ فرشتے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

خداوندِ عالم اپنی حکمت سے اُن کو آراستہ کرتا ہے اور اپنے علم سے سرفراز کرتا ہے۔

لہٰذا ان کا معاملہ تعریف و توصیف سے بلند ہے، اور ان کے حالات اتنے باریک ہیں جو (عام) علم سے ماوراء ہیں۔

یہ لوگ (گویا) زمین پر خدا کے (روشن کئے ہوئے) ستارے ہیں، اسکی تخلیق کے نشان ہیں، بندوں کیلئے اللہ کے جانشین، اس کے شہروں میں نُورِ خدا ہیں، مخلوقات کے لئے خدا کی حجّت ہیں۔

اے جابرؓ! —

یہ باتیں (جو تم کو بتائی ہیں) پوشیدہ علم اور (قدرت کے) مخفی خزانے سے (تعلق رکھتی) ہیں، تم بھی انھیں لوگوں سے پوشیدہ رکھنا سوائے اُن لوگوں کے جو اس کے اہل ہوں۔

وَرَوَى الْمُفَضَّلُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ ثَابِتِ الثُّمَالِيِّ، عَنْ حَبَابَةَ الْوَالِبِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ مَوْلَايَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ لَا نَشْرَبُ الْمُسْكِرَ وَلَا نَأْكُلُ الْجِرِّيَّ، وَلَا نَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَمَنْ كَانَ مِنْ شِيعَتِنَا فَلْيَقْتَدِ بِنَا وَلْيَسْتَنَّ بِسُنَّتِنَا.

اتباعِ اہلبیتؑ

حبابہ والبیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امیرالمومنینؑ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ:

"ہم اہلبیت (پیغمبرؐ) نہ نشہ آور چیزیں استعمال کرتے ہیں، مارماہی نہیں کھاتے" اور موزوں پر مسح نہیں کرتے ... تو جو ہمارے شیعہ ہیں، وہ ہماری پیروی کریں، اور ہماری روش کو اپنائیں۔

حکمت آلِ داود

رَوَى حَمَّادُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: فِي حِكْمَةِ آلِ دَاوُدَ: يَنْبَغِي لِلْعَاقِلِ أَنْ يَكُونَ مُقْبِلًا عَلَى شَأْنِهِ حَافِظًا لِلِسَانِهِ عَارِفًا لِأَهْلِ زَمَانِهِ.

حماد بن عثمان کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے:

"آلِ داؤد کی حکمت میں یہ بات (رکھی گئی) ہے کہ:

"عقلمند آدمی کیلئے ضروری ہے کہ اپنا لحاظ رکھے، اپنی زبان پر قابو رکھے، اور اپنے اہلِ زمانہ کو پہچاننے والا ہو۔

فلسفۂ احکام

وَرَوَى صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ

عَنْ زُرَارَةَ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ:

اَلصَّنِيعَةُ لَا تَكُونُ صَنِيعَةً إِلَّا عِنْدَ ذِي حَسَبٍ أَوْ دِينٍ.

اَلصَّلَاةُ قُرْبَانُ كُلِّ تَقِيٍّ.

اَلْحَجُّ جِهَادُ كُلِّ ضَعِيفٍ.

لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصِّيَامُ.

جِهَادُ الْمَرْأَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ لِزَوْجِهَا.

إِسْتَنْزِلُوا الرِّزْقَ بِالصَّدَقَةِ

مَنْ أَيْقَنَ بِالْخَلَفِ جَادَ بِالْعَطِيَّةِ.

إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُنْزِلُ الْمَعُونَةَ عَلَى قَدْرِ الْمَؤُونَةِ.

حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ.

اَلتَّقْدِيرُ نِصْفُ الْعَيْشِ.

مَا عَالَ امْرُؤٌ اقْتَصَدَ.

قِلَّةُ الْعِيَالِ أَحَدُ الْيَسَارَيْنِ.

اَلدَّاعِي بِلَا عَمَلٍ كَالرَّامِي بِلَا وَتَرٍ.

اَلتَّوَدُّدُ نِصْفُ الْعَقْلِ.

اَلْهَمُّ نِصْفُ الْهَرَمِ.

إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُنْزِلُ الصَّبْرَ عَلَى قَدْرِ الْمُصِيبَةِ.

مَنْ ضَرَبَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ حَبِطَ أَجْرُهُ.

مَنْ أَحْزَنَ وَالِدَيْهِ فَقَدْ عَقَّهُمَا.

وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَسَّمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَّمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ۔

- زرارہ کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:
- حُسنِ سلوک کی قدر، عالی نسب اور دیندار لوگ ہی کرتے ہیں۔
- نماز، متقی و پرہیزگار انسان کی (بارگاہِ معبود میں) قربت (کی نشانی) ہے۔
- حج، کمزور لوگوں کا جہاد ہے۔
- ہر چیز کی زکواۃ ہوتی ہے، بدن کی زکواۃ "روزہ" ہے۔
- عورت کا جہاد: اپنے شوہر کے ساتھ اچھا طرزِ عمل ہے۔
- صدقہ دے کر رزق (میں وسعت) طلب کرو۔
- جسے عوض کا یقین ہو، وہ یقیناً داد و دہش سے کام لے گا۔
- (انسان کے اوپر) جتنا بوجھ ہو، اُسی حساب سے خداوند عالم کی طرف سے مدد و نصرت شاملِ حال ہوتی ہے۔
- زکواۃ کے ذریعہ سے اپنے مال کی حفاظت کرو۔
- آدھی عشرت (تو) (اخراجات میں) میانہ روی سے ہے۔
- جو اعتدال سے چلے گا، کبھی تنگدست نہیں ہوگا۔
- دو سہولتوں میں سے ایک یہ ہے کہ (انسان پر) کم لوگوں کا خرچ واجب ہو۔
- عمل کے بغیر دعوت دینا ایسا ہی ہے جیسے: کمان کے بغیر تیر۔
- پچاس فیصد دانشمندی تو (لوگوں سے) اُلفت و محبت میں ہے۔
- غم آدھا بڑھاپا ہے۔
- جیسی مصیبت ہو، اُسی اعتبار سے خداوندِ عالم صبر عطا کرتا ہے۔
- جو شخص مصیبت میں اپنی ران پیٹنے لگے (واویلا مچائے) —— وہ اپنا ثواب

ضائع کرتا ہے۔

اور جو شخص اپنے ماں باپ کو رنج پہونچائے (گویا) اُس نے اپنے عاق ہونے کا (سامان خود فراہم) کرلیا۔

——— (اس کے بعد) ———

امام علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا:

جس طرح خداوند عالم نے تمہارے لئے رزق تقسیم کیا، اسی طرح اخلاق بھی تقسیم کرتا ہے (لہٰذا جس طرح روزی کی دُعا مانگتے ہو، حُسنِ اخلاق کی بھی دعا مانگو)

عقل، حیا — اور — دین

عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: هَبَطَ جِبْرَئِيلُ عَلَى آدَمَ فَقَالَ: يَا آدَمُ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُخَيِّرَكَ وَاحِدَةً مِنْ ثَلَاثٍ فَاخْتَرْ وَاحِدَةً وَدَعِ اثْنَتَيْنِ. فَقَالَ لَهُ: وَمَا تِلْكَ الثَّلَاثُ؟ قَالَ: الْعَقْلُ وَالْحَيَاءُ وَالدِّينُ. فَقَالَ آدَمُ فَإِنِّي قَدِ اخْتَرْتُ الْعَقْلَ فَقَالَ جِبْرَئِيلُ لِلْحَيَاءِ وَالدِّينِ انْصَرِفَا وَدَعَاهُ. فَقَالَا: يَا جِبْرَئِيلُ إِنَّا أُمِرْنَا أَنْ نَكُونَ مَعَ الْعَقْلِ حَيْثُ كَانَ قَالَ: فَشَأْنَكُمَا، وَعَرَجَ

● ——— اصبغ بن نباتہ کی روایت ہے: جناب امیرؑ سے منقول ہے کہ:

جناب جبرئیلؑ حضرت آدمؑ کے پاس آئے اور کہا کہ: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تین چیزوں کے درمیان آپ کو اختیار دوں، آپ اُن میں سے کوئی ایک لے لیں، باقی دو کو چھوڑ دیں۔

پوچھا: وہ تین چیزیں کیا ہیں۔؟

کہا کہ:۔ عقل — حیا — دین۔

حضرت آدمؑ نے کہا کہ: میں عقل کو اپناتا ہوں۔

حضرت جبرئیلؑ نے حیا اور دین سے کہا کہ تم دونوں جاؤ، تو ان کی طرف سے جواب آیا کہ:

ہمیں تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جہاں عقل رہے وہیں ہم بھی رہیں۔
یہ سن کر جبرئیلؑ نے کہا: جیسی تم لوگوں کی مرضی۔ یہ کہہ کر واپس چلے گئے۔

بے نتیجہ باتیں

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: أَرْبَعٌ يَذْهَبْنَ ضِيَاعاً، مَوَدَّةٌ تَمْنَحُ مَنْ لَا وَفَاءَ لَهُ، وَمَعْرُوفٌ يُوضَعُ عِنْدَ مَنْ لَا يَشْكُرُهُ، وَعِلْمٌ عِنْدَ مَنْ لَا يَسْتَمِعُ لَهُ، وَسِرٌّ يُودَعُ (عِنْدَ) مَنْ لَا حِصَانَةَ لَهُ

- ابو بصیر کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے:

"چار چیزیں رائیگاں (جاتی) ہیں:
(۱) ایسے شخص سے محبت جس میں وفا نہ ہو (۲) ایسے شخص کے ساتھ بھلائی کرنا جو شکر گذار نہ ہو۔ (۳) ایسی جگہ علم کی بات کرنا جہاں لوگ سن نہ رہے ہوں (۴) ایسے شخص کو راز دار بنانا جو راز چھپا تا ہی نہ ہو۔

مال کا اتلاف

وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِقَاعاً تُسَمَّى الْمُنْتَقِمَةَ فَإِذَا أَعْطَى اللهُ عَبْداً مَالاً وَلَمْ يُخْرِجْ حَقَّ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِ بُقْعَةً مِنْ تِلْكَ الْبِقَاعِ فَأَتْلَفَ ذَلِكَ الْمَالَ فِيهَا ثُمَّ مَاتَ وَتَرَكَهَا۔

- امام جعفر صادقؑ سے (یہ بھی) منقول ہے کہ:

خداوند عالم (کی پیدا کردہ) زمین کے ایک ٹکڑے کو منتقمہ کہتے ہیں، جب خداوند عالم کسی بندے کو مال دیتا ہے اور وہ اس میں سے خدا کا حق نہیں نکالتا، تو خداوند عالم اسی

سبیل نکالتا ہے کہ اس شخص کا مال اسی خطہ ارض میں جانے لگتا ہے، وہ شخص اپنے مال کو تلف کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ موت سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

بُرے لوگوں کی نشانیاں

وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ لَمْ يُبَالِ مَا قَالَ وَمَا قِيلَ فِيهِ فَهُوَ شِرْكُ شَيْطَانٍ۔

وَمَنْ لَمْ يُبَالِ أَنْ يَرَاهُ النَّاسُ مُسِيئًا فَهُوَ شِرْكُ شَيْطَانٍ، وَمَنِ اغْتَابَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ غَيْرِ تِرَةٍ بَيْنَهُمَا فَهُوَ شِرْكُ شَيْطَانٍ، وَمَنْ شَغَفَ بِمَحَبَّةِ الْحَرَامِ وَشَهْوَةِ الزِّنَا فَهُوَ شِرْكُ شَيْطَانٍ۔

ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِوَلَدِ الزِّنَا عَلَامَاتٌ: أَحَدُهَا: بُغْضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ۔ وَثَانِيهَا: أَنَّهُ يَحِنُّ إِلَى الْحَرَامِ الَّذِي خُلِقَ مِنْهُ۔ وَثَالِثُهَا: الْاِسْتِخْفَافُ بِالدِّينِ۔ وَرَابِعُهَا: سُوءُ الْمَحْضَرِ لِلنَّاسِ وَلَا يُسِيءُ مَحْضَرَ إِخْوَانِهِ إِلَّا مَنْ وُلِدَ عَلَى غَيْرِ فِرَاشِ أَبِيهِ، وَمَنْ حَمَلَتْ بِهِ أُمُّهُ فِي حَيْضِهَا۔

- جس شخص کو یہ پرواہ نہ ہو کہ کیا کہہ رہا ہے یا اس کے بارے میں کیا کہا جا رہا ہے تو وہ شیطان کا شریک ہے۔

جو کسی مومن کی غیبت کرے، جبکہ ان دونوں کے درمیان عداوت بھی نہ ہو، تو وہ شیطان کا شریک ہے۔

جو کسی حرام محبت میں مبتلا ہو یا بدکاری کی شہوت رکھتا ہو، وہ شیطان کا شریک ہے۔

پھر فرمایا:

ولد الحرام کی چند نشانیاں ہیں:۔ (۱) ہم اہلبیتؑ سے عداوت (۲) جس گناہ سے اسکی خلقت ہوئی ہے اسکی طرف رغبت (۳) دین کا مذاق اڑانا۔ (۴) لوگوں سے بُری طرح پیش آنا۔

اور لوگوں سے بُری طرح پیش آنے والا یا تو ولد الحرام ہوگا یا وہ جس کی ماں حیض کی حالت میں حاملہ ہوئی ہو۔

بقدرِ کفاف

وَقَالَ اَمِیْرُ الْمُوْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ: مَنْ رَضِيَ مِنَ الدُّنْیَا بِمَا یُجْزِیْہِ کَانَ اَیْسَرُ الَّذِيْ فِیْھَا یَکْفِیْہِ۔

وَمَنْ لَمْ یَرْضَ مِنَ الدُّنْیَا بِمَا یُجْزِیْہِ لَمْ یَکُنْ شَيْءٌ مِنْھَا یَکْفِیْہِ۔

جناب امیرؑ سے منقول ہے:

جو شخص دنیا کی اُس مقدار پر مطمئن ہو جو ضرورت پوری کرے، اس کے لئے بہت مختصر مقدار بھی کافی ہو جائے گی۔ اور جو حسبِ ضرورت رزق پر راضی نہ ہو اُسے دنیا کی کوئی چیز مطمئن نہیں کر سکتی۔

...بقدرِ ضرورت

وَرَوَی اِسْحَاقُ بْنُ عَمَّارٍ عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ: تَنْزِلُ الْمَعُوْنَۃُ مِنَ السَّمَاءِ عَلٰی قَدْرِ الْمَؤُوْنَۃِ۔

اسحاق بن عمار کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے:

"جتنا بڑا بوجھ ہو، اُسی کے اعتبار سے آسمانی مدد بھی پہونچتی ہے۔

حرص و ہوس

وَرَوَی الْحَسَنُ بْنُ فَضَّالٍ، عَنْ مَیْسِرٍ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ: اِنَّ فِیْمَا نَزَلَ بِہِ الْوَحْيُ مِنَ السَّمَاءِ لَوْ اَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِیَیْنِ یَسِیْلَانِ ذَھَبًا وَفِضَّۃً لَابْتَغٰی اِلَیْھِمَا ثَالِثًا یَا ابْنَ آدَمَ اِنَّمَا بَطْنُکَ بَحْرٌ مِنَ الْبُحُوْرِ، وَوَادٍ مِنَ الْاَوْدِیَۃِ، لَا یَمْلَاُہٗ شَيْءٌ اِلَّا التُّرَابُ۔

— حسن بن فضال کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے کہ ماضی میں) جو آسمانی وحی نازل ہوئی، اس میں یہ بھی ہے کہ :

اولادِ آدمؑ کے پاس اگر دو ایسی وادیاں ہوں جن میں سونا چاندی بہہ رہا ہو تب بھی یہ تمنا کریگا کہ اس کے پاس (ایسی) تیسری وادی بھی ہوتی۔

"اے اولادِ آدم۔ تیرا شکم سمندروں میں سے ایک سمندر اور وادیوں میں سے ایسی وادی ہے جسے مٹی کے سوا کوئی چیز پُر نہیں کر سکتی۔ (تیری ہوس اس وقت تک زندہ رہے گی جب تک تُو زیرِ زمین نہیں چلا جاتا)

مومن کا حق

وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: سِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ، وَاَكْلُ لَحْمِهِ مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ۔

— حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے :

"مومن کو گالی دینا فسق، اور اس سے خونریزی، کفر ہے، اور اُس کا گوشت کھانا (غیبت کرنا) اللہ کی نافرمانی ہے۔ اور اس کی جان کی طرح اس کا مال بھی محترم ہے۔

علاماتِ امام

وَرَوَى اَحْمَدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ :

لِلْاِمَامِ عَلَامَاتٌ :

يَكُونُ اَعْلَمَ النَّاسِ، وَاَحْكَمَ النَّاسِ، وَأَتْقَى النَّاسِ، وَاَحْلَمَ النَّاسِ، وَاَشْجَعَ النَّاسِ، وَأَسْخَى النَّاسِ، وَأَعْبَدَ النَّاسِ، وَيُولَدُ مَخْتُونًا، وَيَكُونُ مُطَهَّرًا، وَيَرَى مِنْ

خلقه ما يرى من بين يديه، ولا يكون له ظلّ و إذا وقع على الأرض من بطن أمه وقع على راحتيه رافعاً صوته بالشهادتين، ولا يحتلم، وتنام عينه ولا ينام قلبه ويكون محدثاً۔ ويستوي عليه درع رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم۔

ولا يرى له بول ولا غائط لأنّ الله عزّوجلّ قد وكّل الأرض بابتلاع ما يخرج منه وتكون رائحته أطيب من رائحة المسك ويكون أولى بالناس من أنفسهم وأشفق عليهم من آبائهم وأمّهاتهم ويكون أشدّ الناس تواضعاً لله جلّ ذكره ويكون آخذ الناس بما يأمر به وأكفّ الناس عمّا نهى عنه ويكون دعاؤه مستجاباً حتّى أنّه لو دعا على صخرة لانشقّت نصفين ويكون عنده سلاح رسول الله صلّى الله عليه وآله وسيفه ذو الفقار ويكون عنده صحيفة فيها أسماء شيعته إلى يوم القيامة وصحيفة فيها أسماء أعدائه إلى يوم القيامة، وتكون عنده الجامعة؛ وهي صحيفة طولها سبعون ذراعاً فيها جميع ما يحتاج إليه ولد آدم. ويكون عنده الجفر الأكبر والأصغر إهاب ماعز وإهاب كبش فيهما جميع العلوم حتّى أرش الخدش وحتّى الجلدة ونصف الجلدة، ويكون عنده مصحف فاطمة عليها السلام۔

● —— حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا فرمان ہے کہ: امام کی مندرجہ ذیل علامتیں ہیں:

○ سب سے زیادہ علم رکھتا ہو —— سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہو —— سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

○ سب لوگوں سے زیادہ بُردبار ہو —— سب سے زیادہ بہادر ہو —— سب سے زیادہ سخی ہو —— سب سے زیادہ عبادت گذار ہو۔

○ مختون پیدا ہوتا ہے —— پاک و پاکیزہ ہوتا ہے، جس طرح سامنے سے دیکھتا ہے اسی طرح پشت کی طرف دیکھتا ہے۔

○ اس کا سایہ نہیں پڑتا —— شکم مادر سے جب زمین پر آتا ہے تو زمین پر ہتھیلی ٹیک کر توحید و رسالت

کی آواز بلند کرتا ہے۔

- نیند میں اس پر غُسل واجب نہیں ہوتا ـــ اُس کی آنکھیں سوتی ہیں، دل نہیں سوتا ـــ اُس تک (آسمانی) آواز پہنچتی ہے ـــ اور رسولِ خدا کی زرہ اُس کے جسم پر پوری آتی ہے۔
- اُس کے پیشاب پاخانہ پر (کسی کی) نگاہ نہیں پڑتی ـ خداوندِ عالم نے زمین کو حکم دے رکھا ہے کہ (فوراً) اُسے چھپالے۔
- اس کی خوشبو مشک سے بہتر ہوتی ہے۔
- وہ لوگوں پر اُن کے نفوس سے زیادہ استحقاق رکھتا ہے اور اُن کے ماں باپ سے زیادہ ان پر مہربان ہوتا ہے۔
- خداوندِ عالم کی بارگاہ میں سب سے زیادہ تواضع (اور انکساری) کرنے والا ـــ جن باتوں کا حکم دیتا ہے اُن پر سب سے زیادہ عمل کرنے والا ـــ جن چیزوں سے روکتا ہے، ان سے سب سے زیادہ اجتناب کرنے والا ہوتا ہے۔
- اس کی دعا مستجاب ہوتی ہے، یہاں تک کہ اگر کسی پتھر پر بھی دعا پڑھے تو دو ٹکڑے ہو جائے۔
- حضرت رسولِ خدا کا اسلحہ اور ان کی شمشیر ذوالفقار اس کے پاس ہوتی ہے۔
- اسکے پاس ایسا صحیفہ ہوتا ہے جس میں قیامت تک پیدا ہونے والے انکے شیعوں اور اسی طرح قیامت تک پیدا ہونے انکے دشمنوں کے نام ہوتے ہیں، اور جامعہ بھی، جو ایک بہت ہی بڑا صحیفہ ہے جس میں اولادِ آدمؑ کی تمام ضروریات کا ذکر ہے۔
- اُن کے پاس جفرِ اکبر اور جفرِ اصغر کھال پر لکھا ہوا موجود ہے، اس میں تمام علوم موجود ہیں، یہاں تک کہ اگر کسی کو خراش لگ جائے تو اس کے جرمانے کا بھی ذکر ہے ـ اور اُن کے پاس مصحفِ جنابِ سیّدہؑ بھی ہوتی ہے۔

(۲)

شراب اور شطرنج

وَرَوىٰ لَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوسِ النَّيْشَابُورِي قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ:

لَمَّا حُمِلَ رَأْسُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الشَّامِ، أَمَرَ يَزِيدُ لَعَنَهُ اللّٰهُ فَوُضِعَ وَنُصِبَ عَلَيْهِ مَائِدَةٌ، فَأَقْبَلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ الْفُقَّاعَ، فَلَمَّا فَرَغُوا أَمَرَ بِالرَّأْسِ فَوُضِعَ فِي طَشْتٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ.

وَبُسِطَ عَلَيْهِ رُقْعَةُ الشِّطْرَنْجِ، وَجَلَسَ يَزِيدُ لَعَنَهُ اللّٰهُ يَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ وَيَذْكُرُ الْحُسَيْنَ وَأَبَاهُ وَجَدَّهُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَيَسْتَهْزِئُ بِذِكْرِهِمْ. فَمَتَى قَامَرَ صَاحِبَهُ تَنَاوَلَ الْفُقَّاعَ فَشَرِبَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ صَبَّ فَضْلَتَهُ عَلَى مَا يَلِي الطَّشْتَ مِنَ الْأَرْضِ.

فَمَنْ كَانَ مِنْ شِيعَتِنَا فَلْيَتَوَرَّعْ عَنْ شُرْبِ الْفُقَّاعِ وَاللَّعِبِ بِالشِّطْرَنْجِ، وَمَنْ نَظَرَ إِلَى الْفُقَّاعِ أَوْ إِلَى الشِّطْرَنْجِ فَلْيَذْكُرِ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلْيَلْعَنْ يَزِيدَ وَآلَ يَزِيدَ وَآلَ زِيَادٍ يَمْحُو اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذَالِكَ ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَانَتْ بِعَدَدِ النُّجُومِ.

- —— فضل بن شاذان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ:

جب امام حسینؑ کا سر(مبارک) شام لے جایا گیا تو یزیدؔ کے حکم سے اسے کھانے کی میز کے نیچے رکھا گیا، پھر یزیدؔ اور اس کے ساتھیوں نے اُس میز پر شراب پی۔ جب وہ لوگ فارغ ہوئے تو اس سر کو ایک طشت میں رکھ کر یزیدؔ کے بستر کے نیچے رکھ دیا گیا۔ اُسی بستر پر شطرنج کی محفل سجائی گئی، جس پر بیٹھ کر یزیدؔ نے شطرنج کھیلی۔ اسی دوران حضرت امام حسینؑ، ان کے والد اور ان کے جدّ بزرگوار کا نام لے لے کر ان کا مذاق اڑا تا رہا۔ پھر جب جُوئے میں اپنے ساتھی سے بازی لے گیا تو شراب منگوائی اور تین مرتبہ پینے کے بعد، بچی ہوئی شراب طشت کے پاس زمین پر پھینک دی۔

اب جو شخص بھی ہمارا شیعہ ہو اُسے شراب اور شطرنج (جیسی چیز) سے پرہیز کرنا چاہیئے اور جس کی نظر بھی شراب یا شطرنج پر پڑے اُسے چاہیئے کہ امام حسینؑ کو یاد کرے، یزیدؔ آلِ یزیدؔ

ناشرانِ علوم

وَقَالَ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ:

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ ثَلَاثاً۔

قِیْلَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنْ خُلَفَاؤُکَ؟

قَالَ: اَلَّذِیْنَ یَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ وَیَرْوُوْنَ حَدِیْثِیْ وَسُنَّتِیْ۔

جنابِ امیرؑ سے منقول ہے کہ حضورِؐ اکرم نے تین بار فرمایا: خداوندا! میری جانشینی کرنے والوں پر رحم فرما۔

کسی نے پوچھا: "اے خدا کے رسولؐ ... وہ کون لوگ ہوں گے۔؟

فرمایا:۔ جو میرے بعد آئیں گے میری حدیث اور میری سنت کی نشرواشاعت کریں گے

اہلبیتِ طاہرینؑ کی منزلت

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ: اِنَّ عَلِیًّا وَصِیِّیْ وَخَلِیْفَتِیْ وَزَوْجَتُہٗ فَاطِمَۃُ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اِبْنَتِیْ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَلَدَایَ مَنْ وَالَاھُمْ فَقَدْ وَالَانِیْ وَمَنْ عَادَاھُمْ فَقَدْ عَادَانِیْ وَمَنْ نَاوَاھُمْ فَقَدْ نَاوَانِیْ وَمَنْ جَفَاھُمْ فَقَدْ جَفَانِیْ وَمَنْ بَرَّھُمْ فَقَدْ بَرَّنِیْ۔ وَصَلَ اللّٰہُ مَنْ وَصَلَھُمْ وَقَطَعَ اللّٰہُ مَنْ قَطَعَھُمْ وَنَصَرَ مَنْ اَعَانَھُمْ وَخَذَلَ مَنْ خَذَلَھُمْ۔

اَللّٰھُمَّ مَنْ کَانَ لَہٗ مِنْ اَنْبِیَائِکَ وَرُسُلِکَ ثِقْلٌ وَاَھْلُبَیْتٍ، فَعَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ اَھْلُ بَیْتِیْ وَثِقْلِیْ فَاَذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْراً۔

جنابِ ابنِ عبّاس کا بیان ہے کہ حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا:

"بیشک علیؑ میرے وصی اور خلیفہ ہیں۔

ان کی زوجہ فاطمہؑ (زہراؑ) جو تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں، میری بیٹی ہیں۔

حسنؑ و حسینؑ جو جوانانِ جنّت کے سردار ہیں، میرے فرزند ہیں۔

جو اِن سے محبّت کرے گا وہ مجھ سے محبّت کرے گا۔

جو اِن سے دشمنی کرے گا وہ مجھ سے دشمنی کرے گا۔

جو اِن سے دُوری اختیار کرے گا، وہ مجھ سے دُوری اختیار کرے گا۔

جو اِن کے ساتھ بُرا سلوک کرے، اُس نے میرے ساتھ بُرا سلوک کیا۔

جو اِن کے ساتھ اچھا سلوک کرے، اُس نے میرے ساتھ اچھا سلوک کیا۔

جو اِن سے قربت رکھے، خداوندِ عالم اُسے تقرب عطا کرے گا

جو اِن سے قطع تعلق کرے، خدا اس سے قطع تعلق کرے گا۔

جو اُن کی مدد کرے، خدا اُس کا مددگار ہوگا۔

اور جو اُن کا ساتھ چھوڑے گا، خداوندِ عالم اس کا ساتھ چھوڑ دے گا۔

اس کے بعد آپؐ نے دستِ دعا بلند کرکے فرمایا:

خداوندا۔ انبیاء اور مرسلین کے بھی کچھ قریبی اور (گویا) اہلبیتؑ تھے ــــ علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ،

میرے قریبی اور میرے اہلبیتؑ ہیں۔

ان سے ہر رجس کو دور رکھنا۔ اور ایسا پاک قرار دینا۔ جو پاکیزگی کا حق ہے۔

اللّٰھمّ صلِّ اللہ محمّد و آلِ محمّد:

معروف کتب پر مبنی کمپیوٹر ڈی وی ڈی

بیادِ سید وصی حیدر رضا زیدی

کتابوں کی لسٹ ڈی وی ڈی کور کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں۔

خصوصی تعاون: حجۃ الاسلام سید نوبہار رضا نقوی (فاضل مشہد، ایران)

سگ درِ بتولؑ: سید علی قنبر زیدی ۔ سید علی حیدر زیدی

التماس سورہ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب سید وصی حیدر رضا زیدی ابنِ سید حسین احمد زیدی (مرحوم)

Shia Media Source
info@shianeali.com www.ShianeAli.com

معروف کتب پر مبنی کمپیوٹر ڈی وی ڈی ● التماس سورہ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب سید وصی حیدر رضا زیدی ابنِ سید حسین احمد زیدی (مرحوم)

۷۸۶

۱۱۰-۹۲

یا صاحب الزماںؑ ادرکنی

DvD Version

یا عباسؑ

لبیک یا حُسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

NOT FOR COMMERCIAL